مفید النساء والصبیان

اس رسالہ مین اون ناگہانی دکہون اور دردون کا ذکر ہے جو عورتون کی بیخبری دائیون کی نادانی اور
واہیات رسمون کی پابندی سے حاملہ اور زچہ کو اوٹہانے پڑتے ہین نہایت سلیس عبارت مین
ہر ایک کا احتیاط اور ہر ایک مشکل کا علاج بتلایا گیا ہے ہر گہر مین اس کی ایک ایک جلد
موجود ہونی چاہیے [illegible] عورتون کو اور خواندہ عورتین دوسری عورتون اور
دائیون کو وقتاً فوقتاً سنائی رہا کرین اور زبانی بہی تذکرہ رکہین تاکہ حاملہ اور
زچہ کے بارہ مین جو جو خوفناک اور مہلک رسمین پہیلی ہوئی ہین اونکی
سبکو خبر ہو جاوے اور وقت پر تمام بلاؤن سے بچ سکین الغرض
تمام آسیب اور بہوت پریت کا یہ ایک تعویذ ہے جو
ہر ایک گہر مین موجود ہونا چاہیے

مصنفہ

ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ایم۔ بی اسسٹنٹ سرجن ریاست پٹیالہ شفاخانہ نارنول
مصنف مفید عام۔ ذکر الحکیم۔ رسالہ اعضائی مخصوصہ و تفسیر سورۃ الحمد وغیرہ

۱۸۹۸ع مطابق ۱۳۱۵ھ

مطبع حسینی آگرہ مین باہتمام سید محمد علی چہپی

قیمت ۳ / - طبع دویم ۲۰۰۰ - - - محصولڈاک ۰

فہرست ابواب مفید النساء والصبیان

نوٹ - دایہ کے پاس اور بڑے گھرون مین مفصلہ ذیل ادویہ [illegible] فوراً کام آسکین اور تاثر تریاق از اعراق آوردہ سلو و مارگزیدہ مردہ شدہ کا حال [illegible] سفوف اپیکاک [illegible] تولہ سفوف ارگٹ ۴ تولہ - اکسٹراکٹ دائی پریٹم پیروی فولیم لکوئڈ ۸ اونس ٹنکچر آیوڈین ۴ اونس [illegible] ایک ایسڈ ۴ اونس دایہ کے واسطے کپڑے -

کونین ایک اونس - کیسٹر آئل ایک بوتل - تارپین ایک بوتل دوائی ہم اپیکاک ۴ اونس امیر لوگ تھوڑے سے صرف کے ساتھ صدہا غریبون کی وقت پر امداد کر سکتے ہین اور بڑا ثواب کما سکتے ہین اس رسالہ کی بھی بہت سی جلدین خرید کر غریب دوستون اور عزیزون میں مفت تقسیم کرین رفاہ عام کی بنا پر اسکی قیمت بھی محض ۴ر رکھی گئی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اوّل ایام حمل مین کیا کیا احتیاط ضروری ہین

جب عورت حاملہ ہوتی ہی تو اوسکے جسم پر اپنی پرورش اور بچہ کی پرورش کا بار پڑجاتا ہی جسکی وجہ سے اوسکے ہاضمہ کا درست رہنا اور عمدہ غذا کا بہم پہونچنا نہایت ضروری ہوتا ہی جس قدر دن زیادہ گذرتے جاتے ہین اوسیقدر رحم بڑھتا جاتا ہی اور پیٹ اور پیڑو کے اعضاء اور رگون پر دباؤ پہونچاکر طرح طرح کی تکالیف کا باعث ہوجاتا ہی جو تدابیر عام طور پر حفظ صحت کے واسطے ضروری ہین اون تمام کی پابندی ایام حمل مین خاص طور پر ضروری ہوجاتی ہی اون تمام تدابیر کا بیان مفصل طور پر مفید عام کی جلد دویم مین لکھا جاچکا ہی دیکھو مفید عام جلد دویم صفحہ ۱۴ بیان حفظ صحت کا چونکہ ان تمام تفصیلون کی اس مختصر رسالہ مین گنجایش نہین ہوسکتی اسلئے ذیل مین مختصراً چند ضروری امور کیطرف توجہ کیجاتی ہی۔

سب سے مقدم ہاضمہ اور اوسکے متعلقہ امور کا خیال ہی۔ غذا مین لطیف مقوی اور سریع الہضم دینی چاہیئے مثلاً دال پتلی۔ شوربا۔ چاول۔ کھچڑی۔ کھیر۔ فیرنی۔ پلاؤ۔ دودھ۔ بیضہ نیم برشت۔ ڈبل روٹی۔ بسکٹ وغیرہ جو چیزین قابض دیرہضم اور نفاخ ہین۔ مثلاً چنا۔ اروی۔ باجرہ۔ تہوا۔ امرود۔ پھوٹ۔ جوار۔ چقندر۔ شکر قندی۔ ککڑی۔ کچالو۔ مٹر۔ موٹھ۔ منڈوا وغیرہ اون سے حتی المقدور پرہیز لازم ہی اور اناجون

ہلات نپکالے گندم اور پرانے چاول سب سے عمدہ ہین۔ زیادہ پیٹ بھر کر کھانا سخت مضر ہی۔ اس سے ثقالت نفخ اور درد ہو کر بچہ کو نقصان پہنچتا ہے کھانے وقت غذا کو منہ مین خوب چبانا چاہیئے جلد جلد نگلنے سے بھی درد اور تشنج معدہ کا اندیشہ ہوتا ہی۔ بعض اوقات یہانتک نوبت پہنچتی ہی کہ معدہ کے درد سے رحم مین بھی درد ہو جاتا ہی۔ اگر یہ رحم کا درد شدید ہو تو اسقاط تک نوبت پہنچ سکتی ہی۔ موسمی پہلون مین ہوٹ ککڑی امرود۔ کھیرا۔ اور شکر قندی سے پرہیز رکھنا چاہیئے کچے پہل عموماً ثقیل اور دیر ہضم ہوتے ہین لیکن پکے ہوے سیب۔ ناسپاتی۔ انگور۔ بیر۔ سنگترہ۔ لیموں۔ کھجور۔ خربوزہ۔ آم اور انار کا تہوڑی مقدار مین کوئی مضائقہ نہین ہی دودھ اور دودھ کی کچی لسی نہایت عمدہ چیز ہی۔ گھی اور مکھن کا مناسب مقدار مین استعمال ضروری ہی زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو مفید عام مین غذا کا بیان۔ اوس جگہ ہر ایک غذا کی نسبت مفصل طور پر ظاہر کر دیا گیا ہی کہ کسقدر دیر مین ہضم ہوتی اور ایک چھٹانک کھانے سے کسقدر طاقت پیدا کرتی اور اوس مین فیصدی پانی کسقدر اور غذائیت کسقدر ہی اگر قبض کی شکایت رہتی ہو تو کبھی کبھی کسٹر آئل دو تولہ تین چار چمچہ گرم دودھ مین ملا کر پی لینا چاہیئے تیز جلابون سے حمل کے گر جانیکا اندیشہ ہوتا ہی اگر ہمیشہ قبض رہتا ہو تو اوسکے واسطے پکا ہوا رنڈ خربوزہ سب سے عمدہ چیز ہی یہ ایک سریع الہضم مقوی غذا بھی ہی اور قبض کشا دوا بھی ہی مربی ہلیلہ ایک دو عدد سوتے وقت دودھ کے ساتھ کھا لینا یا گلقند ۴ تولہ کھانا بھی رفع قبض دائمی کے واسطے مفید ہین۔ قبض دائمی سے صدہا طرحکے نقصانات اور خطرات کا اندیشہ ہوتا ہی اس لئے اس کی طرف خاص توجہ رکھنی چاہیئے خاصکر پیدائش کے وقت قبض سے سخت دقت ہوتی ہی کیونکہ اس سے پیدائش کے راستہ مین روک اور تنگی ہو کر بچہ کا پیدا ہونا اوترنا محال ہو جاتا ہی

غذا کے پورے طور پر ہضم ہونے اور تحلیل فضلات کے واسطے مناسب ورزش نہایت ضروری ہے غریب عورتین جو اپنے گھر کا کاروبار خود کرتی ہین انکا ہاضمہ درست رہتا ہی تمام فضلات خوب تحلیل ہوتے ہین اور جسم قوی اور تندرست بنا رہتا ہی اسلئے اونکی اولاد بہی قوی اور تندرست پیدا ہوتی ہی اور جننے کے وقت کچھہ تکلیف نہین ہوتی۔ لیکن امیر گھرون کی عورتون پر ایک بڑی آفت ہی کہ اور تو کسی قسم کی ورزش ورکنار گھر کا معمولی کاروبار بھی بیٹھے بٹھائے اورون سے کرایا جاتا ہی۔ خالی بیٹھے یا پڑے رہنے کو آرام سمجھتی

ہین اس سے اونکا جسم بودا اور کمزور ہو جاتا ہی۔ کوئی غذا کیسی ہی عمدہ اور مقوی ہو تہین لگتی یعنی موثر نہین ہوئی جلنے وقت سخت تکلیف اوٹھانی پڑتی ہی اور اولاد بھی کمزور اور روگی پیدا ہوتی ہی۔ ایام حمل مین اور نیز جلنے کے بعد طرح طرح کے امراض دامنگیر ہوجاتے ہین جو خراب فضلات اچھی طرح خارج نہین ہوتے وہ ماں اور بچہ دونون کو سخت نقصان پہونچاتے ہین رحم کمزور ہوکر پیدایش کے وقت ناکارہ ہوجاتا ہی اور بچہ بڑی دیر مین اور سخت مصیبت سے پیدا ہوتا ہی زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو بیان ریاضت کا مفید عام مین۔

مرد وعورت کے باہمی تعلقات اور جماع کے بارہ مین صدہا طرح کے فتور روز بروز زیادہ ہوتے جاتے ہین جنکی وجہ سے حاملہ اور زچہ کو ہزارہا امراض کا شکار بننا پڑتا ہی اولاد ناقص کمزور کم عقل اور دایم المریض پیدا ہوتی ہی۔ اسی وجہ سے جسقدر بچے پیدا ہوتے ہین اون مین اکثر ضایع ہوتے رہتے ہین فی الحقیقت والدین اپنی غلطیون اور بیجا حرکات سے اون کی ہلاکت کا باعث ہوجاتے ہین۔ بانجھ پن بھی اکثر جماع کی خرابیوں سے پیدا ہوتا ہی جماع کے قواعد اور اوسکے متعلقہ خرابیون کا بیان ہم مفصل طور پر مفید عام اور رسالہ اعضائے مخصوصہ مین کرچکے ہین۔ پس دیکھو جماع کا بیان مفید عام یا رسالہ اعضائے مخصوصہ مین۔

کپڑون مین یہ احتیاط رکھنا چاہیئے کہ سردی سے کافی حفاظت رہے۔ اگر بدن کو سردی لگتی ہوگی اوس سے پسینہ رک جائیگا۔ پسینہ کے ساتھ ایک قسم کا حیوانی زہر خارج ہوتا ہی جو پسینہ کی کمی سے بند رہکر ماں مین تشنج کا مرض پیدا کرسکتا ہی جس سے ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہی بچہ کی صحت کو بھی اس سے سخت نقصان پہنچتا ہی بارش مین یا اوس مین بھیگنا یا میلے کچیلے کپڑے پہننا یا بدن کو غلیظ رکھنا بھی پسینہ کو روکتی ہین۔ حاملہ عورت کے واسطے ہمیشہ نیم گرم پانی سے نہانا نہایت ضروری ہی اس سے جلد صاف رہکر پسینہ بخوبی خارج ہوتا رہتا ہی زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو مفید عام مین ہاتھ کا بیان۔ اوس مین سونا یا بھیگے ہوئے کپڑے پہننا بھی پسینہ کو روک کر سخت نقصان پہونچاتے ہین۔ وہی زہر جو پسینہ کے ساتھ خارج ہوتا ہی پیشاب کے ساتھ بھی خارج ہوتا ہی اسلئے حاملہ کو کافی مقدار مین پیشاب آتے رہنا بھی نہایت ضروری ہی ٹھنڈا پانی یا دودھ کی کچی لسی یا سوڈا واٹر یا برف کا پانی یا کوئی ٹھنڈائی کافی مقدار مین روزانہ پیتے رہنا چاہیئے اس سے پیشاب اور پسینہ بخوبی خارج ہوتے رہینگے اور جسم کا یورییا یعنی حیوانی زہر صاف ہوتا رہیگا۔ پسینہ اور پیشاب

کی کمی سے جو تشنج پیدا ہوتے ہین انمین کبھی تو ایام حمل ہی مین ظاہر ہو جاتے ہین اور کبھی پیدایش کے
وقت اور کبھی پیدایش کے بعد یہ تشنج سخت مہلک مرض ہی اسکو عوام الناس آسیب خیال کرکے
گنڈے تعویذ مین پڑ جاتے اور باقاعدہ علاج نہین کراتے ہین جسکا نتیجہ عموماً ہلاکت ہوتا ہی کیڑونکے
اقسام اور انکے علیحدہ علیحدہ خواص کا بیان مفصل ہم نے [illegible] یہ مفید عام نہین بیان
[illegible] کا کہلی تازی ہوا بھی ملا سکے واسطے نہایت ضروری ہی کیونکہ [illegible] کی وجہ سے سانس
کھینچکر آتا اور زہریلے [illegible] سانس کے ساتھ بہت خارج ہوتے ہین دیکھو بیان تنفس کا مفید عام ہین۔
زیادہ محنت [illegible] اور تکلفات سے حاملہ کو بچانا چاہیئے زیادہ بوجھ اٹھانے سفر کرنے بہاگتے دوڑنے
اور زینہ پر بار بار چڑہنے اترنے سے اسقاط کا اندیشہ ہوتا ہی خاصکر پہلے تین ماہ مین اسقاط عموماً پہلے
تین مہینون مین ہی ہوتے ہین کیونکہ تین مہینے تک جنین پوری مضبوطی کے ساتھ رحم کے اندر پیوستہ
نہین ہوتا اسلیئے زیادہ حرکت کرنے یا صدمہ یا اچانک خوف سے اوکھڑ کر گرنا شروع ہو جاتا ہی کوئی صدمہ یا خوف
کی بات حاملہ کو دفعتاً نہین سنانی چاہیئے۔ اندھیرے مین اکیلے پھرنے سے بھی بچنا لازم ہی کیونکہ
اس مین ٹھوکر کھانے یا اچانک ڈر جانیکا احتمال ہی جس سے اسقاط حمل ہو سکتا ہی تین مہینے کے بعد جبکہ
جنین پختہ طور پر رحم مین قایم ہو جاتا ہی تب سفر کرنے اور دیگر حرکات سے چندان اندیشہ نہین رہتا پانچوین
مہینے کے بعد بھی دور کا سفر کرنا اور پیدایش کے قریب بوجھ اوٹھانا اور محنت اور تردد کا کام کرنا جائز
نہین ورنہ قبل از وقت بچہ کی پیدایش شروع ہو جائیگی۔ حمل کے دن ۲۸۰ شمار کئے گئے ہین یعنی اگر تمام
مہینے ۳۰ دن کے ہون تو ۹ مہینے اور آٹھ دن مدت حمل ہوگی۔ اسکے شمار کا یہ طریق ہی کہ جس روز سے کپڑے
بند ہون اوس روز سے ۹ مہینے انگریزی شمار کرکے تین دن زیادہ کرو جو تاریخ شمار مین آوے وہی تاریخ
پیدایش کی تاریخ ہوگی اس مین چار پانچ یوم کی کمی بیشی اکثر ہو جاتی ہی مگر زیادہ نہین اس لیئے ہر حاملہ کو
اپنے آخری کپڑے بند ہونیکی تاریخ ضرور یاد رکھنی چاہیئے تاکہ وقت پر طیار رہ سکے چونکہ فروری مہینہ
۲۸ دن کا ہوتا ہی اسلیئے اگر فروری بیچ مین شمار ہو تو دو دن اور بڑہا لینے چاہئین اگر چاند کے مہینون کا
شمار کیا گیا ہی تو نو مہینے بارہ یوم کا شمار کرنا چاہیئے ۔

بعض عورتونکو ایام زیادہ مقدار مین اور زیادہ دنون تک آتے ہین ایسی عورتون کو اپنے ایام کے دن یاد رکھنے چاہئین اور ایسے ایام مین چلنے پھرنے اور ہر قسم کی محنت اور تردد سے بچنا چاہیئے ورنہ خون جاری ہوکر حمل گر جائیگا - اس بے احتیاطی اور بے خبری سے اکثر عورتون کے حمل بار بار گرتے رہتے ہین اور عورتونکو بھی اپنے ایام کے دنون مین کسیقدر احتیاط ضروری ہے حاملہ عورتون کو وبائی مرضون والون کے پاس ہرگز نجانا چاہیئے ورنہ اوسکو یا اوسکے بچہ کو وہی مرض لگجاتا ہے اور دونون ہلاک ہو جاتے ہین - چیچک - خسرہ - چولا - کنٹھی - موتی جھارا - ہیضہ - سل - تپ محرقہ - ماشرہ - سرخ باد متعدی امراض ہین جو چھوت سے حاملہ اور اوسکے بچہ کو بہت جلد پکڑ سکتے ہین ایسے مریضون کے قریب اوسکو ہرگز نہ جانا چاہیئے زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو بیان ان امراض کا مفید عام مین اگر کبھی کبھی شکم پر کھینچ اور درد معلوم ہو یا پستان مین درد ہو تو ناریل کا تیل یا گھی گرم کرکے اوسکی مالش کرنا مفید ثابت ہوتا ہی - اگر پیٹ زیادہ لٹکا ہوا ہو تو کپڑا باندھکر سہارا دینا چاہیئے لیکن پیٹ کو زیادہ کھینچکر باندھنا یا آزار بند پیٹ سے اوپر کھینچنا مضر ہے - یورپ کی عورتین جو پیٹ کو کس کر باندھتی ہین یہ ایام حمل کے لئے سخت مضر ہے اس سے رحم کے طرح طرح کے امراض پیدا ہوتے ہین اگر صبح کے وقت جی متلاتا ہو تو اوٹھنے سے پیشتر کچھہ کھالینا چاہیئے عموماً خالی معدہ کے ساتھ چارپائی پر سے اوٹھنا متلی کا باعث ہوتا ہی مگر جو چیز کھائی جاوے وہ ثقیل اور نفاخ نہو مثلاً دودھ کھچڑی - تازہ گیہونکا پھلکا اور دال - دلیا - بسکٹ - ڈبل روٹی اور دودھ - چانول وغیرہ ان مین سے جو آسانی میسر آسکے اور موافق ہو استعمال کرائین - اگر سویرے بھوک معلوم ہو تو تب بھی ہمیشہ ایسی ہی زود ہضم اشیائے مین سے کچھہ کھلا دینا چاہیئے یہ ایک سخت غلطی ہی کہ ایام حمل مین جو امراض پیدا ہوتے ہین اونکا علاج نہین کرایا جاتا اطبا علاج کرتے ہوئے اسقاط کا خوف کرتے ہین اور عموماً حاملہ کا علاج دائیون بوڑہی عورتون اور سیانون پر چھوڑ دیتے ہین اور اکثر امراض کو بھوت پریت اور آسیب خیال کر بیٹھتے ہین فی الحقیقت تمام بھوت چڑیل تو یہی ہین سست بیٹھے یا پڑے رہنا کوئی کام نہ کرنا - زیادہ کھانا - زیادہ سونا اناپ شناپ چولھے کی مٹی - ٹھیکریان - کوئلہ - گیرو - گاچنی اور مٹی کہاتے رہنا - میلے کچیلے اور سڑے ہوئے کپڑے پہنے رہنا بدن کو صاف نہ رکھنا - سرد اور مرطوب ہواؤن سے کافی حفاظت نہ کرنا - پاخانہ پیشاب

اور پسینہ کا خیال نہ رکھنا - ہاضمہ خراب اور پسینہ و پیشاب بند رہنا کپڑونکے ایام مین احتیاط نہ رکھنا جو امراض
موجود ہون اونکا مناسب علاج نہ کرنا چھوت کے مرضون سے نہ بچنا - جماع اور حرکت و سکون مین اعتدال
نہ رکھنا جب کوئی خرابی ہو جاے اوس کا مناسب علاج نہ کرنا - اگر بیہوشی یا تشنج یا غشی یا ہذیان یا خلل دماغ
کی مرض سے ہو جاتے اوسکو آسیب خیال کر لینا اور ڈاکٹر کا علاج نہ کرانا الغرض یہ تمام بہوت اپنی ہی
بیوقوفی اور جہالت سے بنتے ہین جو اکثر بچون اور بچونکو ہلاک کر ڈالتے ہین اب ہم آیندہ باب مین اون امراض
کا علاج مختصر طور پر بیان کرتے ہین جو ایام حمل مین پیدا ہوتے ہین زیادہ تفصیل کیلئے مخزن علم مین انکی امراض کا بیان دیکھو

باب دوئیم ایام حمل کے امراض اور اونکا علاج

(١) جی متلانا اور قے ہونا یہ مرض عموماً دوسرے مہینے مین شروع ہوکر چوتھے مہینے تک رہتا ہی بعض
عورتون مین بہت خفیف ہوتا ہی کہ کچھ تکلیف نہین معلوم ہوتی لیکن بعض مین ایسا شدید ہوتا ہی کہ ایک گھونٹ
پانی کا بھی ہضم نہین ہوسکتا یہانتک کہ ایسی حالت مین کبھی اسقاط ہوکر نجات ملتی ہی اور کبھی حاملہ خود
ہلاک ہو جاتی ہی خفیف حالتون مین صرف اسی قدر علاج کافی ہی کہ صبح اوٹھنے سے پیشتر مریضہ کو قدرے
گیہون دودھ یا دلیا یا چانول یا کھچڑی یا دال پھلکا کہلا دیا جایا کرے اس سے متلی بہت کم ہو جائیگی
مکئی کے ستو یا مکئی کا دلیا کہلانا سب سے عمدہ ہی سخت سے سخت حالتون مین بھی اس سے آرام ہو جاتا ہی
ایک مریضہ مین بہت سی انگریزی اور یونانی ادویہ آزمائی گئی مگر کوئی صورت تخفیف پیدا نہ ہوئی سات روز
تک یہ حالت رہی کوئی کہانے پینے کی چیز ایک منٹ کے واسطے بھی معدہ مین نہ رہ سکی اور سخت
مایوسی کی حالت پیدا ہوگئی آخرکار مکئی کے ستو پانی مین گھولکر اور قدرے شکر ملا کر کھلائے گئے وہ ہضم
ہوگئے اور اوسکے بعد مریضہ نے پانی بکثرت پیا کیونکہ سات روز سے پیاسی تھی تمام پانی ہضم ہوگیا اور بعد
ازان معمولی غذا بھی ہضم ہونے لگ گئی گردن کی پشت پر برف ملنا اور معدہ کے مقام پر سرخ مرچ
اور نمک کی چٹنی کا لیپ کرنا بھی مفید ہی تمام علاجون مین سب سے بڑھکر مکئی کے ستو یا دلیا کہلانا ہی
اگر اس سے آرام نہ ہو تو اور ادویات آزمانی چاہئین تمام پیٹ پر گیرو مٹی کا لیپ کرنا بھی مفید ہے
زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو مخزن علم جلد اول صفحہ ۲۱۲ اگر کسی دوا سے قے بند نہ ہو اور قوت

مریضہ زایل ہوتی جاوے تو اسقاط کرا دینا چاہیئے اسقاط کرانے کی سب سے آسان اور عمدہ تدبیر یہ ہی کہ چار رتی دار چکنا ایک سیر پختہ پانی مین ایک مٹی کے برتن مین گھولکر اوس سے خوب ہاتھونکو دہولین بعدازان گرم کیا ہوا تیل ایک انگشت پر لگا کر رحم تک پہونچا دین اور رحم کا منہ معلوم کر کے اوسکے اندر انگلی داخل کرین بعدازان اس انگلی کی مدد سے ایک ربڑ کی نلکی چار یا پانچ انچ تک رحم کے اندر پہونچا دین اس کی مدد سے دو تین گھنٹے کے اندر رحم کو تحریک ہو کر پیدایش شروع ہو جاتی ہی اور بلا کسی اور تدبیر کے جنین باہر آجاتا ہی زیادہ تفصیل کے لیئے دیکھو مفید عام مین ابارشن کا بیان صفحہ ۵۹ ۔

(۲) قبض ۔ اگر کبھی کبھی ہو تو کیسٹر آئل ۲ تولہ گرم گرم دودھ مین ملا کر پلا دینا چاہیئے ۔ دایمی قبض کیواسطے پکا ہوا ارنڈ خربوزہ کہاتے رہنا سب سے عمدہ دوا ہی اس کا پہل بہی ہر موسم مین ملسکتا ہی ایک دو پیڑ گھر کے قریب لگا رکھنے چاہیئین اگر یہ موجود نہ ہو تو مربی ہلیلہ دو تین عدد گرم دودھ کے ساتھ کبھی کبھی کھاتے رہنا مفید ہونگے ۔

(۳) اسہال یعنی دست آنا ۔ لطیف سریع الہضم غذا کھلائین اور مفصلہ ذیل نسخون مین سے کوئی ایک نسخہ استعمال کرین (۱) رومی مصطگی ایک تولہ ۔ مصری ۸ تولہ ۔ انکو باریک پیسکر ایک ایک تولہ خوراک مین تین یا چار دفعہ روزانہ کھلاوین (۲) اندرجو ۴ تولہ ۔ دارچینی ۴ تولہ ۔ زعفران ۴ ماشہ ۔ کھریا مٹی ایک تولہ مصری ۵ چھٹانک ۔ خوراک ۴ ماشہ تین دفعہ روزانہ (۳) چاک پوڈر ۱۰ رتی تین دفعہ روزانہ اسکے بنانیکی ترکیب حسب ذیل ہی ۔ دارچینی ۴ حصہ ۔ جائفل ۳ حصہ زعفران ۳ حصہ لونگ ڈیڑہ حصہ چھوٹی الائچی کے دانہ ایک حصہ ۔ صاف سفید بورہ ۲۵ حصہ ۔ سب ادویہ کو علیحدہ علیحدہ خوب باریک پیسکر اور چھانکر باہم ملا لین بعدازان کل ادویہ کا تیسرا حصہ صاف کھریا مٹی باریک پیسکر ملا لین اور ایک صاف بوتل مین ڈالکر ڈاٹ لگا کر رکھ چھوڑین جب اسکو کمپاونڈ کرنا ہو تو چالیسوان حصہ افیون بھی ملا لین (۴) بسمتھ سب نائیٹراس ۳۰ رتی ۔ گیلک ایسڈ ۲ رتی ایسی تین خوراک روزانہ زیادہ تفصیل کے لیئے دیکھو مفید عام مین اسہال کا بیان ۔

(۴) بدہضمی ۔ اگر بہوک کم لگتی ہی تو مفصلہ ذیل نسخہ کھلاوین ۔ اجوائن ۶ ماشہ ۔ سوڈا ایک تولہ ۔ نمک لاہوری ۱ تولہ

نوشادر ایک تولہ - الائچی خورد ۶ ماشہ ان سب کو باریک پیسکر سفوف تیار کرلیں خوراک ۲ ماشہ ہر دو وقت
کہانے کے نصف گھنٹہ پیشتر اگر کہانے کے بعد بوجہ معلوم ہوتا اور نفخ ہو جاتا ہو تو حسب ذیل علاج کرین
کہا چکنے پر تہوڑا سا اچار لیموں یا پیاز یا ادرک یا آم کا جو سرکہ میں ڈالا گیا ہو کہلا دیا کرین مگر عادت
کے طور پر اچار کہانا سخت مضر ہے گندہک کا تیزاب اور پیپرمنٹ پلانا بھی نہایت مفید ہے اگر سرکہ مین تھوڑے
نمک ملا کر پلا دیا جائے وہ بھی مفید ہو سکتا ہے زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو مفید عام مین بدہضمی کا بیان

(۵) بواسیر - گلقند یا اطریفل یا مربی ہلیلہ سے رفع قبض کرتے ہین اور ساتھ ہی مازو اور افیون کا مرہم موکہون
پر لگا دین اس مرہم کی ترکیب حسب ذیل ہے (افیون ۱ تولہ - مازو ۲ تولہ - مکھن ۱۳ تولہ)

(۶) اگر خون رقیق ہوکر چہرہ کا رنگ پہیکا پڑ جاوے اور عام ضعف غالب رہے تو عمدہ غذاؤن مثلاً دودھ
مکہن بیضہ نیم برشت اور پلاؤ وغیرہ کے علاوہ خوشگوار موسمی پہل مثل سیب ناشپاتی انگور کشمش - انار -
لوکاٹ وغیرہ تہوڑی مقدار مین کہاوین اور مفصلہ ذیل نسخہ بھی دیتے رہین ہیرا کسیس نصف رتی -
ریوند چینی ایک رتی زعفران ایک رتی صمغ عربی مین گولیان بنا کر دو گولی روزانہ کہانے کے بعد دیتے
رہین اگر خون زیادہ رقیق ہوکر چہرہ یا پاؤن پر تہیج نمایان ہو تو مدرات استعمال کرائین مثلاً قلمی شورہ
۶ ماشہ خارخسک ۶ ماشہ چوب چینی ۶ ماشہ مصری ۳ تولہ انکی پہنکی بنا کر ۲ ماشہ خوراک مین تین وقت
روزانہ دین یا نسخہ ذیل پلا دین . ٹنکچر ڈیجی ٹیلس ۵ بوند - ٹنکچر فیری پرکلورائیڈ ۵ بوند - پانی ایک اونس
ایسی دو خوراک روزانہ کھانے کے بعد زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو مفید عام مین انیمیا کا بیان

(۷) دل کا پھڑکنا - مربی سیب اور چاندی کے ورق کھلاوین مریضہ کو چت لٹائے رکھین اگر خون پتلا
پڑ گیا ہو تو اوسکا علاج کرتے رہین جیسا کہ نمبر ۶ مین بیان کیا گیا -

(۸) غشی ہوجانا - فوراً نوشادر اور چونہ ہموزن ایک شیشی مین ڈالکر اور اوس مین پانی ملا کر سنگھا دین
جب ہوش مین آوے تو مربی سیب اور چاندی کا ورق کہلا دین - نوشادر اور چونہ کی شیشی بند
کرکے رکھہ چھوڑین تاکہ وقت پر فوراً کارآمد ہو سکے -

(۹) ٹانگون کی رگون کا پہول جانا - مضبوط جرابین پہنا کر ٹانگون پر پٹی باندہے رکھین -

(۱۰) پیشاب کا رک جانا۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہی کہ رحم مجری بول کو دبا لیتا ہی اس لئے رحم کو دو انگشت کے ساتھ اوپر کیطرف اوٹھا دین بعد ازان پیشاب خود بخود آجاوے گا ورنہ ایک ربڑ یا چاندی کی نلکی پیشاب کے راستہ مین داخل کر کے پیشاب نکال لین اس عمل کو عورت خود بآسانی کر سکتی ہی۔

(۱۱) اندام نہانی پر کھجلی ہونا۔ کافور اور افیون ہموزن پانی مین حل کر کے لیپ کرین اور پھٹکری ۲ ماشہ ایک سیر کچیتہ پانی مین حل کر کے اوس سے دہوتے رہین۔

(۱۲) بے خوابی۔ روغن کاہو سر مین ملین اور نیز سنگہا وین زیادہ تفصیل کیواسطے دیکہو مفید عام۔

(۱۳) فالج۔ یہ مرض حمل کے بعد خود بخود رفع ہو جاتا ہی لیکن اگر اس کی وجہ یہ ہی کہ پیشاب اور پاخانہ کی خرابیون سے خون زہریلہ ہو گیا ہی اور فالج کے ساتھہ علامات بہک اور بیہوشی بہی موجود ہین چہرہ اور پانون پر ورم ہی سخت بے چینی اور بے خوابی رہتی ہی تو اسقاط کرا دینا چاہیئے۔

(۱۴) چہرہ۔ سر۔ پستان یا دیگر حصون مین درد ہونا۔ اس کا سب سے عمدہ علاج حسب ذیل ہی۔ نوشادر ۳ تولہ اجوائن ایک تولہ۔ ست گلو ایک تولہ خوراک ۲ ماشہ تین دفعہ روزانہ پانی کے ساتھہ۔ کونین بہی مفید ہی۔

(۱۵) رعشہ۔ یہ رقت خون کی وجہ سے ہوتا ہی اسلئے مقوی خون ادویہ جیسا کہ نمبر ۶ مین بیان کیا گیا ہی کہلا وین۔ مفصلہ ذیل نسخہ نہایت مفید ہی۔ کونین برومائڈ ۵ گرین۔ لائیکوار ارسینک ۳۰ بوند سپرٹ کلوروفارم ۱۵ بوند۔ پانی ایک اونس ایسی دو خوراک روزانہ کھانے کے بعد

(۱۶) رحم کا آگے یا پیچھے کیطرف گر پڑنا۔ یا خم کہا جانا۔ جب رحم آگے یا پیچھے کیطرف گر پڑتا ہی یا خم کھا جاتا ہی تو پیشاب بار بار آتا اور کبھی رک جاتا ہی پاخانہ کی بار بار حاجت ہوتی اور اکثر قبض رہتا ہی چلنے پھرنے مین تکلیف معلوم ہوتی ہی کبھی رحم پیچھے کیطرف گر پڑتا ان امراض کی پہچان ڈاکٹر ہی کر سکتا ہی جب اس قسم کی علامات پیدا ہون تو ضرور ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہیئے زیادہ تفصیل کے لئے دیکہو مفید عام مین رحم کے امراض کا بیان۔

(۱۷) پیڑو کے جوڑون کا ڈہیلا پڑ کر چلنے پھرنے مین وقت اور تکلیف ہونا۔ پیڑو کے گرد ایک مضبوط پٹی یا تنگ لگا دینا چاہیئے۔

(۱۸) سفیدی بکثرت آنا - بدن کو مفصلہ ذیل پانی کیساتھ دو تین دفعہ روزانہ صاف کرنا چاہیے پھٹکری ۶ ماشہ پانی ایک سیر پختہ *

(۱۹) جنون اور تشنج - جب یہ امراض پیدا ہوجاوین تو نہایت دقت سے علاج پذیر ہوسکتے ہین جیساکہ پہلے باب مین ذکر کیا گیا ہی اگر پورے طور پر پاخانہ پیشاب پسینہ اور تنفس کیطرف نظر رکھی جاوے اور اگر ان مین کسی قسم کی روک یا کمی واقع ہو اوسکا فوراً دفعیہ کردیا جاوے تو زہر یورینیا جس سے یہ امراض پیدا ہوسکتے ہین صاف ہوتا رہتا ہی اور یہ امراض رک جاتے ہین غضب تو یہ ہی کہ ان امراض کے قبل از وقت کوئی روک نہین کیجاتی اور جب جنون اور تشنج کی علامات ظاہر ہوں تو اونکو بھوت چڑیل بناکر مریضہ کو ناشستہ اتائیون کے ہاتھ سے مروادیا جاتا ہی -

ان امراض کا علاج ہم زچہ کے امراض مین درج کرینگے انشاء اللہ تعالی

(۲۰) رحم کے اندر سے کبھی کبھی پانی خارج ہونا - یہ مرض حمل کے تیسرے مہینے مین شروع ہوکر اخیر تک رہتا ہی مریضہ اس سے ہراسان ہوجاتی ہی - مگر فی الحقیقت اس کا کچھ اندیشہ نہین - لیکن اگر پانی کی نکلنے کے ساتھ درد بھی اوٹھے اور فم رحم کشادہ ہوجائے تو خیال کرنا چاہیئے کہ اسقاط ہونیوالا ہی - اوس کا انتظام کرنا چاہیئے دیکھو بیان اسقاط کا نمبر ذیل یعنی (۲۱) مین

(۲۱) حمل گرجانا - اسقاط - جن عورتون کو گرمی کا دکھ ہوتا ہی اونکے حمل اکثر گرتے رہتے ہین اس لئے گرمی کا علاج مرکبات پارہ اور پوٹاسیم آیوڈائیڈ سے کرنا چاہیئے - گرمی کا علاج افلاطون آتشک مین نہایت عمدگی اور تفصیل کے ساتھ مفید عام اور رسالہ اعضائے مخصوصہ مین درج کیا جاچکا ہی پس اون کتابونکو دیکھو جب تک گرمی کا علاج نہ کیا جائیگا اوسوقت تک حمل قایم نہ رہیگا - بعض عورتون کو بلاکسی خاص وجہ کے ایک خاص مہینہ مین حمل گرجانے کی عادت ہوجاتی ہی اگر تحقیقات سے یہ معلوم ہو کہ وہ دن کپڑے کے ہوتے ہین تو ہر مہینہ کے مہینہ جب وہ دن آوین تو مریضہ کو نہایت آرام سے لیٹے رہنا چاہیئے بعض عورتون کے بچے ایک خاص مہینہ مین پیٹ کے اندر مرکر گرجاتے ہین - اگر ساتوین مہینے کے بعد ایسا ہوتا ہو تو اسقاط کے دلان سے ایک دو ہفتہ پیشتر پیدایش

کرالینی چاہیئے کیونکہ سات مہینے سے اوپر بچہ کے بچنے کی امید ہوسکتی ہی۔ آیندہ کو اس عادت سے بچنے کا
یہ علاج ہی کہ عورت اپنے خاوند سے ایک دو سال علیحدہ رہے تاکہ رحم کی سابقہ عادت ٹوٹ جائے پھر جو
حمل ہوگا وہ نہین گریگا۔ اگر خون تہوڑی مقدار مین خارج ہوا ہی اور رحم کا منہ بہی نہین کھلا تو گرنا بند ہوسکتا
ہی اوسکی تدبیر یہ ہی کہ مریضہ کو فوراً آرام سے لٹا دین چند روز کیواسطے چلنا پھرنا بند کردین اور افیون ایک رتی
دو دو دفعہ روزانہ کھلاتے رہین اس سے حمل قایم رہجائیگا۔ وائی برنم یرونی فولیم ایک انگریزی دوا ہی جو اسقاط
کے روکنے مین نہایت قوی الاثر اور مجرب ہی اسکے ترکسٹریکٹ کے ۳۰ قطرہ نصف چھٹانک پانی مین
ملاکر تین تین گھنٹہ کے بعد پلانا اسقاط کو روکدیتا ہی جن مریضون کا حمل گرجاتا ہو اونکو یہ دوا ضرور اپنے
پاس رکہنی چاہیئے۔ اگر خون زیادہ مقدار مین خارج ہورہا ہی اور رحم کا منہ بہی کھل گیا ہو تو اسقاط کا رکنا محال
ہی اوسوقت یہی کوشش کرنی چاہیئے کہ جلدی سے اسقاط ہوکر جریان خون وغیرہ سے نجات ملجائے اوسکی
آسان ترکیب یہ ہی کہ ایک انگلی رحم کے اندر داخل کرکے جنین کو چہیڑ دین اپنی جگہہ سے جنین ہلکر جلدی
باہر آجاتا ہی اسقاط کے بعد مریضہ کو کم از کم دس روز تک آرام سے لٹائے رکھین اور غذائین لطیف اور مقوی
دیتے رہین یہ بڑی خوفناک غلطی ہی کہ اسقاط کے بعد مریضہ کی پوری خبرداری نہین کیجاتی اس غلطی کا نتیجہ
یہ ہوتا ہی کہ ہمیشہ کے واسطے رحم مین طرح طرح کے امراض جگہہ پکڑ لیتے ہین اور پھر حمل ہمیشہ گرتے رہتے ہین
بعض امراض ایسے ہو جاتے ہین کہ عورت حاملہ ہی نہین ہوسکتی جسقدر پوری پیدایش کے بعد زچہ کا
احتیاط کیا جاتا ہی اوسیقدر اسقاط کے بعد ہونا چاہیئے بلکہ اوس سے بہی کسیقدر زیادہ یہ بات قابل
یاد داشت ہی۔ زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو مفتاح علم اور رسالہ اعضائے مخصوصہ مین اباڑشن کا بیان۔

باب سوم حمل کی شناخت

(۱) حیض کا بند ہونا۔ حمل کے بعد حیض ہمیشہ بند رہتا ہی۔ بعض اوقات بیماری سے بہی ایسا ہوجاتا ہی
کبہی باوجود حمل قایم ہونے کے پہلے تین مہینون مین ایام کے دنون مین خون آتا رہتا ہی اسلئے
یہ قطعی علامت نہین ہی۔

(۲) پستان کا بڑھجانا اور چوچی کے گرد سیاہ حلقہ نمایان ہونا۔ تیسرے مہینے کے بعد دبانے سے دودھ

نکلنا کبھی بیماری سے ایسا ہوجاتا ہی - کبھی حمل کی حالت مین کبھی پستان چھوٹے ہوجاتی ہین - گویا کہ یہ بھی قطعی علامت نہین ہی -

(۳) بچہ کی حرکات معلوم ہونا - حمل کے سولھوین ہفتہ مین بچہ پھرتا معلوم ہوتا ہی پہلے پہل اوسکی حرکتین بہت خفیف ہوتی ہین لیکن بعد مین زیادہ تیز اور قوی ہوکر صاف لاتین مارتا معلوم ہوتا ہی - بعض اوقات یہ حرکات ہفتون اور مہینون بند بھی رہتی ہین اور کبھی کل مدت حمل تک بالکل معلوم ہی نہین ہوتین -

(۴) رحم کا کبھی کبھی سکڑتا اور سخت ہوجانا - شکم پر ہاتھ رکھنے سے رحم کا سکڑتا اور سخت ہونا کبھی کبھی معلوم ہوا کرتا ہی - اگر رحم کے اندر رسولی ہو تب بھی ایسا معلوم ہوا کرتا ہی -

(۵) صبح کے وقت جی متلاتا اور قے ہونا - واہیات چیزونکے کھانیکو دل چاہنا -

(۶) فم رحم کا نرم ہوجانا - اندام نہانی کی رنگت نیلی پڑجاتی - فم رحم کے اندر انگلی داخل کرکے اگر اوسکو دفعتًا ڈھکیلا جاوے تو بچہ اوپر کو اوچھلکر پھر انگلی پر آپڑتا ہی یہ ایک صاف علامت ہے کیونکہ رسولی اسطرح اوچھلکر انگلی پر نہین گر سکتی -

(۷) بچہ کے قلب کی آوازین سنائی دینا - بچہ کا دل فی منٹ ۱۴۰ دفعہ پھڑکتا ہی اور اتنی ہی دفعہ گھڑی کی آواز کے مشابہ دوہری آوازین سنائی دیتی ہین یہ ایک یقینی علامت ہے حمل کے چوتھے اور پانچوین مہینے مین یہ آوازین پہلے پہل سنائی دیا کرتی ہین جب یہ آوازین سنی جاتین تب حمل مین کوئی شک نہین رہتا - ان آوازون کو ماں کی ناف کے نیچے پیڑو کے مختلف حصون پر کان لگاکر سن سکتی ہین -

(۸) ناف کے نیچے کان لگانے سے سائین سائین کی آوازین سنائی دینا -

(۹) پیٹ کا بتدریج بڑھتے جانا - اور رحم کا پیٹ مین معلوم ہونا - تیسرے مہینے کے بعد رحم پیڑو سے اوبھرتا ہوا معلوم ہوسکتا ہی - پانچوین مہینے مین ناف اور کالے بالون کے درمیان ساتوین مہینے مین ناف پر آٹھوین مہینے مین ناف اور کوڑی کے درمیان اور نوین مہینے مین کوڑی پر - کوئی رسولی ایسی

ہموار رفتار سے نہیں بڑہتی۔ اسلئے پیٹ کا بتدریج بڑھنا بھی ایک صاف علامت ہے۔

یہ حمل کی علامات ہین جو بیان کیگئی ان تمام کے مطابق غور کرنے سے قطعی طور پر رائے قایم کیجاسکتی ہے کہ حمل موجود ہے یا نہین۔ کسی ایک علامت کو دیکھکر حمل کی رائے قایم کرلینا سخت غلطی ہے۔

باب چہارم دایہ اور زچہ خانہ کا بیان

دایہ کو زچہ کے کمرہ مین داخل ہونے سے پیشتر اپنے پرانے پارچات بدل لینے چاہئین اور اپنے ہاتہون کو گرم پانی اور صابن کیساتھ کامل طور پر صاف کرلینا چاہیئے اگرچہ ظاہر نظر مین کپڑون کا بدلنا اور ہاتہون کا دہونا معمولی باتین معلوم ہوتی ہین مگر اسکے فائدے بہت بڑے ہین۔ پارچات دیوارون چارپائیون صندوقون اور ہر ایک چیز پر صدہا سے قسم کے باریک کیڑے موجود ہوتے ہین جو بلا خوردبین کے نظر نہین آسکتے ان مین سے بعض قسم کے کیڑے بہت مضر اور خطرناک ہوسکتے ہین اگر زخم یا ورم یا کھلی ہوئی جگہہ پر لگجاوین تو اوس جگہ اپنا اثر کرکے زہریلہ ورم اور بخار پیدا کردیتے ہین جسقدر دنیا مین چیزین سڑتی ہین یا خمیر پیدا ہوتے ہین وہ ان ہی باریک کیڑون کی وجہ سے ہوتے ہین مثلاً اگر دودھ یا گیلا اناج یا گوشت یا انڈا وغیرہ پڑا رہے تو ضرور سڑجاتا اور زہرناک بنجاتا ہے لیکن اگر ان چیزون کو ایسی ترکیب سے رکھا جاوے کہ باریک کیڑے اثر نہ کرین تو کبھی نہین سڑتا جیسے شراب مین مردہ جانور رکھے جاتے اور برسون نہین سڑتے ہین اس کی یہی وجہ ہوتی ہے کہ شراب تمام باریک کیڑون کو جو سڑن پیدا کرنے والے ہین ہلاک کرڈالتی ہے۔ اس لئے سڑن پیدا نہین ہوتی شراب کیطرح اور بھی ہزارہا چیزین ایسی ہین جو ان باریک کیڑون کو ہلاک کردیتی ہین اور جس چیز مین ملادی جاوین اوسکو سڑنے نہین دیتی مثلاً رسکپور۔ دار چکنا۔ پہٹکری۔ کافور۔ کاربولک ایسڈ۔ تمام خوشبودار چیزین مثل لونگ۔ اجواین۔ سویا۔ بادیان۔ زیرہ۔ پودینہ۔ الائچی۔ پیپرمنٹ۔ سونٹھ۔ عنبر۔ مشک۔ منتھال اور ان چیزون کے لطیف روغن۔ تارپین وغیرہ زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو مفید عام مین اینٹی سیپٹکس کا بیان تیز گرمی اور آگ پر پکانے سے بھی یہ کیڑے ہلاک ہوجاتے ہین نمی اور بند ہوا کی جگہہ مین بکثرت پیدا ہوتے ہین کہلی ہوا روشنی اور صاف خشک جگہ مین کم ہوتے ہین پیدایش کی وجہ سے اندام نہانی اور رحم ایسے ورم خوردہ اور نازک ہوتے ہین کہ اگر میلے کچیلے کپڑون اور ان دہلے ہاتہون کے ساتھ دایہ کام کرنے

تو اندیشہ ہی کہ کسی قسم کے زہریلے کیڑے اوسکے بدن مین سرایت کر کے زہریلے ورم اور بخار پیدا کر دین۔ زہر باد بخار
اور ورم کو روکنے کے واسطے یہ نہایت ضروری ہی کہ دایہ کو تمام کپڑے صاف دہلے ہوئے پہنا کر گرم پانی
اور صابون کیساتھ ہاتھ صاف کرا دیے جاوین۔ ناخون بہی کتروا دینے چاہئین تاکہ اندر ہاتھ ڈالنے
مین کوئی زخم وغیرہ نہ ہو سکے اور نہ بچے کی جھلی قبل از وقت پھٹے۔ بڑے ہوئے ناخون سے اندر زخم ہونیکا
اور جھلی کے قبل از وقت پھٹ جانیکا اندیشہ ہوتا ہی ہمارے ملک کی یہ نہایت خوفناک جہالت ہے
کہ ان باتون کا کچھ خیال نہین کیا جاتا بلکہ اکثر دایہ نہایت ہی غلیظ ہوتی ہین اور بعض شہرون مین تو چوہڑی
چماری یا دہانک سے دایہ کا کام لیا جاتا ہی جسقدر دایہ کی غلاظت سے خطرات ہین اونکا بیان اس رسالہ
مین نہین سما سکتا ہان اسقدر ظاہر کر دینا ضروری ہی کہ جس قدر مہلک اور متعدی امراض ہین مثلاً زچہ کا
بخار۔ سرخ باد۔ رحم کی ورم۔ رحم کا پہوڑا پیڈو کی ورم۔ پیڈو کا پہوڑا اندام نہانی کا ورم اور پہوڑا۔ ماسترہ۔
چیچک۔ تپ محرقہ۔ اٹہرا۔ کزاز۔ تشنج وغیرہ یہ تمام باریک کیڑون کی ہی اثر سے پیدا ہوتے ہین اور جب جسم کمزور
ہو یا کسی حصہ جسم مین زخم یا ورم یا چھلی ہوئی جگہہ موجود ہو تو یہ کیڑے قابو پا کر اثر کر جاتے ہین اور طرح
طرح کے امراض پیدا کر دیتے ہین۔ زچہ کی نازک حالت ان کیڑون کے واسطے نہایت ہی عمدہ موقع ہوتا ہی
پس اگر پوری پوری حفاظت نہ رکھی جاوے تو زچہ اور بچہ کو ہر قسم کے مہلک مرض مین مبتلا ہونے کا
اندیشہ ہی اسلئے دایہ کے بدن اور کپڑون کا صاف ہونا اور زچہ کے کپڑے بستر اور مکان کا کامل طور پر
صاف اور خشک رکھنا آفات ناگہانی سے بچنے کے واسطے ضروری ہی۔ تمام اہل وسعت اشخاص
کو چاہیے کہ دایہ کیواسطے ایک الگ جوڑہ کپڑون کا بنوا کر رکھ چھوڑا کرین اور زچہ کے قریب آنے سے
پیشتر اوسکو گرم پانی اور صابون کے ساتھ نہلا کر پہنا دیا کرین اس مین صدہا امراض سے حفاظت ہی
جب دایہ نہا دہو کر اور صاف کپڑے پہنکر طیار ہو جاوے اوسوقت زچہ کے قریب جا کر معلوم کرے
کہ بچہ کس صورت سے پیدا ہو رہا ہے عموماً یعنی پچانوے ۹۵ فیصدی تو بچے سر کے بل پیدا ہوتے ہین جسکا
بیان باب پنجم مین کیا جائیگا اور پانچ فیصدی غیر معمولی طریق سے پیدا ہوتے ہین کوئی ٹانگون کے بل
کوئی آڑا۔ کسی مین چہرہ پہلے آتا ہی کسی مین نال پہلے آجاتی ہی۔ ان تمام غیر معمولی صورتون کا ذکر نسا تویہ

باب مین کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ دایہ کو چاہیئے کہ زچہ خانہ مین پہنچتے ہی یہ چیزین فوراً اپنے قریب
رکھالے - تیز قینچی - ایک گز فلالین بچہ کو لپیٹنے کے واسطے تین چار بالشت کا ایک فلیتہ بچہ کی نال باندھنے
کے واسطے تیز قینچی نال کاٹنے کے واسطے ایک گھڑا گرم پانی کا اور ایک ٹھنڈے پانی کا بچہ کو نہلانے
دہلانے اور دیگر ضروریات کے واسطے - دو چھوٹے تسلے یا کونڈے صاف نارئیل کا تیل ڈلوتوا جس مین
ایک ماشہ کاربالک ایسڈ یا کافور ملا لیا گیا ہو ہاتھ اور انگلیونکی پشت پر لگانے کیواسطے تاکہ اندر کسی قسم
کی رگڑ نہ پہنچے اور کافور یا کاربالک ایسڈ کی وجہ سے باریک کیڑے جو ہاتھ پر دہو لینے کے بعد بھی لگے
رہگئے ہون ہلاک ہو جاوین - اب زچہ خانہ کا حال سنو - خودکشی اور بچہ کشی کے بہت سے خطرناک سامان
مین سے زچہ خانون کی حالت ہی جو عموماً ہمارے ملک مین پیدا کیجاتی ہی - زچہ کا بستر اور کپڑے غلیظ اور
نمناک رہتے ہین ہر چہار طرف سے روشنی اور ہوا کے راستہ بند کر دیے جاتے ہین - کمرہ کی زمین پانی
پیشاب اور غلاظت سے سیلی ہوئی رہتی ہے یہ ایسے سامان ہین جو ایک تندرست قوی آدمی کو بھی چند
روز مین بیمار کر سکتے ہین چہ جائیکہ بیچاری زچہ اور اوسکا پھول سا بچہ - طرفہ یہ ہی کہ جب کبھی زچہ خانے
کی بند ہوا یا بدبو یا سیلاہٹ سے بچہ کا گلا بیٹھ جائے یا کھانسی ہو جائے یا پیٹ مین درد و نفخ ہو جاسے
یا آنکھین سرخ ہو جائین یا منہ ورم کر آئے جسکی وجہ سے بچہ کیواسطے دودھ چوسنا دشوار ہو جائے تو اوسکو
آسیب خیال کر کے سیانون کو جھاڑ پھونک کے واسطے بلاتے اور باقاعدہ علاج نہین کراتے ہین -
بیوقوف سیانے ایسی تدبیر بتلاتے ہین جس سے دو روز مین مرتا ہوا بچہ اوسی روز مر جائے مثلاً
کہتے ہین کہ مکان کی زمین کو لیپ دو سات پتی پانی مین جوش دیکر اوسی کمرہ کے اندر بچہ کو نہلاؤ جس سے
کمرہ کے اندر پانی بکھر کر اور سیلاب زیادہ ہو جاتی ہی - اسی سبب سے بچہ مریض ہوا تھا اب اور اس
سبب کی ترقی ہو کر بچہ دو چند بیمار ہو جاتا ہی - یہ ایک موٹی سی بات ہی اور ہر ایک کی سمجھ مین آسانی
آسکتی ہی اور ہر ایک کا تجربہ تھوڑی سی دیر مین ہر ایک شخص کو سمجھا سکتا ہی کہ جس مکان مین ہمیشہ
ہوا بند رہے تازی ہوا اور روشنی کا گذر نہ ہو اوس مین بھلے چنگے آدمی کو بھی نزلہ زکام - درد سر
درد شکم - بے چینی - گھٹیا - اسہال اور بخار وغیرہ امراض ہو جاتے ہین تو پھر کیا نازک بچہ اور مصیبت

زوہ مان ایسی جگہہ مین مدت رہ سکتی ہین مگر افسوس کہ اس معاملہ مین ذرہ بہر عقل سے کام نہین لیا جاتا۔ اپنی آنکہون کے سامنے ہزارہا بچے بیمار ہوتے اور ضایع ہوتے دیکھے جاتے ہین مگر کبہی اونکی حالت اور وجوہات پر غور نہین کیا جاتا اور ہمیشہ دیکھتے ہین کہ جو بچہ سیانونکی جہاڑ پہونک کے نیچے آیا وہ ملک الموت کا شکار ہوا مگر پہر بہی دانستہ بچونکو موت کا ہی لقمہ بناتے رہتے ہین۔

عمدہ ہوا۔ کافی روشنی۔ صاف مکان۔ خشک اور ستہرے کپڑے۔ گرمی اور سردی سے حفاظت عام حالت مین حفظ صحت کے واسطے نہایت ضروری امور ہین۔ اگر ان مین سے ایک کی بہی کمی ہوتو ضرور کوئی نہ کوئی بیماری دامنگیر ہو جاتی ہی نازک بچہ اور زچہ کے واسطے تو اونکا اعلی درجہ پر انتظام رہنا نہایت ہی ضروری ہی کیونکہ زچہ اور بچہ کا جسم ایسا نازک ہوتا ہی کہ تہوڑی سی خرابی کی بہی برداشت نہین ہوسکتی بلکہ فوراً کچہہ نہ کچہہ نقصان ہو جاتا ہی چلتے پہرتے تندرست آدمی کو چند روز کیواسطے ایک بند نم دار اور متعفن مکان مین بند کرکے دیکہو تو سہی کہ کتنے بہوت اور چڑیل اوسکو چمٹتے ہین تو پہر بیچاری مان اور بچہ کا کیا قصور ہی کہ اون کو زہریلے مکان مین حبس بیجا کی طور پر رکہا جاتا ہی پس جو مکان زچہ خانہ کے واسطے تجویز کیا جاسئے اوس مین مفصلہ ذیل امور کا لحاظ ہونا نہایت ضروری ہی۔

(۱) مکان کافی طور پر فراخ ہو یعنی کم ازکم پانچ چہہ گز لمبا اور تین گز چوڑا ہو۔

(۲) ہوا اور روشنی کا اوس مین کافی طور پر گذر ہوتا کہ ہوا ہر وقت بدلتی رہے اور بدبودار زہریلے مادہ اور نمی ہوا مین جمع ہونے نہ پاوے۔

(۳) دوسرے مکانون اور صحن کی نسبت اوسکی کرسی اونچی ہوتا کہ خوب خشک اور صاف رہ سکے۔

(۴) حتی الوسع کمرہ کو کامل طور پر خشک اور صاف رکہنا چاہیئے۔

(۵) زچہ کے پاس ایک کمرہ مین زیادہ ہجوم اور شور وغل ہونا سخت مضر ہے۔

(۶) اگر سردی کی وجہ سے کمرہ مین آگ کی ضرورت ہوتو کوئلہ سلگا کر آگ رکہنی چاہیئے اگر چمنی موجود ہوتو اوس مین آگ سلگا سکتی ہین۔ کمرہ مین دہوان ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ دہوئین سے بچہ کی آنکہین بہت دکہنے آجاتی ہین اس کا بڑا خیال رکہنا چاہیئے۔

(۷) کمرہ کے دروازے ایسے سمتون مین ہون کہ گرمی سردی اور بارش کی بوچھار سے کافی حفاظت رہ سکے -

(۸) زچہ کا بستر اور کپڑے کامل طور پر صاف اور خشک رہنے چاہئیں -

(۹) بچہ کو روزانہ گرم پانی اور صابون کے ساتھہ نہلا کر اوسکا بدن صاف کپڑے کے ساتھہ خشک کرتے رہین

(۱۰) کسی قسم کی نمی زچہ کے کمرہ مین نہ رہنی چاہیئے -

(۱۱) بچہ کے کپڑے اور بستر خوب صاف اور خشک رہنے چاہئیں - مگر افسوس کہ خودنمائی اور تکلفات کیواسطے تو بہت کچھ خرچ کیا جاتا ہی - لیکن معصوم بچہ کیواسطے صاف اور خشک کپڑا مہیا کرتے ہوئے دل دکھتا اور ہمیشہ اس معاملہ مین لاپروائی کیجاتی ہی - اگر اوسکے والدین کو سمجہایا بھی جاوے تو عموماً یہی جواب ملتا ہی کہ بچہ کے کپڑے کیسے خشک اور صاف رہ سکین اوسکے پاخانہ اور پیشاب کا تو ہر وقت قضیہ رہتا ہی حقیقت یہ ہی کہ اپنی بیوقوفی کو وہ سمجھتے نہین اور طبیب کی رائی کو سرسری خیال کر کے واہیات جواب سے ٹال دیتے ہین اگر اونکو یہ سمجھہ آجائے کہ تمام بچے اونہین کی بیوقوفی سے ہلاک ہوتے ہین اور تمام ہوتا چٹیل اونہین کے ہاتھون کی کمائی ہین تو وہ اپنی بچہ کش اور زچہ کش حرکات سی باز آجاوین جب زچہ خانہ اور بچہ اور مان کے کپڑون کو پورے طور پر صاف اور خشک نہین رکھا جاتا تو مکان کی ہوا نمناک اور متعفن ہو کر بچہ مین مفصلہ ذیل امراض پیدا کر دیتی ہی - ہاضمہ کی خرابی - دودھ ڈالنا - پیٹ کا درد - دست - کہانسی - گلے کا بیٹھہ جانا - منہ کی ورم - اٹھرا یعنی بچون کا تشنج پہوڑے پہنسی - آنکھون کے ورم - نفساد خون - لاغر ہونا - وغیرہ - ہمیشہ ہاضمہ خراب رہنے کی وجہ سے بچہ سوکتا چلا جاتا ہی یہان تک کہ اوس کا تمام گوشت زایل ہو کر ہڈیان الگ الگ نظر آنے لگجاتین اور جلد مین بوڑھون کیطرح جہریان پڑجاتی ہین کوئی دوا اور کوئی غذا اوسکو فائدہ نہین کرتی - اور آخرکار ہلاک ہو جاتا ہی -

جب بچہ کو کہانسی ہو یا گلا بیٹھہ جائے یا منہ کے اندر ورم یا آبلہ ہون یا تشنج کا مرض ہو تو اوسکے واسطے دودھ چوسنا محال ہوتا ہی - اس حالت کا نام آسیب رکھکر علاج کرانا چھوڑ دیتے ہین یہ نہایت ہی خوفناک جہالت ہی - اگر تشنج کا مرض پیدایش سے سات روز کے اندر پیدا ہو تو بچہ کا بچنا محال ہوتا ہی لیکن اگر سات روز کے بعد ہو تو ہمیشہ ذرنا در بچ بھی جاتا ہی بشرطیکہ باقاعدہ علاج کرایا جاوے -

باب پنجم پیدایش کے تین درجے اور اونکا خاص انتظام

درجہ اوّل مین رحم کا منہ کشادہ ہوتا ہی رحم باربار زور کے ساتھہ سکڑکر پانی کی بھری ہوئی جہلی کو منہ کے اندر سے باہر کو دہکیلتا ہی جس سے فانہ کے طور پر زور پڑکر منہ کھلتا چلا جاتا ہی عموماً اس درجہ کی میعاد (۲) گھنٹہ سے ۱۸ گھنٹہ تک ہی اس عرصہ مین رحم کا منہ کشادہ ہوکر اوس کا چکر قریب پندرہ انگشت کے ہو جاتا ہی جسکے اندر سے بچہ کا منہ بآسانی نکل سکتا ہی

درجہ دویم مین بچہ پیدا ہو جاتا ہی اسکی میعاد ایک گھنٹہ سے ۲ گھنٹہ تک ہے۔

درجہ سویم مین آنول باہر آجاتی ہی ان درجون کو خوب یاد رکھنا چاہیئے کیونکہ آیندہ باربار ان کا حوالہ دیا جائیگا۔ رحم کا منہ کشادہ کرنے اور بچہ اور آنول باہر نکالنے مین دو قسم کی طاقتین صرف ہوتی ہین اوّل تو خود رحم کا زور کے ساتھہ سکڑنا دویم پیٹ کے پٹھون کا سکڑنا۔ پیدایش کے وقت جب رحم سکڑتا ہی تو ہر دفعہ سکڑنے کے ساتھہ درد اوٹھتا ہی اس لئے رحم کا سکڑنا اور درد اوٹھنا ایک ہی معنی مین مستعمل ہوتے ہین درد وقفہ سے اور باربار اوٹھتا ہی ایک درد قریباً ایک منٹ رہتا ہی۔ ہر درد مین رحم اوپر کیطرف سے نیچے کی طرف کو سکڑتا ہوا چلا آتا ہی ادہر تو اندر کی جہلی پہنچکر باہر نکلتی ہی اودہر فم رحم کے ریشہ کہنچنے سے اسطرح سے ہر درد کے ساتھہ منہ کھلتا چلا جاتا ہی وقفہ وقفہ سے درد اوٹھنے کا یہ فائدہ ہوتا ہی کہ اس مین ماں اور بچہ کی جان بچ رہتی ہی اگر درد برابر رہے تو تھوڑی دیر مین ہی ماں کو تھکا کر حال سے بیحال کردے اور اودہر آنول کا خون بند کرکے بچہ کو ہلاک کرڈالے۔ بعض عورتون مین تو درد بہت خفیف ہوتا ہی اور بعض مین بہت شدید۔ پیدایش کا درد پہلے تو کمر سے اوٹھکر پیٹ کیطرف کو آتا ہی اور دمبدم تیز اور زیادہ ہوتا چلا جاتا ہے پہلے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اندر سے کچلتا یا پیٹتا ہے۔ بعد مین جب سر پیڑو مین اوتر آتا ہی تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کوئی چیز اندر سے دہکیل کر نیچے کو اوتار رہا ہے۔ ساتھہ ہی رگون پر دباؤ پڑکر ٹانگین بھی سن اور دردناک ہوتی چلی جاتی ہین۔ باربار کے درد سے ماں کی نبض قدرے تیز ہوجاتی ہی اور خفیف بخار بھی ہو جاتا ہی۔ ایک درد کاذب ہوتا ہی جسکو دایان بیوقوفی سے اصلی درد سمجھکر جنانے کی فکر مین لگجاتی ہین اور طرح طرح کی دست اندازی سے خرابیان کر بیٹھتی ہین اس کی پہچان یہ ہی

کہ یہ درد کمر سے شروع ہو کر پیٹ کیطرف نہین آتا بلکہ سامنے کیطرف ہوتا ہی اور اصلی درد کی طرح سے
بڑھتا نہین جاتا ہی نہ تو قاعدہ کے وقفہ سے اوٹھتا ہے اور نہ اس سے رحم کا منہہ کھلتا ہی یہ عموماً قبض
کی وجہ سے ہوجایا کرتا ہی اور حقنہ کردینے یا خفیف مسہل دیدینے سے رفع دفع ہوجاتا ہی - پس جب
اس قسم کا درد دیکھو تو فوراً ایک سیر پختہ گرم پانی مین ۵ ایا ۱۰ رتی صابون کھولکر حقنہ کردو یا ۴ ڈرام کیسٹرائل
پلادو - اس سے تمام درد رفع ہوجاویگا پیدایش سے ایک ہفتہ پیشتر رحم کسیقدر پیڑو مین اوتر جاتا ہے
جس سے پیٹ قدرے ہلکا ہوکر سانس آسان ہوجاتا ہی لیکن اودہر مثانہ مقعد اور پیڑو کی رگون پر دباؤ
پڑکر طرح طرح کی تکلیفین ہوجاتی ہین مثلاً پیشاب باربار آتا یا رکجاتا ہے پاخانہ بند ہوجاتا یا بار بار حاجت
ہوتی ہی ٹانگون مین درد اور ورم ہوکر چلنا پھرنا دشوار ہوجاتا ہی - اگر پیشاب رکجائے تو ربڑ کی نلکی داخل
کرکے نکالدینا چاہیئے اگر قبض ہو تو ۴ ڈرام کیسٹرائل پلاکر صاف کردینا چاہیئے اگر ٹانگون مین درد یا ورم
رہے تو ناریل کا تیل گرم کرکے مالش کرنی چاہیئے - بعض اوقات اس ہفتہ مین قدرے خون لعاب
کے ساتھہ ملا ہوا بھی نکل آتا ہی اور رحم کا منہ نرم ہوجاتا ہی - پس یہ تینون ابتدائی علامات ہین جس سے
پیدایش کا قریب ہونا سمجھا جاسکتا ہی -

اب ہر ایک درجہ کی علیحدہ علیحدہ کیفیت سنو -

پیدایش کا پہلا درجہ - اس مین رحم کا منہ اندر کیطرف سے کشادہ ہونا شروع ہوکر آہستہ آہستہ پتلا اور کشادہ
ہوتا چلا جاتا ہی اوسکے اندر سے پانی کی تہیلی نکلتی معلوم ہوتی ہی درد کے ساتھہ فم رحم بھی تنجاتا ہی اور
پانی کی تہیلی بہی جب رحم کا منہ خوب کشادہ ہوکر اوسکا چکر پندرہ انگشت کے قریب ہوجاتا ہے - تو جہلیان
قدرت الہی سے خود بخود پھٹکر کچھہ حصہ پانی کا خارج ہوجاتا ہی اور باقی بند ہوجاتا ہی کیونکہ بچہ کا سر فم رحم
مین اوترکر اوسکو بند کردیتا ہی - بعض اوقات جہلیان سخت اور مضبوط ہوتی ہین اور خود بخود نہین پھٹتین
پس جب ایسا ہو کہ فم رحم کافی طور پر کشادہ ہوجاوے لیکن جہلیان نہ پھٹین تو کسی تدبیر سے پہاڑ دینا چاہیئے
مثلاً نمک کی ڈلی یا ناخون سے کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ بچہ جہلیون سمیت باہر آجاتا ہے جسکو بعض دائیان
اپنی بے وقوفی سے ہر ایک خلاف فطرت شئے سمجھکر گرادیتی ہین حالانکہ اونکے اندر زندہ بچہ ہوتا ہے

پس جب ایسا ہو تو جہلی کو فوراً پہاڑ کر بچہ نکال لینا چاہیئے ورنہ بچہ دم گھٹ کر مر جاوے گا۔ جب فم رحم خوب کھلکر تنبجا تا ہے تو بعض اوقات زچہ کو قے شروع ہو جاتی ہے اس درجہ مین زچہ کو آہستہ آہستہ کمرہ مین چلانا پھرانا چاہیئے حتیٰ کہ جہلیان پہٹکر پانی جاری ہو جائے۔ جب پانی جاری ہو گیا تو سمجہ لو کہ اب دوسرا درجہ شروع ہو گیا ہے تب فوراً زچہ کو بائین کروٹ پر لٹا کر ایک تکیہ اوسکے سر کے نیچے رکھدین اور دونون ٹانگین پیٹ کیطرف سکیڑ کر ایک تکیہ گھٹنون کے درمیان رکھدین اگر پہلے درجہ مین مریضہ کو پیاس لگے تو گرم گرم دودھ پلا دین اس سے تقویت بہی ہوگی اور فم رحم جلدی کشادہ بہی ہو جائیگا۔ اگر فم رحم کے کھلنے مین معمول سے زیادہ دیر ہو جائے تو مریضہ کے منہ مین اوسکے بال دیکر ابکیاں کرانی چاہئین اس سے فم رحم کی کشادگی کو بہت مدد ملتی ہے مریضہ کو آہستہ آہستہ کمرہ مین چلانے پھرانے سے کئی فائدہ ہین ایک تو اسطرح کرنے سے سر نیچے رہتا ہے اور پانون یا ہاتہ کم نیچے آتا ہے دوسرے رحم کی کشادگی مین بہی مدد ملتی ہے خواہ مریضہ کو چلنے پھرنے مین تھوڑی سی تکلیف ہی ہو تو اوسکو تاکید سے پھرانا چاہیئے۔

یہ ہماری دائیون کی سخت غلطی ہے کہ زچہ کو درد کے اوٹھتے ہی کہدیتی ہین کہ بیٹھ جا اور زور کر اسدرجہ مین بیٹھنا اور زور کرنا غیر مفید ہی نہین بلکہ مضر بہی ہے کیونکہ ایک تو اسدرجہ مین خود زور کرنے کا کچھ فائدہ نہین دوسرے زور کرنے سے مریضہ تھک کر دوسرے درجون مین زور لگانے کے قابل نہین رہتی۔ سوئم اپنا زور لگانے سے اندیشہ ہے کہ جہلیان قبل از وقت پہٹکر پانی خارج ہو جاسے یعنی ابہی رحم کافی طور پر کشادہ نہ ہو اور جہلیان پھٹ کر پانی نکلجائے پھر فم رحم کے کشادہ ہونے اور پیدایش مین سخت دقت واقع ہو جاتی ہے۔ ایک اور خطرناک بیوقوفی ہے جو اکثر دائیان کر بیٹھتی ہین وہ یہ ہے کہ مریضہ کو غذا نہین دیتی خواہ دو دو روز گذر جائین بچاری زچہ تکلیف اور فاقہ کی مصیبتون سے جان بلب ہو جاتی ہے اسدرجہ مین ضرور گرم دودھ پلانا چاہیئے لیکن دوسرے اور تیسرے درجہ مین ٹھنڈا دودھ اور ٹھنڈا پانی پلانا چاہیئے کیونکہ ان درجون مین گرم دودھ سے خون کے جاری ہونیکا اندیشہ ہے اور ٹھنڈا دودھ و پانی پلانے سے رحم خوب سکڑ کر خون کو بند کر لیتا ہے۔ بعض دائیان جو دودھ وغیرہ

دیتی بہی ہین تو وہ تینون درجون کو یکسان شمار کر کے سخت غلطی کرتیہتی ہین کہ تینون درجات مین گرم
دودھ پلاتی رہتی ہین یہ سخت غلطی ہی اس سے خبردار رہنا چاہیئے پیدایش کے وقت دودھ کے علاوہ
ساگو دانہ اراروٹ وغیرہ بہی حسب ضرورت دے سکتے ہین مگر یہ خوب یاد رہے کہ ہر شے پہلے درجہ مین گرم
دینی چاہیئے اور دوسرے اور تیسرے درجہ مین ٹھنڈی -

پیدایش کا دوسرا درجہ - اس درجہ مین بچہ باہر آتا ہے پہلے اوسکا سر رحم سے نکلکر پیڑو مین اوترتا
ہے درد جلدی جلدی اور بڑے زور کے ساتھ اوٹھتا اور یہان بہی دم بند کر کے پیٹ کے عضلات سے خوب
دبائی ہی ساتھ ہی ہاتھون سے چارپائی پکڑکر اور پاؤن کو دیوار یا پٹی مین قایم کر کے زور لگاتی ہے اسلئے
بہتر ہے کہ چارپائی کے سرہانے کیطرف ایک تولیہ باندہ رکہین تاکہ ہاتھون سے اوسکو پکڑکر زور لگا سکے بچہ کا
سر پیڑو کی رگون کو دباکر ٹانگون مین درد اور سنسناہٹ پیدا کردیتا ہی اگر ایسا ہو تو نایل کا تیل گرم کر کے
ٹانگون پر مالش کردین - اگر مقعد کے اندر پاخانہ جمع ہو تو سر کے دباؤ سے خود بخود نکل پڑتا ہی جب سر
باہر نکلنے کے قریب ہوتا ہی تو زچہ اکثر بڑبڑانے لگجاتی ہی سر کے نکلنے سے پہلے سیون مین سر کا اوبھار
معلوم ہوتا ہی اسوقت دایہ کی مددگار کو چاہیئے کہ زچہ کے پیچھے بیٹھ کر سیون پر ایسے طریقہ سے داہنا ہاتھ
رکھے کہ اندام نہانی کے ایک طرف انگوٹھا اور دوسرے طرف باقی اونگلیان رہین اور ہتیلی سیون پر رہے
اس سے یہ فائدہ ہی کہ اگر سر یک لخت دباؤ سے باہر نکلے تو سیون کے پہٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے
ہاتھ کا سہارا رہنے سے یہ اندیشہ کم ہوجاتا ہی مگر ہاتھ کا زیادہ دباؤ نہین ڈالنا چاہیئے صرف تہاوڑا سہارا
رکھنا چاہیئے درد کے ساتھ سر باہر کو نکلتا ہی اور وقفہ کے ساتھ پہر اندر چلا جاتا ہی اسی طرح چند بار
حرکت ہوکر باہر نکل آتا ہی جب سر باہر نکل آیا تو فوراً گردن پر ہاتھ پہیر کر دیکہین کہ نال تو لپٹی ہوئی نہین
اگر نال لپٹی ہوئی ہو تو آہستگی اور نرمی کے ساتھ اوسکے بل کھولکر نکال دینے چاہئین ایسا نہ ہو کہ کہولتے
ہوئے نال ٹوٹ کر ایک نئی آفت پیدا ہوجائے اگر پانچ چھ بل ہون جنکے کھولنے مین زیادہ وقت صرف
ہو تو ایسا کرین کہ ایک بند بچہ کی ناف کیطرف اور دوسرا زچہ کیطرف لگاکر پہنچون کو قینچی کے ساتھ کاٹ
ڈالین - جب نادان دائیون کے ہاتھ مین ایسے اتفاقات ہوتے ہین تو اونکی بیوقوفی سے بچے

ہلاک ہی ہوجاتے ہین کیونکہ نہ تو اونکو بل کھولنے کی احتیاط معلوم ہوتے ہین اور نہ کاٹنے کا ہی طریق
جانتی ہین سر نکلنے کے بعد تھوڑے وقفہ سے درد اوٹھکر پہلے ایک کندھا باہر آجاتا ہے پھر دوسرا
باہر آکر بچہ کا سینہ شکم وغیرہ جلدی سے نکل آتے ہین لیکن اگر سر نکلنے کے بعد کچھ دیر تک درد نہ اوٹھے
تو ہاتھ سے پیٹ کو نیچے کیطرف دبانا اور مسانا چاہئیے اس سے درد شروع ہوکر کندھے باہر آجاوینگے
اگر اسطرح سے بھی کندھے باہر آنے شروع نہ ہون تو دایہ کو چاہیئے کہ ایک ہاتھ سے گردن کو سہارا کر
دوسری ہاتھ کی دو او نگلیان بچہ کی بغل مین لیجاکر باہر کو کھینچ کرے یا دونون بغلون مین دونون
ہاتھون کی دو دو او نگلیان لیجاکر کھینچ کرے - اسطرح سے بچہ باسانی باہر آجائیگا یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ
سر پکڑکر کھینچنا سخت مہلک ہے اس سے گردن کی ہڈی اوکھڑ کر دماغ کو دبالیتی ہے اور فوراً بچہ مرجاتا ہے
چنانچہ نادان دائیون کے ہاتھ مین اکثر ایسے واقعات ہوتے رہتے ہین - یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ
اگر بچہ کھینچ کر نکالا گیا ہے تو پیٹ پر ہاتھ سے ایڑی دباکر دباؤ رکھنا چاہیئے ورنہ خون جاری ہوکر زچہ
ہلاک ہوجاویگی - جب تک آنول باہر نہ نکلے اور پٹکا وغیرہ پیٹ پر نہ باندھدیا جاسے اوسوقت تک
پیٹ پر برابر دباؤ رکھنا چاہیئے -

جب بچہ باہر نکل آئے تو فوراً اوسکو زچہ [illegible] سے ایک طرف کرلین ایسا نہ ہو کہ بچہ کا خون جلدی
سے نکالکر بچہ کو [illegible] غرضکہ فوراً بچہ کو ایک طرف کرکے اوسکے منہ مین انگلی ڈالکر تمام لیسدار چیز
جو پیدایش کے وقت لگ گیا ہو صاف کردین منہ صاف ہونے کے بعد بچہ فوراً روتا ہے یہ اس بات کی
دلیل ہے کہ اوسکو سانس آنا شروع ہوگیا ہے لیکن اگر بچہ نہ روئے تو فوراً اوسکو مصنوعی طور پر سانس
دینے کی تدابیر کرین اول تو فوراً اوسکے منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دین اس سے سسکیان لیکر رونے
لگے گا - اگر اس سے بھی سانس نہ آوے تو فوراً ٹھنڈے پانی مین بٹھاکر اوٹھالین اس سے سسکی لیکر رونے
لگیگا - اگر اب بھی رونے نہ لگے تو ایسا کرین کہ ایک دفعہ گرم پانی مین بٹھاکر پھر ٹھنڈے پانی مین بٹھاوین
پھر دوبارہ گرم پانی مین بٹھاکر ٹھنڈے پانی مین بٹھادین اسی طرح چار پانچ دفعہ کرین - اگر اب بھی سسکی
نہ آوے اور رونا شروع نہ کرے تو بچہ کو گود مین بٹھاکر حسب ذیل سانس دین - دونون بازو پکڑکر سر کیطرف

کھینچین اور اوسکے منہ کے اندر پھونک مارین پھر دونون بازوون کو سینہ پر لیجاکر دبا دین اس سے سینہ کے
اندر کی ہوا دب کر باہر آجاویگی۔ پھر بازوونکو سر کیطرف کھینچکر منہ کے اندر پھونک مارین اسطرح سے ہوا اوسکے اندر
چلی جاویگی۔ الغرض اسی طرح سے ہوا اندر پہونچاتے اور باہر نکالتے رہین چار یا پانچ منٹ تک ایسا عمل کرین۔
اگر اس عمل سے بھی سانس آنا شروع نہ ہو تو سمجھلو کہ اب بچہ مرچکا اور کوئی علاج باقی نہین رہا۔

یہ تمام تدابیر ہمیشہ یاد رکھنی چاہئین اکی لاعلمی سے اکثر بچے جیتے جاگتے نادان دائیون کے ہاتھ مین
تلف ہوجاتے ہین۔ دائیان بیوقوفی سے سر پر ٹھنڈا پانی ڈالدیتی ہین جس سے بجائے فائدہ کے نقصان
ہوتا ہی۔ بعض دائیان سیاہ مرچ اپنے منہ مین چباکر بچہ کی ناک اور منہ مین پھونکتی ہین اس سے اگرچہ سانس آنا
شروع ہوجاتا ہی لیکن بچہ کو دمہ ہونیکا اندیشہ ہوتا ہی۔ جب بچہ باہر نکلکر رونے لگے تو فوراً اوس کے نال ناف
سے تین انگشت کے فاصلہ پر فلیتہ کے ساتھہ باندھین اور اسی طرح دوسرا بندہن اس سے ایک انگشت کے
فاصلہ پر باندھکر تیز قینچی کے ساتھہ درمیان سے کاٹ دین۔ مگر دیسی دائیان قینچی کے بجائے چھپک کے
ساتھہ رگڑ رگڑ کر کاٹتی ہین اس سے بچہ کو سخت دکھہ ہوتا ہے اور بلبلاتا ہے۔ مرض اوٹھہ رہا ہی اس تکلیف
سے بعض اوقات ہوجاتا ہی۔ یہ سخت بے رحمی ہی کہ بچہ کو ناحق تکلیف دیجائے۔ دائی کو اس بات سے متنبہ کردینا
چاہیئے دوسری غلطی نال کے بارے مین یہ کرتی ہین کہ نال کو محض بچہ کی طرف سے باندہ کر کاٹ ڈالتی ہین
دوسری طرف کا سرا کھلا رکھ ماں کا بہت سا خون نکلجاتا ہی اور نال بھی دیر سے خشک ہوکر گرتی ہی اگر دوسرا سرا
باندہا گیا ہے تو نال پر رہنے کی وجہ سے جلدی پھول جائیگی اور اوسکے اندر کا خون منجمد ہوکر نال جلدی خشک
ہونی شروع ہوکر جلدی گرجائیگی۔ یہ دونون غلطیان دائیون کو ہمیشہ یاد رکھنی چاہئین یہ بھی یاد رکھین کہ
اگر پیدا ہوکر بچہ نہ رووے اور اوسکا چہرہ اور آنکھین نیلگون ہون تو ایسی صورت مین نال کاٹکر ایک دو چمچہ
بھر بچہ کیطرف کا خون نکالدین بعد ازان بندہن لگا دین۔ اگر اسطرح کرنے سے بچہ نہ رووے تو جو تدابیر
اوپر بیان کیجاچکی ہین ترتیب وار کرنی چاہئین نال کو تانت کیساتھ نہ باندہنا چاہیئے کیونکہ تانت سخت
اور تیز ہوتا ہی اس سے نال کٹ کر رگون کا منہ کھلنے کا اندیشہ ہوتا ہی جس سے بچہ ہلاک ہوسکتا ہے نال
کے منہ کو آگ یا گرم لوہے کے ساتھ سینکنا بھی مضر ہے اس سے بچہ کو تشنج ہونیکا اندیشہ ہوتا ہی۔ دیسی

دائیان اکثر ایسا کرتی ہین کہ نال کو پھینک کے۔ ساتھہ کاٹکر تاگے سے باندھتی اور بعد ازان آگ یا گرم لوہے کے ساتھہ سینکتی ہین یہ سخت غلطی ہے۔ اس سے خوف کرنا چاہیئے ۔

بعض اوقات بچہ ضعیف پیدا ہوتا اور اوسکے چہرہ کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے اگر ایسا ہو تو نال کا خون سوت کر پہلے بچہ کے اندر پہونچا دین بعد ازان حسب قاعدہ دو بندہن لگاکر تیز قینچی کے ساتھہ درمیان سے کاٹ دین۔ اگر پیدایش کے بعد دو تین گھنٹہ کے اندر بچہ کو کھلکر دست آجاے تو بہتر ہی ورنہ تین چار ماشہ کیسٹر آیل مین ایک دو ماشہ شہد ملاکر انگلی کے ساتھ چٹا دین اس سے پیٹ صاف ہوجائیگا۔ قبض رہنے سے بچہ بہت جلد بیمار ہوجاتا ہے اس کا ضرور خیال کرنا چاہیئے بچہ کے نال باندھنے اور کاٹنے سے فارغ ہوکر اوسکے بدن کو فوراً گرم پانی اور صابون کے ساتھ صاف کردین۔ بعد ازان صاف کپڑے کے ساتھہ تمام بدن خشک کرکے فلالین مین لپیٹ کر لٹا دین ۔

پیدایش کا تیسرا درجہ۔ اس درجہ مین آنول خارج ہوجاتی ہی۔ پیٹ کو ہاتھہ سے برابر دباے رہین۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد عموماً ایک گھڑی کے اندر آنول باہر آجاتی ہے نال پکڑکر کھینچنا یا ہاتھہ ڈالکر آنول کو نکالنے کی کوشش کرنا سخت مضر ہے اوّل تو اس عمل سے خون جاری ہوکر زچہ کی ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ دوم یہ اندیشہ ہے کہ دائی کے ناخونون سے رحم مین زخم آجاے۔ سوم یہ کہ آنول ٹوٹ کر اوس کا کوئی ٹکڑا اندر رہجاے جو سڑکر زہریلہ بخار پیدا کرسکتا ہی۔ پس یہ دائیون کی نہایت ہی مہلک حماقت ہے کہ بچہ کے پیدا ہوتے ہی آنول کے نکالنے مین بیجا دست اندازی شروع کردیتی ہین اس بیہودہ رسم کیوجہ سے ستورات کا ہی عموماً یہی خیال ہوتا ہی ہے کہ آنول جھٹ پٹ کھینچ پکڑ کر باہر نکال لینی چاہیئے ہزارہا زچون کی جان اس ... نالائق حرکت سے تلف ہوتی ہی۔ اگر گھڑی بھر تک درد اوٹھہ کر آنول کو باہر نہ نکالے تو ... کرین سفوف ارگٹ کی ایک ... سنگلہ پانی کے ساتھہ کھلادین اس سے رحم بہت جلد سکڑ کر ٹھہر سا ہوجائیگا اور آنول کو ... باہر ... نکالا ہویگا خون بھی اس ... اسکے بعد خارج نہ ہونے پائیگا۔ اگر ایک دفعہ کھلانے سے کامیابی نہ ہو تو تین چار دفعہ تک ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ مگر بہتر یہ ہے ... کہ ارگٹ دینے سے پیشتر ہاتھہ سے دباکر آنول نکالنے کی کوشش کرین اسکی ترکیب یہ ہے کہ بایان ہاتھہ ترچھا پیٹ پر ... رکھکر نیچے کو دباوین۔ اور رحم کو

ہاتھہ مین پکڑکر دردا وٹھنے کے ساتھہ زور سے نچوڑین آنول نکلنے کے بعد بھی اسی طرح پندرہ بیس منٹ تک دباتے اور نچوڑتے رہین تاکہ خون کے چھیچھڑے بھی رحم کے اندر سے صاف ہو جاوین اگر اس عمل سے آنول باہر نہ آوے تب ارگٹ کھلانی چاہیئے کیونکہ یہ نہایت ہی قوی الاثر دوا ہے اسکے کھلانے سے رحم فوراً بڑے زور کے ساتھہ سکڑکر لوہے کا گولا سا ہوجاتا ہے اور اندیشہ ہی کہ آنول کو توڑکر نکالدے اور کوئی ٹکڑا اوسکے اندر رہجائے - جب آنول نکل چکے اوسوقت اوسکا دیا خون کو فوراً بند کردیتا ہی - اگر آنول کے ساتھہ بچہ کی جھلی باہر نہ نکلی ہو تو اوسکو رسی کی طرح بل دیکر اور کھینچکر باہر نکال لینا چاہیئے - آنول کے نکلنے اور خون کے چھیچھڑے صاف ہونے کے بعد پیٹ پر رحم کے مقابل فلالین کی گدی رکھکر پٹکا باندھ دین اس سے خون بھی بند رہیگا رحم جلدی سکڑجاویگا اور زچہ کا پیٹ بھی نہ لٹکیگا بعد ازان زچہ کے قریب ہر قسم کا شور و غل بند کردین تاکہ زچہ کو نیند آجائے اس سے بڑا آرام ملتا ہی - جننے کے بعد ایک دنرات زچہ کو ہرگز بستر سے نہ اوٹھنے دین اور دس روز تک آرام سے لٹائے رکھین یہ ایک مہلک رواج ہی کہ جننے کے بعد دائیان زچہ کو بیٹھنے اور کھڑے ہونے کے واسطے کہدیتی ہین اور مسئلہ یہ بنا رکھا ہی کہ بیٹھنے یا کھڑے ہونے سے خون جھڑجاتا ہی اس مین خون خارج ہونے اور غشی ہوکر زچہ کے مرنیکا اندیشہ ہی - چار روز بعد تک زچہ کو محض دودھ ساگودانہ یا ارارو ٹ کی غذا دیتے ہین - ثقیل غذا سے یہ نقصان ہی کہ تیسرے روز پستان مین دودھ اوترنے کی وجہ سے جو بخار ہوتا ہی وہ زیادہ ہو جاوے اور مریضہ کو دیر تک خراب کرے شکم اور اندام نہانی پر فلالین کی گدی گرم کرکے سینک دینا ورم کو روکتا اور نیز مریضہ کو تسکین دہ معلوم ہوتا ہی - پہلے دس روز مین مریضہ کے بدنکو گرم پانی مین تولیہ بھگوکر اور نچوڑکر اوس سے صاف کرتے رہین بعد ازان بیس یوم تک گرم پانی سے نہلانا مناسب ہی سرد پانی سے نہلانا زچہ کے لیے سخت مضر ہی اس سے تشنج - کھانسی گگھلیہ - اسہال پیچش اور ہر قسم کے امراض کا اندیشہ ہی جننے کے بعد ایکدو رات قبض کا رہنا اچھا ہی اوسکے بعد اگر خود بخود دست آجائے تو بہتر ورنہ ایک اونس کیسٹرائل پلا دینا چاہیئے -

باب ششم زچہ کی حالت اور اوسکی حفاظت

پیدایش کے بعد عموماً خفیف لرزہ معلوم ہوتا ہی جو جلدی سے جاتا رہتا ہے - رحم کے سکڑجانے اور پستان

مین دودھ اوترنے کیوجہ سے ایک دودرجہ کا بخار بھی ہوجاتا ہی دو تین روز مین جب دودھ اچھی
طرح سے اوتر آیا تو یہ بخار خود بخود جاتا رہتا ہے۔ لیکن اگر بخار سو درجہ سے اوپر مسلسل رہے تو سمجھنا
چاہیئے کہ قبض یا سبب چھینی یا ورم یا کوئی اور سبب ہی اوس کا علاج کرنا چاہیئے ۲۴ گھنٹے کے بعد کیسٹر آئل
ایک اونس پلاکر پیٹ کو صاف کردینا مناسب ہے۔ بعض اوقات مثانہ کی کمزوری یا ورم سے پیشاب
بھی رک جاتا ہی سینک کرنے سے اسکو آرام ملتا ہی دودھ عموماً پیدایش سے ۴۸ گھنٹہ بعد اوترنا
شروع ہوکر پستان متورم ہوجاتی ہین جسکی وجہ سے نبض تیز اور خفیف حرارت ہوجاتی ہی دو تین روز مین
یہ تکالیف دفع ہوجاتی ہین۔ رحم کے لحمی ریشے چربی مین بدلکر تحلیل ہوتے جاتے ہین یہان تک کہ دو
ہفتہ مین رحم کا جسم اور وزن نصف کے قریب ہوجاتا ہی اور دوسرے مہینے کے اختتام تک اپنی اصلی
حالت پر آجاتا ہی۔ اگر زچہ پورا احتیاط نہ رکھے اور جلنے سے چار یا پانچ روز بعد ہی چلنا پھرنا اور کام کرنا
شروع کردے تو رحم اصلی حالت پر نہین آتا بلکہ ہمیشہ کے واسطے بڑھا ہوا رہجاتا ہے چند روز تک
اندام نہانی پر ورم رہتا ہے جسکے واسطے سینک دینا مفید اور خوشگوار ہوتا ہی چار۔ پانچ روز بعد تک
رحم مین درد اوٹھتا رہتا ہی اسکی وجہ یہی ہوتی ہی کہ رحم کی کمزوری یا نادان دائیون کے بیجا دست اندازی
کی وجہ سے آنول کے ٹکڑے یا خون کے چھیچھڑے رحم کے اندر بند رہجاتے ہین اسوجہ سے رحم
سکڑکر اور زور کرکے اونکو خارج کرنا چاہتا ہے۔ ایک مہینہ تک رطوبت رحم سے خارج ہوتی رہتی ہی جسکو نفاس
کہتے ہین چار روز تک یہ رطوبت خون سے ملی ہوئی سرخ رنگت کی ہوتی ہی اور اکثر خون کے چھیچھڑے
بھی اسکے ساتھ نکلتے ہین۔ پانچوین دن سے نوین دن تک اس کی رنگت سبز رہتی ہی نو روز کے بعد
لعاب آمیز پیپ کی کیفیت ہوجاتی ہی اور پھر آہستہ آہستہ صاف لعاب دار رطوبت بنجاتی ہی اگر رحم مین
زخم ہوجائے یا کسی وجہ سے اوس کا منہ پھٹ جائے تو نفاس مدت تک سرخ رنگت کے رہتے ہین
اور خون کے چھیچھڑے بکثرت نکلتے ہین۔ جنکے سڑنے سے تعفن بھی ہوجاتا اور زہریلہ بخار کا اندیشہ
ہوتا ہی ایسی حالت مین اندام نہانی کو دواؤن کے پانی سے روزانہ دھوکر صاف رکھنا ضروری ہے۔
زچہ کے پارچات اور مکان کو کامل طور پر صاف اور گرم رکھنا چاہیئے سردی کے موسم مین انگیٹھی مین

آگ سلگا کر کچھ دیر کو قدرے گرم رکھنا مناسب ہے۔ بدن پر سرد پانی یا ہوا کا جھوکا لگنے یا گیلے کپڑے رہنے سے تشنج۔ کزاز۔ درد معدہ۔ درد رحم اور پیچش ہو جانیکا اندیشہ ہی مکان اور کپڑون کے میلا کچیلا رہنے سے ایک قسم کا زہریلا بخار ہو جاتا ہی جسکو زچہ کا بخار کہتے ہین اس بخار مین رحم کے اندر متعدی ورم ہو جاتے ہین جب یہ بخار ہو جائے تو کوئی مریضہ بچتی ہی۔ اکثر ہلاک ہو جاتی ہین۔ یہ بخار سخت متعدی ہوتا ہی جب ایک زچہ کو ہو جائے تو اوس گاؤن یا شہر مین اگر پورا پورا انتظام نہ کیا جائے تو وبا کے طور پر تمام زچہ عورتون کو ہو جاتا ہی بچہ پیدا ہو لینے کے بعد دس یوم تک زچہ کے واسطے کھڑا ہونا اور بیٹھنا سخت مضر ہے پیشاب پڑے پڑے کرانا چاہیئے ایک مہینہ تک بدن کے کسی حصہ مین ٹھنڈا پانی لگانا۔ ٹھنڈے پانی سے مُنہ ہاتھ دہونا یا نہانا۔ تشنج۔ کزاز اور درد پیدا کر دیتا ہی اس لئے مُنہ ہاتھ دہو لنے اور نہانے مین گرم پانی استعمال کرنا چاہیئے۔ پیدایش کے بعد اگر درد شدید رہے تو ایک رتی افیون کھلا کر اوسکو کم کر سکتے ہین لیکن اوس کا دفعتاً بند کرنا مناسب نہین کیونکہ یہ درد اس بات کی دلیل ہوتا ہی کہ رحم کے اندر خون کے چھیچھڑے یا آنول کے ٹکڑے باقی رہ گئے ہین جنکے نکالنے کے واسطے درد اوٹھتا ہی زچہ کو کم از کم تین ہفتہ تک اپنا کوئی معمولی کام کاج نہ کرنا چاہیئے ورنہ طرح طرح کے امراض پیدا ہو جائینگے جن سے تمام عمر خلاصی ہونی دشوار ہے اور ورم کیوجہ سے پیشاب بند ہو جائے تو ربڑ کی نلکی داخل کر کے نکال سکتی ہین اکثر سینک دینے سے بھی پیشاب خود بخود آجاتا ہی۔

باب ہفتم۔ پیدایش کی غیر معمولی صورتین اور اونکا انتظام (یعنی دایہ اور ڈاکٹر کا کام)

سو بچون مین سے بچانوے تو عموماً اوسی طریق پر پیدا ہوتے ہین جیسا کہ پانچوین باب مین مفصل ذکر کیا جا چکا ہی ۵ فیصدی بچے اور اور مختلف صورتون مین پیدا ہوتے ہین۔

کل پیدایش کی صورتین حسب ذیل ہین۔

اوّل۔ سر کے بل پیدا ہونا۔ اس صورت مین یا تو ورٹیکس[1] یعنی قلا پہلے نکلتا ہی یا پیشانی یا چہرہ۔

حاشیہ [1] پیشانی کے مقابل جو سر کا اوبھرا ہوا حصہ ہی اوسکو اکسی پٹ کہتے ہین اور سر کا وہ حصہ جو پیشانی اور اکسی پٹ کے درمیان ہی ورٹیکس کہلاتا ہی یہ دونون نام یعنی ورٹیکس اور اکسی پٹ یاد رکھنے چاہیئین کیونکہ آیندہ اونکا نام بار بار آئیگا۔

دوئم ۔ پیڈو کے بل پیدا ہونا اس صورت مین یا تو کولے پہلے نکلتے ہین یا گھٹنہ یا پانون ۔

سوئم ۔ آڑا پیدا ہونا ۔ اس صورت مین یا تو مونڈھے پہلے نکلتے ہین یا ہاتھ ۔

چہارم ۔ جسم کے ایک سے زیادہ حصون کا ایک دفعہ خارج ہونا مثلاً سر کے ساتھ ایک ہاتھ یا پانون نکلتا یا ہاتھ و پاؤن اکٹھے پیدا ہونا ۔ پنجم ۔ نال کا پہلے نکلنا ۔

ان تمام صورتون مین سر کے طرف کی پیدایش سب سے آسان اور بے خطرہ ہی خداوند کریم کے انتظام سے عموماً اسی طریق پر پیدایش ہوتی ہی اس پیدایش مین بچہ خود بخود باہر آجاتا ہی اور دایہ و ڈاکٹر کی کچھ بھی ضرورت نہین پڑتی اگر ایسا نہ ہوتا تو تمام زچہ اور بچہ نادان دائیون کے ہاتھون مین ہلاک ہی ہوا کرتے اور پیدایش ایک نہایت ہی خطرناک ماجرا ہوجاتا اب اگر پیدایش کی تمام صورتون کو علیحدہ علیحدہ شمار کیا جائے تو مفصلہ ذیل اقسام ہوتی ہین ۔

(۱) سر کے بل پیدا ہونا جس مین ورٹکس یعنی قلا پہلے برآمد ہو ۔ (۲) چہرہ کے بل پیدا ہونا ۔
(۳) پیشانی کے بل پیدا ہونا ۔ (۴) کولے یا گھٹنہ یا پیر پہلے برآمد ہونا ۔
(۵) آڑا پیدا ہونا ۔ (۶) سر کے ساتھ ایک ہاتھ یا پاؤن کا برآمد ہونا ۔
(۷) ایک ہاتھ اور پاؤن کا اکٹھا نکلنا ۔ (۸) نال کا پہلے نکل آنا ۔

اب ہم ذیل مین ان اقسام پیدایش کا بیان علیحدہ علیحدہ درج کرتے ہین

اوّل سر کے بل پیدا ہونا جس مین قلا پہلے خارج ہو ۔ عموماً اسی طریق سے پیدایش ہوتی ہی اور یہی طریق سب سے آسان ہی ۔ اس لئے دائیون کو کچھ دقت اوٹھانی نہین پڑتی اور ڈاکٹر کی کوئی ضرورت معلوم نہین ہوتی اس کا مفصل بیان باب پنجم مین کیا جاچکا ہے ۔

اس صورت مین جب بچہ کی پیشانی ماں کے پیٹھ کیطرف اور اکسی پٹ سامنے کیطرف ہوتا ہی اور کچھ بھی کرنا نہین پڑتا اور عموماً پیدایش اسی طور پر ہوتی ہی لیکن بعض اوقات بچہ کی پیشانی سامنے کیطرف اور اکسی پٹ پیچھے کیطرف ہوجاتے ہین اکثر تو اس صورت مین بھی بچہ خود بخود پیدا ہوجاتا ہے لیکن کبھی کبھی دایہ اور ڈاکٹر کے امداد کی ضرورت پڑجاتی ہی ۔ دایہ کو چاہیئے کہ اگر پیشانی سامنے کیطرف

پھر گئی ہی تو دو اونگلیون کے ساتھ پیشانی کو اوپر کیطرف اوٹھا دے اسطرح کرنے سے بچہ کی گردن جہاتی کیطرف خم کھا جائیگی اور سر پھر کر پیشانی پچھلی طرف خودبخود چلی جاویگی - اگر اسطرح پیشانی پھر کر پچھلی طرف نہ جاوے تو اندر ہاتھ ڈالکر اور سر کو پکڑکر پھیر دینا چاہیئے - اگر اس طریق سے بھی سر نہ پھرے اور بچہ پیدا ہوتا معلوم نہ ہو اور وقت زیادہ گذرتا جاوے تو فلٹ یا دیکٹس بچہ کے اکسی پٹ مین پہسا کر نیچے کیطرف کھینچنا چاہیئے اس سے بہی اگر پیشانی پھر کر سامنے کی طرف نہ آوے تو فارسیپس کا استعمال ضروری ہوجاتا ہے مگر چونکہ اوزارون کا استعمال ڈاکٹر ہی کرسکتے ہین اس لئے اونکی تفصیل اس رسالہ مین کرنا غیر ضروری ہے تفصیل کیلئے دیکھو مفید عام مین فارسیپس کا بیان -

دوئم - چہرہ کے بل پیدا ہونا - اس صورت مین جب ٹہوڑی سامنے کیطرف ہو تو کچہ دقت نہین ہوتی اور عموماً ہوتا بھی ایسا ہی ہی لیکن اگر ٹہوڑی پچھلی طرف پھر جائے تو اوس مین امداد کی ضرورت پڑتی ہے - پس دایہ کو چاہیئے کہ جب اوسکو معلوم ہو جائے کہ ٹہوڑی پچھلی طرف پھر گئی ہے تو درد کے ساتھ پیشانی پر اوپر اور پیچھے کیطرف اونگلیون کے ساتھ دباؤ ڈالے اس سے ٹہوڑی خودبخود پھر کر سامنے کیطرف آجائیگی - اور بچہ خودبخود پیدا ہوجائیگا اگر اسطرح سے ٹہوڑی نہ پھرے تو بچہ کو پلٹانے کی کوشش کرین - یا اکسی پٹ کو فلٹ کے ساتھ نیچے کی طرف کھینچین جب ان تمام طریقون مین ناکامی رہے تو فارسیپس لگانا یا بچہ کا سر توڑکر نکالنا ضروری ہوجاتا ہی ورنہ بچہ اور مان دونون کی ہلاکت کا اندیشہ ہی مگر فارسیپس لگانا یا سر توڑکر نکالنا خاص ڈاکٹر کا کام ہے اس مین دایہ کچھ نہین کرسکتی اسلئے فوراً ڈاکٹر کو بلانا چاہیئے زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو مفید عام مین ورشن اور کرینیاٹومی کا بیان -

سوئم - پیشانی کے بل پیدا ہونا - اسکی شناخت یہ ہی کہ دو اونگلیان ڈالنے سے پیشانی اور خانہ چشم کے کنارے اور سامنے کی جہلی معلوم ہوسکتی ہی - اس صورت مین عموماً یہ ہوتا ہی کہ سر چہاتی کی طرف جھککر وہی صورت ہوجاتی ہی جو سر کے بل پیدا ہونے کی ہی یا پیشانی اوپر کو اوٹھکر چہرہ کی صورت پیدا ہوجاتی ہی پس پیشانی کے بجائے تالو یا چہرہ برآمد ہوکر پیدائش ہوجاتی ہے اس صورت مین دایہ کا یہ کام ہی کہ پیشانی کو دو اونگلیون کیساتھ درد اوٹھنے کے وقت اوپر کیطرف دہکیلے تاکہ پیشانی کے بجائے تالو نیچے آجاوے یا برعکس اسکے

اکسی ہٹ کو انگلیون کے ساتھہ اوپر کیطرف دبکیلے تاکہ چہرہ نیچے آجاوے اگر اس عمل مین ناکامی رہے تو فارسپس لگانے چاہئین اگر فارسپس سے بھی بچہ پیدا نہو تو سر توڑ کر نکالنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اسلئے جب دایہ انگلیون کے ساتھہ پیشانی کو پہیر کر اوس کی جگہہ ٹلا یا چہرہ نیچے نہ لا سکے تو فوراً ڈاکٹر کو بلانا چاہیئے ورنہ بچہ اور ماں دونون ہلاک ہوجاوینگی زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو بیان فارسپس اور کرینیا ٹومی کا مفید نام بہ

چہارم۔ کولہے یا گھٹنے یا پانون پہلے نکلنا پینتالیس٤٥ پیدایشون مین ایک بچہ پیڈو کی طرف سے پیدا ہوتا ہے اسکے وجوہات حسب ذیل ہوتے ہین (۱) پیڈو کا تنگ ہونا جسکی وجہ سے سر پیڈو کے اندر آسانی نہین اوترتا (۲) بچہ کی تہیلی کے اندر پانی معمول سے زیادہ ہونا جسکی وجہ سے بچہ معمول سے زیادہ پہرتا رہتا ہے (۳) رحم کی دیوار کا ڈہیلا ہونا (۴) پانی کا دفعتاً خارج ہوجانا جسکی وجہ سے پاؤن پہسل کر نیچے اوتر آتا ہے (۵) بچہ کا زیادہ حرکتین کرنا۔ جب بچہ پیڈو کے بل پیدا ہوتا ہے تو اوس مین بچہ کے واسطے یہ خطرہ ہے کہ نال دبکر بچہ کا خون بند ہوجاوے اس صورتین گیارہ بچون مین سے ایک مرجاتا ہے مگر ماں کیواسطے اس مین کچھہ خطرہ نہین اسلئے دایہ اور ڈاکٹر کا سب سے مقدم یہ فرض ہوتا ہے کہ جب بچہ کو پیڈو کی طرف سے پیدا ہوتا دیکھین تو نال کا پورا خیال رکھین ایسا نہو کہ اوسپر دباؤ پڑکر خون بند ہوجاوے اور بچہ مرجاوے نال کے بچانے کی یہ ترکیب ہے کہ نال کو درمیانی خط سے ہٹا کر بچہ کی ایک طرف کر دیجاوے۔ دایہ جب زچہ کے قریب جاوے تو سب سے مقدم اوس کا یہ فرض ہے کہ بیرونی اور اندرونی امتحان سے پیدایش کی صورت معلوم کرے یعنی یہ دیکھے کہ بچہ سر کے بل پیدا ہورہا ہے یا پیڈو کے بل یا آڑا اور پھر یہ معلوم کرے کہ ان تینون صورتون مین سے کونسی قسم ہے چنانچہ پیدایش کی قسمین پہچاننے کی ترکیب اور اوسکی علامات ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔

اگر بچہ سر کے بل پیدا ہو تو اوسکی پہچان حسب ذیل ہے پیٹ پر ہاتھہ پہیرنے اور ٹٹولنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ سر اوپر کی طرف نہین۔ اندام نہانی مین ہاتھہ ڈالنے سے معلوم ہوجائیگا کہ رحم کا منہ بتدریج کھل رہا ہے اور جہلیان گولہ کی شکل مین آہستہ آہستہ باہر نکل رہی ہین۔ پانی تہوڑا سا خارج ہوکر بند ہوجاتا ہے کیونکہ بچہ کا سر رحم کے منہ مین اوتر کر اوسکو بند کر دیتا ہے پانی نکلنے کے بعد سر کی گولائی اور اوسکی جہلیان صاف طور پر معلوم ہوجاوینگی۔ اگر بچہ چہرہ کے بل پیدا ہو تو اوسکے منہ کا سوراخ جبڑے نکے کنارے ناک خانہ چشم کے

کنارے اور ٹھوڑی انگلی کے ساتھ معلوم کر سکتے ہین - اگر پیشانی کی پیدا ہو تو خانہ چشم کے کنارے اور
پیشانی معلوم کر کے تشخیص کر سکتے ہین - اگر کولے پہلے نکلین تو انگلی کے ساتھ پاخانہ کا سوراخ معلوم کر کے
اوس سے آگے پیچھے کیطرف انگلی پھیرین اس سے خاص اعضائے محسوس ہو کر زیادہ کی پہچان بھی ساتھ ہی
ہو جاویگی - اگر پاؤن پہلے نکلے تو اوسکی یہ پہچان ہو کہ پاؤن کی اونگلیان انگوٹھے کیطرف سے برابر چھوٹی
چلی آتی ہین اور دوسری اونگلیان انگوٹھے کے ساتھ مقابل نہین ہو سکتین - تیز پیر کا ایک کنارہ دوسرے
کی نسبت موٹا ہوتا ہی اور ایڑی کا اوبھار بھی معلوم ہو سکتا ہے اگر ہاتھ پہلے نکلے تو اوسکی کیفیت پاؤن کے
خلاف ہو کیونکہ ہاتھ کا انگوٹھا دوسری اونگلیون سے دور ہوتا ہی اور اوسکی طرف سے باقی اونگلیان برابر چھوٹی
نہین ہوتی جاتی تمام اونگلیان انگوٹھے کے ساتھ مقابل ہو سکتی ہین اور ہاتھ کے دونون کنارے برابر
موٹے ہوتے ہین اور ایڑی کی طرح کوئی اوبھار بھی نہین ہوتا اگر گھٹنہ پہلے نکلے تو اوسکو کہنی سے اس طرح
پہچان سکتی ہین کہ گھٹنہ کی چپنی کو ادہر ادہر ہلا سکتی ہین لیکن کہنی پر جو ہڈی کا اوبھار ہے وہ ہلایا نہین
جا سکتا جب بچہ کا پاؤن یا گھٹنہ یا ہاتھ یا کہنی پہلے نکلتے ہین تو بچہ کی جھلی کا پانی تمام ایک ہی دفعہ خارج
ہو جاتا ہی - کولے اور مونڈھے کی صورت مین پانی سر کی نسبت زیادہ خارج ہوتا ہے یہ تمام تشخیصی علامات
دایہ کو ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئین - ورنہ پیدایش کی صورت کو صحیح صحیح طور پر نہین پہچان سکیگی اور جب صورت
پیدایش ہی اوسکو معلوم نہ ہو تو اوس کا خاص انتظام کسطرح کر سکتی ہی معمولی حالتون مین تو بچہ خود ہی
پیدا ہو جاتا ہی اور دایہ کی امداد کی کچھہ ضرورت نہین ہوتی - اوس کا کام تو غیر معمولی اوقات مین بچہ کو اچھی
دانائی سے جنوانا ہے - جب دائی کو اتنی عقل نہو وہ دائی کے نام کے لایق نہین ایسی نام کی دایہ کو کبھی
زچہ کے قریب نہین لیجانا چاہیئے -

جب یہ تشخیص ہو جاوے کہ بچہ پیڑو کی طرف سے پیدا ہو رہا ہے تو دائی کو حسب ذیل تدابیر کرنی چاہیئین
اوّل بچہ کی جھلی کو جلدی نہ پھٹنے دے - اگر رحم کا منہ پورے طور پر کھلنے سے پیشتر جھلی پھٹ جائے
تو تمام پانی یک دفعہ خارج ہو کر بچہ کی پیدایش محال ہو جاویگی ساتھہ ہی بچہ کے مرنے اور رحم کے پھٹجانے
اور دوسرے اعضائے کو رگڑ اور دباؤ سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوگا جس سے بچہ اور زچہ دونون ہلاک

ہو سکتے ہیں۔ اسلئے ان اسباب کی بڑی احتیاط چاہیئے کہ جھلی قبل از وقت نہ پھٹے دوسرے پانون اور
کولے نکلنے کے بعد جب تک بچہ کے ہاتھ باہر نہ نکلیں بچہ کو کھینچنا نہ چاہیئے اگر بچہ کھینچا جائیگا تو اوسکے
ہاتھ سر کے اوپر چلے جائیں گے اور سر کے نکلنے میں حارج ہونگے۔ جب بچہ پیڈو کے بل پیدا ہوتا ہے
تو رحم کا منہ اسقدر نہیں کھلتا کہ سر آسانی سے نکل سکے پھر جب ہاتھ بھی سر کی طرف چلے جائیں تو سر اور
ہاتھوں کا اکٹھے نکلنا محال ہو جاتا ہے۔ اسلئے یہ احتیاط بھی ضروری ہے کہ کسیطرح بچہ کے ہاتھ سر کے
اوپر جانے نپاویں اس کی تدبیر یہی ہے کہ بچہ کو بالکل پکڑ کر نہ کھینچیں کھینچ کر نکالنے میں یہ بھی دقت ہے
کہ رحم کا منہ سر کے اخراج کے واسطے کافی طور پر نہیں کھلتا اور جب سر کے نکلنے میں دیر ہو تو اوس سے
دم سے نالی تنگ میں خون بند ہو بچہ کو ہلاک کر سکتا ہے۔

سوئم۔ اگر کولے نکلنے کے بعد پیدائش میں زیادہ وقت گذر جاوے تو مناسب تدبیروں کے ساتھ جلدی نکالنے
کی کوشش کرنی چاہیئے۔ پہلے یہ دیکھیں کہ بچہ کے ہاتھ جسم کے ساتھ نکلے ہیں یا نہیں اگر بچہ کے
ہاتھ جسم کے ساتھ نہ نکلے ہوں بلکہ سر کے اوپر چلے گئے ہوں تو دو انگلیاں بچہ کے جسم کے ساتھ ایک بازو
کی پچھلی طرف لیجاویں اور پھر بازو میں پھنسا کر اوسکو منہ اور چہرہ کی طرف دبکاتے ہوئے چھاتی اور پیٹ کی
طرف لے آویں اگر سیدھا نیچے کو زور کیا جائیگا تو اوس سے بازو ٹوٹ جائیگا۔ اسلئے اس کا بڑا خیال
رکھنا چاہیئے ایک بازو کو نیچے لانے کے بعد اسیطرح دوسرے بازو کو پیٹ کیطرف اوتار لیں۔ جب دونوں
ہاتھ جسم کے ساتھ باہر آجاویں اوسوقت کھینچ کر سکتے ہیں لیکن جبکہ رحم میں درد اوٹھے اوسکے درد کے ساتھ
کھینچ کرنی چاہیئے۔

چہارم۔ جب کولے باہر آجاویں تو فوراً نال کو وصلی خط سے ہٹا کر بچہ کے ایک پہلو کیطرف کر دیں تاکہ اوس پر
دباؤ پڑکر خون بند نہ ہو جاوے بعد میں تھوڑے تھوڑے وقفہ سے نال کی نبضوں کو معلوم کرتے رہیں۔ اگر نبضیں
جاری ہیں تو سمجھنا چاہیئے کہ بچہ کا خون بھی جاری ہے اور اگر بند ہوں تو سمجھنا چاہیئے کہ بچہ کا خون بند ہو گیا
ہے اور عنقریب ہے کہ دم گھٹ کر مر جاوے جب ایسی صورت پیدا ہو تو فوراً مصنوعی طور پر جیسا کہ اوپر بیان کیا
گیا اوسکے نکالنے کی کوشش کریں۔ جب بچہ کا پچھے کا بازو نیچے لانا ہو تو اوسکے جسم کو سامنے کیطرف دبانا چاہیئے

اور جب سامنے کا بازو وادتار نا ہو تو پیچھے کیطرف دبانا چاہیئے ہاتھہ نکالنے کے بعد اگر پیدایش مین دیر ہو یا نال کی نبضین بند ہو جائین جن سے بچہ کو کھینچکر نکالنا ضروری ہو جاوے تو جسطرف بچہ کی پیٹھہ ہو اوسی سمت مین بچہ کا بدن پکڑکر کھینچنا چاہیئے ساتھہ ہی ماں کے پیٹ کو دباکر یا اوسکی مقعد مین انگلی داخل کر کے اور سر کو دباکر کھینچ کے امداد کرسکتے ہین -

پنجم - پیڑو کی صورت مین جب بچہ کی پیٹھہ سامنے کیطرف ہوتی ہی تو پیدایش مین کچھہ دقت نہین ہوتی لیکن جب اوسکی پیٹھہ پچھلی طرف چلی جاتی ہی تو بعض اوقات بڑی دقت ہو جاتی ہے اسلئے وایہ کا یہ فرض ہے کہ اس امر کی احتیاط رکھے کہ بچہ کی پیٹھہ ماں کی پیٹھہ کی طرف نجانی پاوے اور اگر ایسا ہو جاوے تو اوسکو پھیرکر سامنے کیطرف لانیکی کوشش کرے لیکن اگر ایسا نہ ہوسکے اور پیدایش مین زیادہ دیر واقع ہوتی جاے تو بچہ کے بدن کو پکڑکر پہلے ماں کی پیٹھہ کیطرف کو آہستگی اور نرمی کے ساتھہ کھینچے اگر اسطرح سے سر باہر نہ نکلے تو پھر اوسکے بدن کو پکڑکر ماں کے پیٹ کیطرف کھینچے اس طریق سے سر باہر آجائیگا - اگر اس طریق سے بھی سر باہر نہ آوے تو سر مین سوراخ کر کے یا سر کو توڑکر نکالنا ضروری ہو جاتا ہی مگر یہ کام ڈاکٹر کا ہی - زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو مفید عام مین پیرفوریشن اور کرینیاٹومی کا بیان -

ششم - بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہی کہ رحم کے ضعف یا پیڑو کی تنگی کی وجہ سے بچہ کے چوتڑ نیچے نہین اوترتے بلکہ اوپر ہی اوپر اٹکے رہتے ہین ایسی صورت مین وایہ کو چاہیئے کہ بچہ کا ایک پاؤن پکڑکر باہر کھینچ لی اگر بچہ کے چوتڑ رحم سے نکلکر پیڑو مین اتر آئین لیکن پیڑو سے باہر نہ نکلین یا وقت زیادہ گزرتا جائے تو ایک انگلی کنج ران مین پہنساکر سامنے کی ران پہلے باہر کھینچ لین بعد ازان دوسری طرف کی ران خود بخود باہر آجائیگی اور بچہ پیدا ہو جائیگا - اگر دوسری طرف کا چوتڑ خود بخود باہر نہ آوے تو اوسکو بھی اسیطرح انگلی داخل کر کے کھینچ لینا چاہیئے اگر پیڑو بہت ہی تنگ ہو کہ چوتڑ کسیطرح سے باہر نہ آسکین تو ڈاکٹر کو بلانا چاہیئے - وہ بچہ کو کاٹ کر باہر نکال دیگا تفصیل کیلئے دیکھو مفید عام مین بیان ایمبریاٹومی کا -

ہفتم بچہ کا آڑا ہو کر پیدا ہونا - اس صورت مین بچہ کا سر ماں کے رحم مین دائین اور بائین جانب ہوتا ہی اور پیٹھہ سامنے یا پیچھے کیطرف اور بچہ کا ایک مونڈھا یا ہاتھہ یا کہنی پہلے باہر نکلتا ہی جب یہ صورت ہو جاے تو

تو ثابت زندہ بچہ خود بخود کسیطرح پیدا نہین ہوسکتا اس صورت مین نصف کے قریب بچے ہلاک ہوجاتے ہین اور نومین سے ایک ماں مرجاتی ہی جب یہ معلوم ہوجائے کہ بچہ آڑا پڑا ہی تو فوراً اوسکو پلٹ کر سر یا پاؤن نیچے لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بچہ پلٹانے کے مفصلہ ذیل طریق ہین۔

پہلا طریق خارجی ہی۔ جب تک بچہ کی جہلی سالم ہے اور پانی خارج نہین ہوا اوسوقت تک بچہ کو جسطرف چاہین باآسانی پہیر سکتی ہین پہلے ہاتہون سے شکم کو ٹٹول کر یہ معلوم کرین کہ بچہ کا سر کسطرف ہے اور پیڈو کسطرف ہے جب یہ معلوم ہوجائے تو ایک ہتیلی سر کے مقابل شکم مادر پر رکھکر سر کو آہستہ آہستہ نیچے کیطرف دباوین ساتہہ ہی دوسری طرف ہتیلی اوسکے پیڈو کے نیچے شکم پر رکھکر اوٹہاتے جاوین اسطرح ہوشیاری اور دانائی کے ساتہہ عمل کرنے سے سر نیچے کیطرف اور پیڈو اوپر کیطرف آتا جائیگا۔ جب سر نیچے کیطرف آجائے تو شکم کو ہاتہہ سے دبائے رکھین تاکہ سر نیچے کیطرف قایم رہے ایسا نہو کہ پہر سر پہسلکر رحم کی ایک جانب چلا جاوے۔

دوسرا طریق خارجی اور اندرونی ہی۔ یہ عمل ہی اوسی وقت تک ہوتا ہی جبتک کہ جہلیان سالم ہون اور پانی خارج نہوا ہو اسکی ترکیب یہ ہی کہ ایک ہاتہہ کی دو اونگلیان رحم کے مونہہ مین داخل کرکے ہین اور دوسرا ہاتہہ شکم مادر پر رکھتے ہین۔ پہر بیرونی ہاتہہ سے سر کو نیچے کیطرف دباتے جاتے ہین اور ساتہہ کے ساتہہ انگلیون کے ساتہہ بچہ کے مونڈہے کو سرکاتے ہین یہان تک کہ بچہ کا سر نیچے آجاتا ہے جب بچہ کا سر نیچے آجاوے تو فوراً اونگلیان رحم کے اندر سے نکالکر ماں کے پیٹ کو دبائے رکھین تاکہ بچہ پہر نہ پلٹ جاوے برعکس اسکے اگر بچہ کا پیڈو نیچے اوتارنا مدنظر ہو تو اوسکے خلاف عمل کرتے ہین یعنی بیرونی ہاتہہ کے ساتہہ سر کو اوپر کیطرف اوٹہاتے جاتے اور اونگلیونکے ساتہہ اندرونی جانب سے اوسی سمت مین بچہ کو دہکیلتے جاتی ہین اور جب بچہ کا پاؤن یا گہٹنہ اونگلیونکو معلوم ہو تو فوراً جہلی کو پہاڑکر اوس گہٹنہ یا پاؤنکو پکڑکر باہر کہینچ لیتی ہین

تیسرا طریق محض داخلی ہی۔ اس طریق مین ایک ہاتہہ رحم کے اندر داخل کرکے بچہ کی ٹانگ پکڑتے اور کہینچ لیتے ہین۔ اگر جہلی سالم ہے اور پانی ابہی تک خارج نہین ہوا ہی تو بایان ہاتہہ داخل کرکے پہلے بچہ کے شکم کو معلوم کرین پہر اوسکے شکم کے ساتہہ ساتہہ ہاتہہ پہیر کر اوسکی ٹانگون کو معلوم کرین جب اچہی طرح

سے گھٹنہ یا ٹانگ معلوم ہو جاوے تو جھلی کو پھاڑ کر اوسکو پکڑ لین اور پیچھے کیطرف کھینچین دوسرے ٹانگ کو اندر ہی رہنے دین تاکہ پیڈو کے ساتھہ خارج ہو کر فم رحم کو بخوبی کشادہ کردے اور باقی جسم اور سر کے نکلنے مین کچھہ دقت نہ ہو۔ لیکن اگر جھلی پھٹ کر بچہ کا ہاتھہ باہر آگیا ہو اور پانی بھی خارج ہو چکا ہے تو بچہ کے ہاتھہ کے ساتھہ مصافحہ کر کے دیکھین کہ داہنے ہاتھہ کے ساتھہ ٹھیک ملتا ہے یا بائین کے ساتھہ پس اگر داہنے ہاتھہ کے ساتھہ ملے تو سمجھنا چاہیئے کہ وہ داہنا ہاتھہ ہے اور اگر بائین کے ساتھہ ٹھیک ملے تو سمجھنا چاہیئے کہ بایان ہاتھہ ہی جب یہ معلوم ہو جائے کہ داہنا یا بایان ہاتھہ ہی تو جو ہاتھہ بچہ کا نکلا ہو اوسی جانب کا اپنا ہاتھ رحم کے اندر داخل کر کے بچہ کے شکم کو معلوم کرین اور دوسری جانب ٹانگ پکڑ کر نیچے کھینچین اسطرح کرنے سے بچہ گھوم کر ہاتھہ خود بخود اندر چلا جائیگا اور ٹانگ نیچے اوتر آئیگی - یہ یاد رکھین کہ بچہ کے ہاتھہ اپنے ہاتھون سے اندر کرنیکی ہرگز کوشش نہ کرنی چاہیئے بلکہ اگر بایان ہاتھہ باہر آیا ہی تو اپنا بایان ہاتھہ رحم مین داخل کر کے داہنی ٹانگ پکڑ کر بچہ کو کھینچین اور اگر داہنا ہاتھہ باہر آیا ہے تو اپنا داہنا ہاتھہ رحم مین داخل کر کے بائین ٹانگ پکڑ کر بچہ کو کھینچین اسطرح کرنے سے بچہ خود بخود گھوم جائیگا - اور ہاتھ بھی خود بخود اندر چلا جاویگا۔

اگر بہر سہ متذکرہ بالا طریقون سے بچہ نہ پلٹ سکے تو اوسکے زندہ پیدا ہونیکی امید منقطع کر دینی چاہیئے اور فوراً ڈاکٹر کو بلانا چاہیئے۔ وہ جسطرح چاہیگا بچہ کو کاٹ کر نکالدیگا۔ زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو مفید عام مین بیان ڈلیکیپی ٹیشن اور ایمبریاٹومی کا۔

ششم۔ سر کے ساتھہ ایک ہاتھہ یا پاؤن کا برآمد ہونا اس صورت مین اکثر تو ایسا ہوتا ہی کہ سر پیڈو مین اوتر آتا اور ہاتھہ یا پاؤن خود بخود پیچھے رہجاتا ہے۔ اگر پیڈو فراخ ہو تو ہاتھہ یا پاؤن کے ساتھہ ہی سر کے نکلنے مین کچھہ دقت نہین ہوئی لیکن اگر پیڈو تنگ ہے تو سر پھنسکر رہجاتا ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہی کہ ہاتھہ یا پاؤن پہلے اوتر کر سر کو ایک طرف کر دیتا ہے اور بچہ آڑا ہو جاتا ہی۔ اسلیئے بہتر یہی ہے کہ جب سر کے ساتھہ ایک ہاتھہ یا پاؤن نکلتا معلوم ہو تو دایہ کو چاہیئے کہ اپنی اونگلیون سے درد کے وقت ہاتھہ یا پاؤن کو فم رحم سے ایک طرف کردے تاکہ سر اوتر آوے اور بعد مین ماں کے پیٹ کو دبائے رکھے تاکہ سر فم رحم مین

قایم رہ سکے۔ اگر ممکن ہو سکے تو ہاتہہ یا پاؤن کو جو سر کے ساتہہ اوترتا معلوم ہوتا ہو راستہ سے پیچھے ہٹا وے۔

ہشتم۔ ہاتہہ اور پاؤن کا اکٹھا نکلنا۔ ہاتہہ کو فوراً ہٹا کر پاؤن یا ٹانگ کو پکڑ کر نیچے کھینچ لینا چاہیئے ایسا نہو کہ ہاتہہ نیچے اوتر آوے اور بچہ آڑا ہو کر پیدایش مین وہی مشکلات واقع ہون جو اوپر بیان کیجا چکی ہین۔

نہم۔ نال کا پہلے نکلنا۔ جب نال پہلے نکلے تو اس مین بچہ کے مرجانے کا خطرہ ہو مفصلہ ذیل وجوہات سے نال پہلے نکل آتی ہی۔ (۱) اگر نال معمول سے زیادہ لمبی ہو تو نیچے گر پڑتی اور خارج ہونے والے حصہ سے پہلے باہر آجاتی ہی (۲) اگر بچہ کی جہلی مین پانی معمول سے زیادہ ہو (۳) اگر جہلی پہٹ کر پانی یکلخت خارج ہو تب بہی پانی کے راؤ کے ساتہہ نال نکل آتی ہی (۴) جبکہ بچہ غیر معمولی طریقون سے پیدا ہو اور فم رحم کو جلدی سے اوتر کر بند نہ کرے اوسوقت بہی نال نکل آتی ہی (۵) اگر پیڑو تنگ ہو اور بچہ کے اوترنے مین دقت واقع ہو تب بہی نال پہلے اوتر آتی ہی۔ (۶) جبکہ آنول رحم کے نیچے کے حصہ مین منہ کے قریب لگی ہوئی ہو تب بہی نال اوتر آتی ہی۔ نال ہاتہہ لگا نیسے بآسانی پہچانی جاسکتی ہی کیونکہ یہ نرم رسی کے طور پر ہوتی جسکو اودہر اودہر باسانی ہلا سکتے اور خم دے سکتے ہین اور دو اونگلیون مین پکڑ لینے سے اسکی نبضین چلتی معلوم ہوتی ہین درد کے وقت نبضین بند ہو جاتی ہین اور وقفہ مین پہر چلنے لگجاتی ہین جب نال پہلے نکلتی ہی تو نصف کے قریب بچے نال کے دبجانے اور دم بند ہونے سے مر جاتے ہین۔ ماں کے واسطے اس مین کوئی ایسا خطرہ نہین ہی لیکن بچہ کے واسطے یہ صورت بڑی خطرناک ہی جب یہ معلوم ہو جاوے کہ نال نیچے اوتر رہی ہی تو فوراً اوسکو واپس کرنیکی کوشش کرنی چاہیئے۔ اسکے تین طریقے ہین اوّل تو یہ کہ نال کو معلوم کر کے دو اونگلیون مین اوسکو پکڑین اور جب درد بند ہو تو جو عضو خارج ہو رہا ہے اوسکے کنارہ سے رحم کے اندر لیجاوین اور دوسرے ہاتہہ سے پیٹ کو دباوین تاکہ سر یا کولے رحم کے منہ مین آجاوین اور بعد مین دباؤ قایم رکھین تاکہ اوسی جگہہ قایم رہ سکین اور نال دوبارہ نیچے نہ اوتر سکے۔ دوسرا یہ طریق ہے کہ زچہ کو کہنیون اور گھٹنون پر بکری کی طرح اوندہا کر کے سرین اونچے کر دیتے ہین تاکہ اپنے وزن سے نال اسکی پیچھے کو گرنا چاہے ساتہہ ہی پہلے طریق پر دو اونگلیون سے بہی نال کو پکڑ کر پیچھے ڈہکیلتے ہین بعد ازان پیٹ کو دبا کر سر یا کولے کو نیچے اوتارتے ہین تاکہ وہ حصہ فم رحم مین پہنسکر اوسکو بند کرلین اور پیٹ کو

دبائے رکہتے ہین اور زچہ کو ایک پہلو پر لٹا کر اوسکے پیڈو کے نیچے تکیہ رکہدیتے ہین تاکہ سرین اوٹھے رہین اور نال پہر نیچے نہ گر سکے تیسرا طریق یہہ ہے کہ کیتھیٹر یا دیگر اوزارون مین رسی کا حلقہ لگا کر نال کو اوس مین پکڑ لیتے اور رحم کے اندر داخل کر دیتے ہین اسکے بعد بہی وہی احتیاط ضروری ہین جو طریق اوّل و دوم مین بیان کئے گئے۔

اگر نال کسیطرح سے پیچھے نہ ہٹ سکے یا بار بار آتی رہی تو بچہ کے جلدی جنوانے کی کوشش کرین نالکو وسطی خط سے ایک طرف کر دین تاکہ پیٹھ کی ہڈی کے اوپر نہ رہے اور پھر دیکھین کہ سر پہلے او ترنے کو ہے یا کولے اگر سر پہلے اوترنے کو ہو تو فارسیپس لگا کر پیدا کر لین اور اگر کولے اوترنے کو ہین تو ایک ٹانگ پکڑ کر کھینچ لین۔

باب ہشتم زچہ کے امراض اور اونکا علاج

(۱) اتفاقی جریان خون۔ اگر رحم پر ضرب لگنے یا صدمہ پہونچنے یا پیدایش کے وقت آنول کے قبل از وقت ٹوٹ جانے سے خون جاری ہو تو اوسکو اتفاقی جریان خون کہتے ہین آنول کی بیماریون آتشک اور بخارون سے بہی کبہی اتفاقاً خون جاری ہو جاتا ہے۔ کبہی تو خون رحم کے اندر سے نکل باہر آجاتا ہی اور کبہی رحم کے اندر بند رہتا ہی جب رحم کے اندر جمع ہو جائے تو دفعتاً بلا کسی ظاہرا سبب کے سخت ضعف ہو جاتا ہی چہرہ کا رنگ زرد ہو جاتا نبض نہایت پتلی اور سست پڑجاتی ہے بدن ٹہنڈا ہو کر پسینے خود بخود آنے شروع ہو جاتے ہین رحم کے مقام پر ایسا درد معلوم ہوتا ہی کہ کوئی اوسکو اندر سے کہینچتا یا پہاڑتا ہے اور پیٹ پر ہاتھ پہیرنے سے رحم یکلخت زیادہ بڑہا ہوا اور کسی ایک حصہ مین اوبھرا ہوا معلوم ہوتا ہی جب علامات سے ایسا تشخیص ہو جائے تو جہلیون کو ناخون کے ساتھ پہاڑ کر دنل رتی ارگٹ کا سفوف پانی کے ساتھ کہلادین اور پیٹ پر مضبوط پٹکا باندھدین اس سے درد اوٹھکر بچہ باہر آجائیگا اور خون بہی بند ہو جائیگا۔ اگر خون بند نہ ہو تو رحم کا منہ انگلیون کے ساتھ کہولکر بچہ کو فارسیپس کے ساتھ یا پلٹا کر نکال لینا چاہیئے ورنہ زیادہ خون نکلکر زچہ ہلاک ہو جائیگی مگر یہ تمام کام ڈاکٹر ہی کے کریگا اس لئے جب ایسا اتفاق ہو تو ہمیشہ ڈاکٹر سے رائے لیکر

کام کرنا چاہیئے ۔

(۲) لازمی جریان خون ۔ جب آنول کسی وجہ سے رحم کے منہ کے قریب لگا ہوا ہوتا ہی تو ایام حمل مین چھٹے مہینے کے بعد ہمیشہ کبھی کبھی خون جاری ہوتا رہتا ہی اور تا وقتیکہ بچہ پیدا نہ ہو لے یا اسقاط نہ کرایا جاوے اوسوقت تک یہ خون بند نہین ہوسکتا اس لیے اس مرض کا نام لازمی جریان خون رکھا گیا ہے ۔ اس مرض کی کیفیت یہ ہے کہ چھٹے مہینے مین خودبخود بلا کسی درد یا تکلیف کے رحم سے خون جاری ہوجاتا اور کیمقدار نکلکر آپ ہی بند بہی ہوجاتا ہی چند دنون یا ہفتون کے وقفہ سے پھر اسی طرح آپ ہی جاری ہوکر بند ہوجاتا ہے بعض مریضون مین تو اس کثرت سے نکلتا ہے کہ غشی ہوکر ہلاکت کا اندیشہ ہوجاتا ہی اور بعض مین خفیف مقدار مین نکلتا ہے اسی طرح پیدایش تک نکلتا رہتا ہی اگر اندام نہانی مین انگلی داخل کرکے رحم کے منہ کو ٹٹولا جاوے تو نرم اسفنج کے مشابہ محسوس ہوتا ہی اور رحم کے اندر انگلی داخل کرنے سے آنول محسوس ہوسکتا ہی جس دایہ نے ایک دفعہ بہی آنول کو خیال سے ٹٹول کر دیکھا ہی وہ پھر فوراً اوسکو انگلی لگاکر پہچان سکتی ہی ۔ اگر ساتوین مہینے سے پہلے جریان خون شروع ہو تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ خفیف مقدار مین خون نکلتا ہی یا زیادہ مقدار مین ۔ پس اگر خفیف مقدار مین خون نکلتا ہی تو اوسکے روکنے کی کوشش کرین مریضہ کو آرام سے چارپائی پر لٹائے رکھین چلنا پھرنا قطعاً بند کردین اور پیڈو اور اندام نہانی پر برف کی تھیلیان باندہتے رہین اگر اس سے خون بند ہوجاوے تو سات مہینے کے بعد تک انتظار کرین اور ساتوین مہینے کے بعد بچہ کو مصنوعی طور پر جنوا لین کیونکہ جب ایک دفعہ یہ لازمی خون جاری ہوتا ہی تو ہمیشہ اسکا یہ خوف رہتا ہی کہ زیادہ مقدار مین دفعتاً نکلکر ماں کو ہلاک کردے اسلئے جسقدر جلدی ممکن ہو ساتوین مہینے کے بعد بچہ کو جنوا لینا ہی بہتر ہے اس مین ماں کی بہی خیر ہے اور ساتوین مہینے کے بعد کا بچہ بہی زندہ رہ سکتا ہے لیکن اگر خون زیادہ مقدار مین خارج ہوتا ہی تو بچہ کے بچانے کی کوئی آرزو نہ کرنی چاہیئے بلکہ فوراً مصنوعی طور پر بچہ کا جنوا لینا ضرور ہے اسکی بہتر تدبیر حسب ذیل ہی ۔ جہلیون کو پہاڑکر اندام نہانی کے اندر بھر کر مین ترکی ہوئی

ململ کی گدیان خوب ٹہون کر بہر دین اس سے خون بند ہوجاویگا اور رحم کو حرکت ہو کر پیدایش شروع ہوجائیگی۔ اگر اسطرحپر خون بند ہو کر پیدایش شروع نہ ہو بارنیز بیگ سے فم رحم کو کشادہ کرین۔ سات آٹہہ گھنٹہ مین رحم کا منہ کھلجاتا ہے بعد ازان ململ کی گدیان یا بیگ نکالکر دیکھین کہ خون بند ہوگیا ہے یا نہین۔ پس اگر خون بند ہوگیا ہے اور رحم کا منہ بہی خوب کہلا ہے تو بچہ کو خود بخود پیدا ہونے دین لیکن اگر ابہی تک خون جاری ہو یا بچہ غیر معمولی صورت مین نکلتا ہے تو اوسکو پلٹا کر یا فارسپس کے ساتہہ پیدا کرلین۔ مگر یہ تمام کام خاص ڈاکٹر کے ہاتہون یا اوس کی نگرانی سے ہی ہوسکتا ہی اسلئے ایسی صورت مین فوراً ڈاکٹر کو بلوالینا چاہیئے ورنہ زچہ ہلاک ہوجاویگی +

(۳) ولادت کے بعد کا جریان خون۔ اس سے مراد وہ جریان خون ہے جو آنول کے نکلتے وقت یا اوس سے تہوڑی دیر بعد جاری ہو یہ سخت خطرناک اور مہلک ہوتا ہی اگر اس کا فوراً انتظام نہ کیا جاوے تو سیرون خون راؤ کی طرح خارج ہو کر زچہ کو ایک دم مین ہلاک کرڈالتا ہی اسلئے اس کا بڑا احتیاط رکھنا چاہیئے اوّل تو پیدایش کیوقت پیٹ پر ہاتہہ سے برابر دبا رکہین تاوقتیکہ آنول خارج نہ ہولے اور پیٹ پر خوب مضبوط ٹہکانہ باندہ دیا جاوے۔ دوسرے آنول کے نکلتے ہی دس رتی ارگٹ کا سفوف پانی کے ساتہہ کہلا دینا چاہیئے۔ ان دونون احتیاطون کا ذکر ہم پہلے ہی باب پنجم پیدایش کی تیسرے درجہ کے انتظام مین مفصل درج کرچکے ہین۔ اگر یہ دونون احتیاط کئے جائین تو اس مہلک جریان خون سے نجات ملجاتی ہی۔ بالفرض اگر ایسا احتیاط نہین کیا گیا اور خون جاری ہورہا ہی تو دایہ کو چاہیئے کہ فوراً ہاتھ کو رحم کے اندر بہیجکر معلوم کرے کہ کوئی آنول کا ٹکڑا تو باقی نہین اگر بالفرض کوئی آنول کا ٹکڑا باقی ہو تو اوسکو نکال لے ہاتہہ کے اندر جانے اور آنول کا ٹکڑا نکلجانے سے رحم زور کے ساتہہ سکڑتا اور خون کو بند کردیتا ہے ساتہہ ہی دس رتی ارگٹ کی پہنکی بہی پانی کے ساتہہ دیدین اور پیٹ کو زور کے ساتہہ دبائے رکہین۔ اگر اب بھی خون بند نہ ہو تو دو بوتل پانی مین ایک اونس ٹنکچر آیوڈین ملا کر اوسکی دہار رحم کے اندر پہنچا دین اس سے

رحم صاف ہو جائیگا اور خون بھی بند ہو جاوے گا یا روغن کدو روئی کے پھاہیون کے ساتھہ رحم کے اندر
لگادین مگر یہ تمام تدابیر جھٹ پٹ کرنی چاہئین -
اگر خون زیادہ نکلکر مریضہ سخت ضعیف ہو گئی ہو تو قدرے گرم دودھ کیوڑہ ملاکر پلادین اس عرصہ
مین ڈاکٹر صاحب کو بھی بلا بھیجین تاکہ خدانخواستہ اگر کوئی خراب صورت ہو جاوے تو اوسکی مدد کام آسکے
زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو مفید عام مینا پوسٹ پارٹم ہیموریج کا بیان -
(۴) زچہ کا جریان کا خون - اس سے مراد وہ جریان خون ہی جو بچہ کی پیدایش سے چند گھنٹون یا دنون
بعد واقعہ ہو - اگر زیادہ دیر مین بچہ پیدا ہوا تو رحم کمزور ہو کر پورے زور سے نہین سکڑتا اسوجہ سے
بعد مین خون جاری ہو جاتا ہی اگر دایہ کی نادانی سے رحم کے اندر آنول یا جھلیون کے ٹکڑے
یا خون کے چھیچھڑے رہجائین اگر زچہ جلدی چلنے پھرنے لگجائے یا رفع حاجت کے وقت زیادہ تدور
لگاوے یا اندر کوئی زخم آجائے تو ان اسباب سے بھی بعد مین خون جاری ہو جاتا ہی پس جیسا
سبب ہو ویسا علاج کرنا چاہیئے ہر حال مین مریضہ کو آرام سے لٹائے رکھین بیٹھنا کھڑے ہونا
اور چلنا پھرنا قطعًا بند کر دین رحم کے اندر انگلی پہنچاکر دیکھین اگر خون کے چھیچھڑے یا آنول
یا جھلی کے ٹکڑے موجود ہون اونکو کاربالک لوشن کے ساتھہ دہو کر صاف کر ڈالین اگر رحم کے
آگے یا پیچھے کیطرف گر گیا ہو اوسکو ٹہیک جگہ پر کر کے پیٹ پر پٹکا باندھ دین اور روغن ربی ارگٹ
کا سفوف تین دفعہ روزانہ کھلاتے رہین کاربالک لوشن اور آیوڈین لوشن بنانیکی ترکیب یہ ہے
کہ دو بوتل گرم پانی لیکر اوس مین دو تولہ کاربالک ایسڈ یا ٹنکچر آیوڈین ملالین - ایک ربڑ کی نلکی
لوٹے کی ٹونٹی پر چڑھاکر اوسکے ذریعہ سے لوشن کی دہار رحم کے اندر پہنچا سکتے ہین -
(۵) آنول کا ٹکڑا رحم کے اندر رہجانا - جب آنول کا ٹکڑا رحم کے اندر رہجاتا ہی تو پیدایش کے بعد
پیٹ مین درد اور اپھار رہتا ہی اور خون بھی جاری ہو جاتا ہی یہ مرض بھی دائیون کی بیوقوفی سے پیدا
ہوتا ہی اگر وہ نال کو پکڑکر نہ کھینچین اور آنول کے نکلنے کے وقت پیٹ کو خوب دبائے رہین اور
اگر پیدایش کے وقت کوئی ٹکڑا باقی رہجاوے تو رحم کو ایک یا دو ہاتھون مین پیٹ کیطرف سے

پکڑ کر نچوڑ کر صاف کردین - تو یہ مرض پیدا نہ ہوا اسکا مفصل بیان ہم باب پنجم مین کر چکے ہین -
اگر دایہ کی نادانی یا کسی اندرونی سبب سے کوئی آنول کا ٹکڑا رہجاوے تو رحم کے اندر ایک یا دو
انگلیان ڈالکر اونکو نکالدین اور اگر کوئی ٹکڑا رحم کے ساتھ چپکا ہو تو انگلی کے کنارہ کے ساتھ
اوسکو آہستہ آہستہ علیحدہ کردین - یہ خیال رکھین کہ ناخون کی رگڑ سے رحم کی دیوار مین زخم نہو جائے
جدا کرنے کے بعد اوسکو نکال لین بعد ازان کاربولک لوشن کی دہار سے رحم کو صاف کردین -
(۵) رحم پلٹ جانا - اگر نال کو کھینچا جاوے یا آنول نکالتے وقت رحم کو بیہودہ طور سے زیادہ دبایا جاوے
تو کبھی ایسا ہوتا ہی کہ رحم کی دیوار اندر کیطرف کو دبجاتی ہے اور کبھی سارا رحم پلٹ کر اندر کی سطح باہر
آجاتی ہی اس کی علامتین یہ ہین کہ خون برابر جاری رہتا ہی پیدایش کی قسم کا درد بار بار اوٹھتا
ہے اور مریضہ جلد بہت ضعیف اور نڈہال ہوجاتی ہی اندام نہانی کے اندر انگلی ڈالنے سے
رحم پلٹا ہوا معلوم ہوسکتا ہے اگر تمام رحم پلٹ کر باہر آگیا ہی تو اندام نہانی کے اندر زیادہ انگلی
نجاسکے گی رحم کا منہ معلوم نہ ہوسکے گا اور ایک نرم گولہ سا محسوس ہوگا -
برعکس اسکے اگر تہوڑا سا حصہ اندر کو دب گیا ہی تو رحم کے اندر انگلی داخل کرنے سے ایک
نرم گول ابہار رحم کے اندر معلوم ہوگا - اس کا علاج یہ ہی کہ جسقدر جلد ممکن ہو پلٹے ہوئے رحم کو اندر
کردینے کی کوشش کرین ایک ہاتھ اندام نہانی کے اندر داخل کرین اور دوسرا ہاتھ پیٹ پر رکھکر
پیڑو کی طرف دباؤ قایم رکھین جو ہاتھ اندر داخل کیا جاتا ہی اوس سے پلٹے ہوئے حصہ کو ناف
کیطرف کو دبادین - مگر یہ عمل مریضہ کو بیہوش کرکے کیا جاسکتا ہی اگر تہوڑا سا حصہ اندر کیطرف
پلٹا ہی تو رحم کے اندر ایک یا دو انگلی داخل کرکے ناف کیطرف کو دباؤ دینا چاہیئے اگر آنول کا کوئی
ٹکڑا چپکا ہوا ہو تو جب تک رحم کا پلٹا ہوا حصہ اندر نہ ہوجائے اوسوقت تک اوسکو توڑنا مناسب
نہین ورنہ خون جاری ہوکر اوسکا بند ہونا محال ہوجائیگا - زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو مفید عام
مین انورشن آف یوٹرس کا بیان -
(۶) رحم کا پھٹ جانا - پیدایش کے وقت خفیف شگاف رحم مین اکثر آجاتے ہین جو خود بخود اچھے

بہی ہوجاتے ہین لیکن اگر زیادہ پہٹ جائے تو مریضہ بہت جلد سخت نڈہال ہوکر جان بلب ہوجاتی ہی۔ درد بشدت ہوتا اور خون بکثرت جاری ہوتا ہی۔ ایسی صورت مین فوراً ڈاکٹر کو بلوانا چاہیئے۔

(۷) اندام نہانی یا سیون کے کسی حصہ مین زخم آجانا۔ اسکے بارہ مین بہی ڈاکٹر سے راے لیکر کام کرنا چاہیئے

(۸) اندام نہانی کے قریب پیدایش کے وقت کوئی رگ پہٹکر خون جمع ہوجانا۔ جب ایسا ہو تو فوراً ڈاکٹر کو بلواکر مشورہ لینا چاہیئے۔

(۹) زچہ کا بخار۔ یہ نہایت ہی مہلک اور متعدی بخار ہی جو عموماً دایہ کے میلے کچیلے ہاتہون یا کپڑون یا زچہ کے غلیظ کپڑون یا بستر یا مکان سے پیدا ہوتا ہی بچہ کے جننے کے بعد پانچ روز کے اندر یہ بخار شروع ہوتا اور دن رات برابر شدت کے ساتہ رہتا ہے۔ اس ایک مرض کے ساتہ اور صدہا قسم کی تکلیفین شروع ہوجاتی ہین۔ جب ایک شہر مین ایک زچہ کو ہوجاوے تو بیسیون کو ہلاک کرڈالتا ہی جو دائی یا بیمار دار اس زچہ کے پاس سے دوسری زچہ کے پاس جائے تو اوسکو بہی یہی بخار ہوجاتا ہی چونکہ یہ مرض خاص ڈاکٹر کے علاج کرنیکا ہے عوام الناس اس کی حقیقت کو اچہی طرح نہین سمجہ سکتے اسلئے جب ایسا بخار ہو تو فوراً ڈاکٹر کو بلوانا چاہیئے زیادہ دیر لگا دینے مین سخت اندیشہ ہی زیادہ تفصیل کے لئے دیکہو مفید عام مین زچہ کے امراض کا بیان۔

(۱۰) پیڑو کے اندر ورم ہوجانا (۱۱) پیڑو کے اندر پہوڑا ہوجانا (۱۲) ٹانگ متورم ہوکر سفید ہوجانا (۱۳) زچہ کی دمکشی اور تشنج (۱۴) تشنج (۱۵) زچہ کا جنون۔	یہ تمام امراض زیادہ تفصیل طلب ہین اور ڈاکٹری مشورہ کے بغیر انکا ٹہیک علاج ہونا محال ہی اسلئے جب ان مرضون کی علامات ظاہر ہون تو فوراً ڈاکٹر کو بلوانا چاہیئے۔ زیادہ تفصیل کے لئے دیکہو مفید عام مین زچہ کے امراض کا بیان۔

(۱۶) پستان کے امراض۔ دیکہو مفید عام مین پستانون کے امراض کا بیان۔

باب نہم بچہ کی حالت اور اوسکی حفاظت

بچہ کو پیدا ہونے سے تہوڑی دیر کے بعد سیاہ رنگ کا پتلا دست آتا ہی - اگر ایسا نہ ہو تو چار ماشہ ارنڈی
کے تیل مین تہوڑا سا شہد ملا کر بچہ کو انگلی کے ساتھہ چٹاوین تاکہ پیٹ صاف ہوجاوے اگر بچہ کو جلدی
دست نہ آوے تو سخت بیمار ہوجاتا ہی اسلیئے ہمارے ملک مین یہ عام رواج ہو گیا ہی کہ بچہ کو پہلے گہٹی دیتے
ہین - جس مین دست آور چیزین ہوتی ہین یہ نہایت عمدہ رواج ہی پہلے چار یا پنج روز تک ماں کا دودھ بہی
دست آور دوا کا کام دیتا ہے اکثر بچون کو ماں کے دودھ سے ہی دست آجاتا ہے اور کسی دوا کی ضرورت
نہین رہتی لیکن اگر ماں کے دودھ سے دست نہ آوے تو ضرور چار ماشہ کیسٹر آئیل مین تہوڑا سا شہد ملا کر
بچہ کو چٹاوین اس سے کہلکر دست ہوجاویگا اور پیٹ صاف ہوکر بیماری سے نجات ملجائیگی اگر کیسٹر آئیل
موجود نہ ہو تو مفصلہ ذیل نسخہ دین برگ سنا ۳ ماشہ اجواین ۳ رتی - پوست ہلیلہ زرد ۲ ماشہ ان سب
چیزونکو ۲ چہٹانک پانی مین پکاوین جب نصف کے قریب پانی رہجاوے تو اوسکو چہان کر ایکتولہ مصری
ملاوین اس مین سے ایکتولہ کے قریب کپڑے کی بتی کے ساتھہ چٹاوین -

بچہ کے بدن کو روزانہ نیم گرم پانی اور صابون کے ساتھہ صاف رکھنا نہایت ضروری ہے گرمی کی موسم
مین ٹہنڈے پانی سے بہی نہلا سکتے ہین کپڑے صاف اور خشک رکھنے چاہئین سردی کے موسم مین فلالین
نہایت موزون ہی - یہ کپڑا ہلکا بہی ہوتا ہی اور گرم بہی - زیادہ موٹے اور وزنی کپڑے پہنانے سے بچہ کو
تکلیف ہوتی ہی ہاتھہ پاؤن اچہی طرح نہین ہلا سکتا - سانس بہی رکتا ہی اور پسینہ بہی اچہی طرح صاف
نہین ہوتا اگر بچہ کمزور اور لاغر ہو تو نہلانے کے پانی مین نمک ملا دینا مفید ہے اس سے بچہ کی طاقت بڑہتی
اور جسم فربہ ہوتا ہی بچہ کو دن مین دو دفعہ روزانہ پاخانہ آنا اچہا ہی اگر اس مین فرق رہے یا ایک دن رات
قبض رہے تو ۳ ماشہ کیسٹر آئیل مین قدرے شہد ملا کر چٹا دینا چاہیئے اگر مہینہ مین ایک دفعہ ایسا کرتے
رہین تو بہتر ہے -

بچہ کے واسطے پہلے چہہ مہینون مین ماں کے دودھ کے برابر کوئی غذا نہین ہی اسلیے حتی الامکان
ماں کا دودھ پلاوین اگر کسی وجہ سے ماں کا دودھ رک جائے یا کم ہوجائے تو ارنڈی کے پتہ پانی مین

پکاکر اونکے پانی سے ایکدفعہ روزانہ پستان کو دہونا اور بعد مین چہہ سات پتے گرم گرم پستان پر باندہنا دودھ کو جلدی اوتار دیتا ہے جبتک بچہ کے سامنے کے چار دانت نہ نکل آوین اوسوقت تک کوئی نشاستہ والی چیز مثلاً ساگودانہ اراروٹ چاول۔ حلوا۔ حریرہ۔ دال وغیرہ ندینی چاہیئے جبتک دانت نہین نکلتے اوسوقت تک بچہ مین کسی اناج کے ہضم کرنیکی قابلیت پیدا نہین ہوتی۔

اگر مان کے دودھ پیدا نہ ہو یا کسی بیماری کی وجہ سے مان بہت کمزور ہو تو مجبوراً اور قسم کا دودھ تجویز کر سکتے ہین۔ مان سے دویم درجہ پر دوسری عورت کا دودھ ہے جب دوسری عورت بتجویز کرین تو مفصلہ ذیل امور کا خیال رکھنا چاہیئے۔ وہ عورت ہر طرح سے صاف اور تندرست ہو اوسکے بچہ کی عمر قریب قریب اس بچہ کے برابر ہو اور اوس کا بچہ ہر طرح سے تندرست اور قوی ہو۔ دایا کی عمر بیس اور پینتیس ۲۰-۳۵ سال کے درمیان ہو اوسکو غذا عمدہ اور بافراط کہلائی جاوے۔ ساتھہ کام کاج کرتی رہے تاکہ چلنے پھرنے اور محنت سے اوسکے فضلات خوب تحلیل ہوتے رہین اور دودھ بہی صاف اور عمدہ رہے اگر دوسری عورت دودھ پلانے کے واسطے میسر نہ آسکے تو کسی حیوان کا دودھ تجویز کر سکتے ہین گدہی کا دودھ سب سے زیادہ بچہ کے موافق ہوتا ہی کیونکہ یہ عورت کے دودھ سے بہت ملتا جلتا ہے اگر گدہی کا دودھ بہی میسر نہ آسکے تو گائے کا دودھ دے سکتے ہین۔ مگر گائے کا دودھ عورت کے دودھ کی نسبت بہاری ہوتا ہی اسلئے گائے کے دودھ مین برابر کا پانی ملاکر اور صاف بورے سے میٹھا کرکے پلانا چاہیئے ورنہ ہضم نہ ہو گا۔ دودھ تازہ نکلا ہوا پلانا چاہیئے باسی دودھ بچہ کو ہضم نہین ہو سکتا اسی بے احتیاطی سے اکثر بچے بیمار ہو جاتے ہین۔ آگ پر ایک جوش دیکر پلانا بہتر ہے۔ دودھ پلانیکے برتنون کو نہایت احتیاط سے صاف اور ستہرا رکھنا چاہیئے کیونکہ جب دودھ برتن مین کچہہ لگا رہجاتا ہے تو سڑ کر زہر ہوجاتا ہی اگر ایسے برتن مین بچہ کو دودھ پلایا جاویگا تو سخت نقصان کریگا۔ اور بچہ ضرور بیمار ہو جاوے گا دودھ پلانے کی بوتلون مین وہی بہتر ہے جسکے منہ پر صرف ربڑ کی چوچی ہو اور نلکی نہو۔ کیونکہ نلکی کا ہر دفعہ صاف کرنا دشوار ہے خاصکر جب بے تمیز عورتون کے ہاتھہ مین معمولی برتنون کا صاف رہنا بہی دشوار ہوتا ہے تو شیشے اور ربڑ کی نلکی کا صاف رکھنا تو ناممکن ہے۔ ہر دفعہ دودھ پلانے

کے بعد ربڑ کی چوچی اور بوتل کو گرم پانی کے ساتھ دھو ڈالنا چاہیئے یہی بے احتیاطی ہے جو غیر کا دودھ
پینے والے بچونکو ہلاک کر ڈالتی ہے کھانسی نزلہ گلے کا بیٹھ جانا - پیٹ کا درد - دست - نفخ اور بخار اکثر
اسی بے احتیاطی سے پیدا ہوتے ہین -

پلانے کے اوقات مین بھی بڑا احتیاط ضروری ہے - یہ سخت نادانی ہے کہ بچہ کے کھانے پینے مین
وقت کا کچھ خیال نہین کیا جاتا خواہ دن مین بیس دفعہ پلا دین یا پچیس دفعہ یا کم و بیش اپنی طرف سے
کچھ عقل خرچ نہین کیجاتی ہے - جب بچہ رویا چھاتی سے لگالیا - خواہ بھوک سے روتا ہو خواہ پیٹ کی ثقالت
یا درد سے بلکہ اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ بچہ درد یا ثقالت سے رو رہا ہے اور نادان ماں اوسکو زبردستی چھاتی
سے لگالیتی ہے اس سے اوس کا درد اور بوجھ اور زیادہ ہو جاتا ہے اور بیچارے معصوم کا پیٹ
اپھر کر دودھ چونگنا محال ہو جاتا ہے تب عورتین کہتی ہین کہ اسکو اوپری ہو گئی ہے سیانے کو بلانا چاہئے کہ
کچھ نقصان مار چکی تھی - اب باقیماندہ جان سیانہ کی جھاڑ پھونک کے قربان ہوتی ہے اگر کوئی سمجھاوے
کہ بچہ کا علاج کرانا چاہیئے تو یہی جواب ملتا ہے کہ اس مین طبیب یا ڈاکٹر کا کیا کام ہے اسکو تو اوپری ہے
آسیب ہے - چھاوہ پڑ گیا ہے - انسان کا معدہ گائے بکری کی طرح کا نہین کہ تمام دن کھلاتے چلے
جائین بلکہ اسکے معدہ کی ایسی ترکیب ہے کہ کھانے کے بعد اوسکو ایک کافی وقفہ ضرور درکار ہے اگر پورا
وقفہ نہ ملے تو ضرور پیٹ کا خلل ہو جاتا ہے پہلا کھایا پیا ابھی ہضم نہین ہوا کہ دوسرا اور آملتا ہے - پس اسکا
نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ پیٹ پھول جاتا - درد اوٹھتا - دست لگجاتے - قے بار بار ہوتی - جلد پر پھوڑے پھنسی
بہت نکلتے جسم لاغر ہوتا چلا جاتا اور آخرکار بچہ ایک ہڈیون کا پنجر بنجاتا ہے اور اسی حالت مین اوّل
و آخر زایل ہو جاتا ہے - اب ذیل مین ہم ایک نقشہ درج کرتے ہین جس سے ظاہر ہو جائیگا کہ کتنے
کتنے وقفہ سے اور کسقدر مقدار مین بچہ کو دودھ پلانا چاہیئے -

عمر	کتنے کتنے وقفہ سے دودھ پلایا جاوے	دن مین کل کتنی دفعہ پلایا جائے	فی دفعہ کسقدر دودھ دیا جاوے	دن رات مین کل کسقدر دودھ دیا جائے	کیفیت
پہلے ہفتہ مین	دو گھنٹہ	دس دفعہ	چار تولہ	آدہ سیر پختہ	رات کے وقت سوتے بچے یا ان کو جگانا مناسب نہین ان تمام اوقات کا ایسا حساب رکھنا چاہیئے کہ رات کے وقت مین سات گھنٹے کامل سونے کے واسطے ملجاوین ـ
تیسرے اور چوتھے ہفتہ مین	دو گھنٹہ	دس دفعہ	چھہ سات تولہ	تین پاؤ پختہ	
پانچوین ہفتہ سے ساتوین ہفتہ تک	ڈہائی گھنٹہ	آٹھ دفعہ	ڈہائی چھٹانک	سیر سوا سیر پختہ	
تیسرے مہینے سے چھٹے مہینے تک	تین گھنٹہ	چھہ سات دفعہ	تین چار چھٹانک	اکیس چھٹانک ـ	

اگر ماں یا دایا کا دودھ بچہ پیتا ہو تو اس میں بھی اسی طرح وقت کی پابندی رکھنی چاہیئے غصّہ فکر اور گھبراہٹ کی حالت میں دودھ ناقص اوترتا اور بچہ کو نقصان کرتا ہے اس لئے ایسی حالت میں بھی پلانا مناسب نہیں ہمارے ملک میں یہ نہایت ہی کریہ اور مضر عادت ہے کہ رات کو کئی کئی بار بچہ کو دودھ دیتے بلکہ اکثر تو بچی ماں کی چوچی کو منہ میں لئے سو جاتے ہیں اور سوتے سوتے منہ مارتے رہتے ہیں بچہ کا منہ سوتی ہوئے عین پستان کے قریب ہوتا ہے جہاں ذرا جاگتی یہ ہاتھ پہونچا اور آنکھ کھلی تو اوسی وقت چونگنا شروع کر دیتا ہے۔ اس بیہودہ عادت سے بچہ پرورش تو کسیطرح پا نہیں سکتا بلکہ ہمیشہ کا مریض رہتا ہے جو کچھ پیا ہے وہ ہضم نہیں ہوتا اور دستوں کی راہ نکلجاتا ہے۔ پیٹ پھول جاتا اور جسم سوکتا جاتا ہے جب تک بچہ کے کل دانت نہ نکل آویں اوسوقت تک بچہ کو دودھ چنگھانا مناسب ہے چار سامنے کے دانت نکلنے کے بعد اناج دینا شروع کر سکتے ہیں پہلے اراروٹ اور ساگودانہ سے شروع کریں۔ جب آٹھ دس مہینے کا ہو جاوے تو چاول کھچڑی دینی شروع کریں ایک سال کی عمر کے بعد روٹی کی عادت ڈالیں جب کھانے لگجائے اوسوقت کئی قسم کا احتیاط ضروری ہے۔ اکثر مائیں اپنے بچوں کو بہت دفعہ اور بہت ٹھوس ٹھوس کر کھلاتی ہیں اور ہوس کرتی ہیں کہ جلدی بڑھے مگر اس کا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ بچہ پیٹ کے خلل درد۔ اسہال۔ پیچش۔ تشنج جلندھر وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر چلتا لگتا ہے دن میں چار دفعہ سے زیادہ کھلانا اور ایک دفعہ میں انداز سے زیادہ دینا سخت مضر اور مہلک ہے بچے میٹھے اور پھلوں کے بڑے مشتاق ہوتے ہیں بعض بچے مٹی کوئلہ اور خاک بکثرت کھانے لگجاتے ہیں یہ عادتیں تمام مضر ہیں تھوڑی مقدار میں مٹھائی اور پکے ہوئے پھلوں کا کچھ مضائقہ نہیں لیکن ان کی کثرت بہت نقصان کرتی ہے۔ مٹی اور راکھہ سے تو قطعی پرہیز رکھانا چاہیئے۔ پیٹ کے کیڑے اپھارا۔ اوپری اور مسان وغیرہ تمام انہیں بیوقوفیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔

جب بچہ تین چار مہینے کا ہو جاوے تو ٹیکا لگوا دینا چاہیئے اس سے چیچک کا خطرناک مرض رُکتا ہے اگر بچہ چیچک کے موسم میں پیدا ہو تو اوس سے پہلے ہی ٹیکا لگا دینا مناسب ہے چیچک کا مرض عموماً پھاگن چیت میں ہوتا ہے اگر ان مہینوں میں یا انکے قریب بچہ پیدا ہو تو ایک مہینہ کے اندر ہی اندر

ٹیکا لگوادین روشنی اور کھلی ہوا ہر حیوان کی زندگی کیواسطے ضروری ہین اسلئے جب بچہ پندرہ بیس روز کا ہو جاوے تو اوسکو تھوڑی دیر کے واسطے کھلی ہوا اور روشنی مین لیکر پھرنا نہایت مفید ہی مگر سردی سے بچاؤ رکھین ہمارے ملک کی یہ بہی ایک واہیات رسم ہی کہ مہینون بچہ کو حبس بیجا کے طور پر ایک کوٹھڑی مین بند رکھتے ہین اور صاف ہوا اور روشنی کے عام نعمتون سے اوس بیچارہ معصوم کو کوئی حصہ نہین دیتے ایک صحیح تندرست آدمی بہی ذرا ایک اندہیری کوٹھری مین بند رہ کر دیکھے کہ اوسکے ہاضمہ اور دماغ کا کیا حال ہوتا ہی پھر بیچارہ پہول سے بچہ کو کیون ناحق تنگ کیا جاتا ہے دہوپ مین زیادہ دیر تک رکھنا ضعف لاتا اور بدن کو سکھاتا ہی برعکس اسکے مناسب دیر تک رکھنا نہایت مفید اور ضروری ہی

اگر بچہ کو خالص دودھ ہضم نہ ہوسکے تو چونہ کا پانی ملاکر پلانے سے ہضم ہو جاتا ہی چونہ کا پانی بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ ایک سیر پختہ پانی مین ایک تولہ پتھر کا چونہ ملاکر اور ایک بڑی بوتل مین ڈالکر رکھدین دس بارہ گھنٹہ مین صاف پانی اوپر رہجائیگا اور تمام تلچھٹ نیچے بیٹھ جائیگا - صاف پانی کو نتھار کر دوسری بوتل مین رکھ چھوڑین جب دودھ پلاتا ہو تو اوس مین پانچوان حصہ چونہ کا پانی ملاکر اور میٹھا کرکے پلاتے رہین - چونہ کا پانی ملکر دودھ نہایت ہی لطیف اور سریع الہضم ہو جاتا ہے - پھر بچہ کو کچھ خلل نہین کرتا -

بچہ کے چہرہ زبان پاخانہ اور پیشاب پر ہمیشہ نظر رکھین کیونکہ وہ بیچارہ منہ سے بولکر تو کچھ بتلا نہین سکتا مگر ہشیار عورتین چہرہ زبان اور پاخانہ پیشاب کی کیفیت دیکھکر اوس کی صحت کا اندازہ کرسکتی اور قبل از وقت بیماری سے بچہ کو بچا سکتی ہین اب ذیل مین مختصر یہ بیان کیا جاتا ہی کہ ان چیزون سے کسطرح صحت کا اندازہ ہوسکتا ہی اور انکا کیا انتظام ہے - صحت کی حالت مین بچہ کا چہرہ صاف رہتا ہی کسی جگہ کوئی بل نہین ہوتا خوب اطمینان کے ساتھ سوتا ہی اور سوتے سوتے نہین چونکتا لیکن اگر کوئی مرض موجود ہو یا صحت خراب ہو تو برعکس حال ہو جاتا ہے پیٹ کے خلل مین منہ کے قریب سر کی تکلیفون مین آنکھون سے نیچے اور سینہ کے مرضون مین پیشانی پر بل پڑجاتے ہین - بچہ سوتے سوتے دفعتاً چونک اوٹھتا اور رونے لگجاتا ہے یا کبھی کبھی اچانک ابکی آجاتی ہی پیٹ

کے خلل اور بخار مین زبان پر سفید کانٹے سے سمجھاتے ہین صحت کی حالت مین دست زرد رنگت کا ہوتا ہی اور کسی قسم کی اوسمین بدبو نہین ہوتی لیکن اگر صفرا کم خارج ہو تو پاخانہ خشک سیاہی مائل اور بدبودار ہوجاتا ہی پس اگر ان حالتون مین سے کوئی حالت ہو یعنی چہرہ گول نمایان ہون یا زبان پر سفید کانٹے سے نظر آئین یا دست سیاہ بدبودار خارج ہو یا تھوڑا تھوڑا پاخانہ باربار آئے یا قبض رہے تو تھوڑا چار چھہ ماشہ کیسٹر آئل مین تھوڑا سا شہد ملاکر چٹا دین اس سے دست بافراغت ہوکر تمام علامات صاف ہوجائینگی۔ اگر زیادہ قبض رہے تو دو رتی سفوف جلاپہ اور دو رتی سفوف ریوند چینی ملاکر ایسی ایک خوراک چھہ مہینے کے بچہ کو دے سکتے ہین اس سے بافراغت صفائی ہوجائیگی۔ ہمیشہ کے قبض کے واسطے گندک نہایت مفید ہی چھہ مہینے کے بچہ کو چار یا پانچ رتی گندھک ایکدفعہ روز کھلاسکتے ہین جب پاخانہ نرم آنا شروع ہوجائے تو اس کا استعمال بند کردینا چاہیئے۔ اگر بچہ کا پیشاب سرخ رنگت کا ہو تو سمجھنا چاہیے کہ پیٹ کا خلل ہی یا بخار شروع ہونیوالا ہی تب بھی فوراً ایک جلاب دیدین جب بچہ کا ہاضمہ خراب ہوتا ہے تو اوسکے پیشاب مین سفید تلچھٹ بیٹھہ جاتا ہے اس کا سب سے عمدہ علاج یہ ہے کہ مفصلہ ذیل نسخہ تین دفعہ روزانہ پلاتے رہین۔ (۱) ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈائیلوٹ ۲ بوند۔ چرائیتہ کا پانی ایک ڈرام۔ (۲) ایسڈ نائیٹرو ہائیڈروکلورک ڈائیلوٹ ۲ بوند چرائیتہ کا پانی ایک ڈرام ایسی تین خوراک روزانہ ان دونون نسخون مین سے کوئی ایک استعمال کرسکتے ہین۔

اگر بچہ سوتے وقت دانت کرکراے اور منھ اور پاخانہ کی جگہہ کو بہت ملے یا پیشاب کی جگہہ کو بہت ملتا رہے تو سمجھنا چاہیئے کہ اوسکو پیٹ کا خلل ہی زیادہ مٹھائی یا بیہودہ خوشی نے پیٹ مین خراش کر رکھی ہی۔ یا اوسکے پیٹ مین چرنے ہین جب یہ علامات ظاہر ہون تو چار چھہ ماشہ کیسٹر آئل مین دس بوند تارپین کا تیل ملاکر پلادینا چاہیئے ایساہی عمل دو دو روز کے وقفہ سے تین چار دفعہ کرین حتی کہ چرنے صاف ہوکر تمام ظاہری علامات جاتی رہین نمک کھلانا چرنون کو روکتا ہے اسلیئے ایسی حالتین نمکین چیزین ضرور کھلادین۔

باب دہم بچہ کے امراض اور اونکا علاج

بچون کے تمام امراض کا ذکر اس مختصر رسالہ مین نہین کیا جا سکتا اس باب مین ہم محض چند ایسے امراض کا ذکر کرینگے جو نہایت کثیر الوقوع ہین اور جن سے اکثر بچے ہلاک ہوتے ہین۔ اگر وقت پر اونکا مناسب علاج کر لیا جاوے تو وہ مرض دفع ہو جاتے ہین ورنہ خراب ہو کر بچہ کو ہلاک کر ڈالتے ہین پیٹ کا خلل اپھارا۔ دست۔ کھانسی۔ آنکھین دکھنا۔ یہ امراض نہایت کثرت سے دیکھنے مین آتے ہین ان کے اسباب حسب ذیل ہوتے ہین۔

(۱) کھلانے پلانے کی بے احتیاطی۔ بار بار کھلاتے رہنا۔ پہلا کھایا پیا ابھی تک ہضم نہین ہوا اور کھلا پلا دیا۔ غصّہ اور گھبراہٹ کی حالت مین بچہ کو دودھ چنگھانا۔ باسی دودھ پلا دینا مٹی کوئلہ اور خاک بلا کھلانے سے بچہ کا احتیاط نہ کرنا۔

(۲) بچہ کے کپڑے اور بدن صاف اور خشک نہ رکھنا۔ نہلانے اور کپڑے بدلنے مین سستی کرنا۔

(۳) غلیظ بدبودار اندھیرے مکان مین بچہ کو بند رکھنا۔

(۴) مکان کے اندر نمی اور غلاظت موجود رہنا۔

اگر ان اسباب کا دفعیہ کیا جاوے اور جیسا کہ پہلے بابون مین مفصل ذکر کیا جا چکا ہے اوسکے مطابق انتظام رکھا جاوے تو تمام امراض رک سکتے ہین اب ذیل مین اُن امراض کا علاج مختصر درج کیا جاتا ہے۔

(۱) پیٹ کا خلل۔ اس مرض مین بچہ اکثر روتا رہتا ہے دودھ پینے یا چوسنے سے نفرت کرتا ہے پیا ہوا دودھ اکثر ڈالدیتا اور درد کی آواز کے ساتھ روتا رہتا ہے۔ شروع مین چار چھ ماشہ کیسٹر آئل پلا دین جب اس سے دو چار دست ہو لین بعد ازان سونف کا عرق تین تین ماشہ خوراک مین تین دفعہ روزانہ پلاتے رہین اگر دودھ خارجی پلایا جاتا ہو تو اوس مین پانچوان حصّہ چونے کا پانی ملا کر پلاتے رہین۔

(۲) بچون کا ایک خاص عمر کو پہنچکر مرنا۔ جب ایسا معلوم ہو کہ ایک عورت کے دو یا تین بچے ایک خاص عمر کو پہونچکر مر جاتے ہین تو سمجھنا چاہیے کہ اوس عورت کے رحم کی ایسی عادت ہو گئی ہے کہ چھ مہینے یا برس دن کا بچہ ہو کر مر جاتا ہے تو اوس کا علاج یہ ہے کہ وہ عورت اپنے خاوند سے ڈیڑھ

دوسال علیحدہ رہے اس عرصہ مین رحم کی پہلی عادت جاتی رہیگی - اور پھر جو اولاد ہوگی وہ جیتی رہیگی ایسا ہی متواتر عمل کرجاویگا علاج ہی جیساکہ پہلے بیان ہوچکا -

(۳) اپھارا - اس مرض مین پیٹ پھولکر انگلی مارنے سے ڈھول کی طرح بولتا ہے بچہ بہت روتا رہتا اور دودھ ڈالتا ہی - سانس کھینچکر آتا اور دودھ چونگنا اوسکے واسطے دشوار ہوجاتا ہی شروع مین ہماشہ کیسٹر آیل مین وش بوند تارپین کا تیل ملاکر پلاوین اور پیٹ پر آدھ آدھ گھنٹہ برابر تین دفعہ روزانہ تارپین کا سینک کرین اس کی ترکیب یہ ہی کہ ایک دیگچی پانی مین گرم کرکے اوس مین فلالین کی دوہری گدی ترکرین اور خوب نچوڑکر اوسکے ایکطرف بیس تیس قطرہ روغن تارپین کے ڈالدین جسطرف روغن تارپین ڈالا گیا ہی وہ طرف بچہ کے پیٹ پر رکھدین اسطرح سے بچے کے پیٹ کو سینک بھی ہوگا اور تارپین کی بھاپ بھی خوب لگیگی - گدی کو باربار گرم پانی مین بھگو کر اور نچوڑ کر اور ہر دفعہ بیس تیس بوند تارپین ڈالکر پیٹ پر رکھتے رہین - اسطرح آدھ آدھ گھنٹہ تین دفعہ روزانہ سینک کرین - جب بچے کو دو چار دست آلین تو اوسکے بعد بھی ایک دو بوند تارپین چھ ماشہ عرق سونف مین ملاکر بچہ کو دو دو گھنٹہ بعد پلاتے رہین جب تک اپھارا دور نہ ہوجاوے ایسا ہی عمل جاری رکھین -

(۴) کھانسی - بچون مین کھانسی کا مرض نہایت مہلک ہوتا ہی کیونکہ اوسکے پھیپھڑے بہت نازک اور نرم ہوتے ہین - بلغم کو خارج کرنے کے قابل نہین ہوتے اسلئے بلغم اندر جمع ہوکر دمکشی پیدا کردیتا ہی نیز جو بلغم گلے تک آتا ہی بچہ اوسکو کھنکار کے ساتھ باہر نہین نکال سکتا بلکہ وہ تمام اندر ہی چلا جاتا ہی خفیف کھانسی کو تو آرام ہوجاتا ہے لیکن شدت کی کھانسی مین بچے اکثر ہلاک ہوجاتے ہین - اسلئے جب بچہ کو کھانسی ہو تو فوراً اوس کا باقاعدہ علاج کرانا چاہیئے - اول تو بچہ کو کم از کم ایک دفعہ روز قے کراتے رہین اس ترکیب سے بلغم خارج ہوکر دمکشی دور ہوجائیگی دویم بچہ کو تین چار دفعہ روزانہ پانی کے بھاپ دیتے رہین اس سے بلغم رقیق ہوکر آسانی سے نکلیگا اور بچہ کی دمکشی اور درد کو بھی آرام رہیگا -

وائی نم اپیکاک بچہ کی کھانسی کے لئے نہایت عمدہ دوا ہی اس سے قے بھی ہو جاتی ہی اور بلغم
بھی خوب خارج ہوتا ہی آٹھہ دس بوند وائی نم اپیکاک ۲ ماشہ عرق سونف مین ملا کر اوسکو قدرے شہد سے
میٹھا کر دین اور بچہ کو پلا وین - اس سے قے ہو کر بلغم صاف ہو جائیگا اگر ایک دفعہ پلانے سے بلغم صاف
نہ ہو تو دوبارہ چند منٹ کے بعد ایک اور خوراک پلا دین - جب قے ہو چکے تو بعد مین محض دو تین بوند وائی نم
اپیکاک ۲ ماشہ عرق سونف اور قدرے شہد کے ساتھہ ملا کر چار دفعہ روزانہ پلاتے رہین دو تین بوند سے
قے تو نہین ہوتی مگر بلغم خوب صاف ہوتا رہتا ہے صبح کیوقت ہر روز وہی آٹھہ دس بوند کی خوراک پلا دیا
کرین تاکہ روز قے ہوتی رہے -

ایک تنگ منہ کی پتیلی مین پانی ابال کر اور بچہ کا منہ اوسکے اوپر کر کے چار دفعہ روزانہ بھانپ دیتے
رہین اس سے بھی خوب آرام ملتا ہی - پس جب دیکھو کہ بچہ بیہوش پڑا ہی اور دم گھٹنے لگا ہی تو فوراً آٹھہ
دس بوند وائی نم اپیکاک کے ساتھہ قے کرا دو بلغم خارج ہو کر بچہ ہوش مین آ جائیگا اور سانس بھی ٹھیک
ہو جائیگا - اگر کھانسی پرانی ہو کر بچہ کمزور ہو جائے تو دو تین بوند مچھلی کا تیل قدرے دودھ مین ملا کر
دو دفعہ روزانہ پلانا چاہیئے اسکے بغیر پرانی کھانسی رفع نہو گی -

(۵) دست بچون کے دستون کا علاج بڑی ہشیاری اور سمجھہ کے ساتھہ کرنا چاہیئے بعض صورتین تو ایسی
ہین کہ اون مین فوراً دستون کا بند کرنا ضروری ہوتا ہی لیکن برعکس اسکے بعض صورتین ایسی ہین کہ
اون مین دفعتاً دست بند کر دینے سے سخت نقصان ہوتا ہی پس اول یہ دیکھنا چاہیئے کہ دستون
مین میل آتا ہی یا نہین اگر میل خارج ہوتا ہی تو خواہ دن مین کو آٹھہ دس دفعہ ہی دست آتے ہون اونکو
یکلخت بند کرنیکی کوشش نکرنی چاہیئے بلکہ شروع مین چار چھہ ماشہ کیسٹر آئیل پلا کر پیٹ کو صاف کر دین
بعد ازان دستون کے بند کرنیوالی دوا کھلا دین مثلاً مفصلہ ذیل نسخون مین سے کوئی ایک نسخہ استعمال کرین

(۱) دار چینی ۲ رتی اندر جو ایک رتی - کھریا مٹی آدھی رتی - ایسی تین پوڑیہ روزانہ تھوڑے سے پانی مین
گھول کر پلاتے رہین -

(۲) پوست بلیلہ زرد ۲ رتی - اجواین ایک رتی - کھریا مٹی آدھی رتی ایسی تین پوڑیہ روزانہ

(۳) نیلا طوطیا ایک رتی - گوند کیکر ۴۸ رتی - ان ہر دو کو باریک پیسکر ۲۴ حصتون مین تقسیم کرکے ۲۴ پوڑیہ بنا رکہین ایک ایک پوڑیہ تین دفعہ روزانہ تہوڑے سے شہد اور پانی مین ملاکر پلاتے رہین بچون کے دستونکے واسطے نہایت مفید ہی -

(۴) کاسٹک ایک رتی تین چہٹانک عرق گلاب مین حل کرکے اوس مین ۲۰ بوند ڈائیلیوٹ نائیٹرک ایسڈ ملا لو اس مین پندرہ بیس رتی کے قریب کیکر کا گوند اور ۲ ماشہ مصری ملاکر رہنے دو اور آدہا ماشہ خوراک مین تین چار دفعہ روزانہ پلاتے رہو - بچون کے دست بند کرنے مین یہ دوا اکسیر کا حکم رکہتی ہی

(۵) جب دستون کا رنگ میلا اور بدبو بہت ہو تو پارہ اور کہریا مٹی کا سفوف نہایت مفید ہی اوسکے بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ ایک تولہ پارہ اور ۲ تولہ صاف کہریا مٹی ایک پتہر کی کہرل مین ڈالکر پتہر کے بٹہ کے ساتہہ خوب رگڑو یہانتک کہ پارہ کا کوئی ذرہ نظر نہ آوے اور تمام سفوف خاک کیطرح یکسان ہو جاوے بعد ازان ایک صاف خشک بوتل مین ڈاٹ لگا کر رکہہ چہوڑو - اس سفوف کی خوراک نصف رتی سے دو رتی تک ہی -

(۶) چاک پاوڈر کمپاونڈ بہی بچون کے دستون کے واسطے نہایت عمدہ دوا ہی - اگر دست خاکی رنگت کی اور بدبودار آتے ہون تو چاک پاوڈر کے ساتہہ پارہ اور کہریا مٹی کا سفوف ملا کر دے سکتے ہین چاک پاوڈر بنانیکی ترکیب باب دوئم مین درج ہوچکی ہی پس وہان دیکہو - اسکی خوراک بچون کے واسطے ایک رتی سے ۳ رتی تک ہی -

(۷) آنکہین دکہنا - اسکے اسباب عموماً حسب ذیل ہوتے ہین - مکان مین دہوان بدبو اور نمی کا رہنا - میلے کچیلے ہاتہہ یا کپڑے کا آنکہہ پر لگنا یا بچہ کو پاک صاف نہ رکہنا - جب بچہ کی آنکہین دکہنے آجاوین تو اوسکا علاج بہی سوائے اسکے اور کچہہ نہین ہی کہ پہٹکری یا بورک ایسڈ کے پانی سے آنکہون کو بار بار دہوکر صاف رکہا جاوے اگر شروع مین یہ علاج نہ کیا جاوے تو آنکہین زیادہ سوج جاتی ہین پڑ جاتی رو ہے ہو جاتے پہولے پڑ جاتے اور اکثر بچے اسی بے احتیاطی سے اندہے ہو جاتی ہین - دو سیر پختہ گرم پانی مین ایک تولہ پہٹکری یا چار تولہ بورک ایسڈ حل کرکے صاف بوتلون مین

رکھے چہوڑین جب ضرورت ہو آنکھون کو انکے ساتھہ خوب صاف کرکے اندر بہی ٹپکا دیا کرین تمام ادویہ کی مقدار جو اوپر بیان کی گئی ہی یہ ایک سال کے بچہ کیواسطے ہو اس سے چھوٹی بڑی عمر کے واسطے اندازاً کمی بیشی کر لینی چاہیئے - دیگر امراض جو بچون مین کثیر الوقوع ہین اُن کی تفصیل کی اسجگہہ گنجایش نہین ہی اسلئے ہم ذیل مین اونکے نام درج کرکے مفید عام کے نامون کا حوالہ درج کردیتے ہین شائقین اور اہل ضرورت اوسجگہ ملاحظہ فرمائین

قولنج - دیکھو مفید عام مین قولنج کا بیان -

قبض - دیکھو مفید عام مین قبض کا بیان ·

قے - دیکھو مفید عام مین قے کا بیان -

بدہضمی - دیکھو مفید عام مین ڈسپیپسیا کا بیان -

منہ آنا - دیکھو مفید عام مین سٹومے ٹائی ٹس کا بیان -

ہڈیونکا بدوضع ہونا - دیکھو مفید عام مین رکٹس کا بیان -

چنبل - دیکھو مفید عام مین اگزیما کا بیان -

پیچش - دیکھو مفید عام مین ڈسنٹری کا بیان

پاخانہ کے ساتھ خون آنا - دیکھو مفید عام مین ملینا کا بیان

کانچ نکلنا - دیکھو مفید عام مین خروج المقعد کا بیان -

ہرے دست آنا - دیکھو مفید عام مین اسہال کا بیان

دستون مین آنول بہت خارج ہونا - دیکھو مفید عام مین اسہال کا بیان

پیٹ مین کیڑے پڑجانا - دیکھو مفید عام مین انٹسٹائنل ورمز کا بیان

انتڑی کے اندر انتڑی کا اوتر جانا - دیکھو مفید عام مین انٹس سسپشن کا بیان -

معدہ مین زخم ہوجانا - دیکھو مفید عام مین معدہ کے امراض کا بیان -

منہ مین سفیدی ہوجانا یعنی پہوئی لگجانا - دیکھو مفید عام مین سٹومیٹائی ٹس کا بیان -

منہ گلنا ۔ دیکھو مفید عام مین ستو مین ٹائی ٹس کا بیان ۔

آتشک موروثی ہوجانا ۔ دیکھو مفید عام مین آتشک کا بیان

ہونٹھ بیچ مین سے پھٹا رہنا ۔ کٹندروا ۔ دیکھو مفید عام مین ہیرلیپ کا بیان ۔

گلا بیٹھ جانا ۔ دیکھو مفید عام مین فیرنکس کی امراض کا بیان

گلے پڑجانا ۔ دیکھو مفید عام مین فیرنکس کے امراض کا بیان

کوا گرجانا ۔ دیکھو مفید عام مین سقاط اللہات کا بیان ۔

گلے مین پھوڑا ہوجانا ۔ دیکھو مفید عام مین ریٹرو فیرنجیل ابسیس کا بیان ۔

کان بہنا ۔ دیکھو مفید عام مین اٹوریا کا بیان

خنجیران یعنی خنازیر ہوجانا ۔ دیکھو مفید عام مین سکرافیولا کا بیان

تاپ تلی ہوجانا ۔ دیکھو مفید عام مین ملیریا کا بیان

ناک سے بدبو آنا ۔ دیکھو مفید عام مین اوزینا کا بیان

نکسیر ۔ دیکھو مفید عام مین اپی سٹیکسس کا بیان

گھنڈی اکڑ کر دم خرانٹوں کے ساتھ آنا ۔ دیکھو مفید عام مین لیرنکس کے امراض کا بیان ۔

چیچک ۔ دیکھو مفید عام مین سمال پاکس کا بیان

خسرہ
کنٹھی
موتی جھارا
چوالا
} دیکھو مفید عام مین خسرہ کا بیان

ٹائیفائڈ بخار ہوجانا ۔ دیکھو مفید عام مین ٹائیفائڈ کا بیان

ٹائیفس بخار ہوجانا ۔ دیکھو مفید عام مین ٹائیفس کا بیان

باب یازدہم پیدائش مین زیادہ دیر ہونا اور اوس کا علاج

پیدایش مین زاید دیر ہونے کے وجوہات مختلف ہوتے ہین اور اونکا علاج بہی مختلف طریقون سے ہوسکتا ہی اسلئے پہلے زاید دیر ہونیکا سبب دریافت کرکے اوسکے مطابق علاج کرنا چاہیئے -

اوّل - رحم کا ناقص اور بیقاعدہ طور پر حرکت کرنا - مثلاً اگر رحم بے طرح پڑا ہو یا بچہ کی جہلی مین پانی معمول سے زیادہ ہو - یا پیشاب یا پاخانہ بند ہو یا شکم و پیڑو کے اندر پانی جمع ہو یا کسی قسم کی رسولی ہو تو رحم پورے زور کے ساتہہ نہین سکڑتا اور پیدایش مین زاید دیر ہوجاتی ہے اگرچہ پر کسی قسم کا خوف یا تردد غالب ہی تب بہی رحم اچھی طرح سے نہین سکڑتا اور پیدایش مین دیر ہوجاتی ہے - پس اگر یہہ معلوم ہو کہ قبض کی وجہ سے مقعد پر بہت تنگی وجہسے رحم اچھی طرح کام نہین کرسکتا تو حقنہ کرکے امعاء کو صاف کردین بلکہ بہتر تو یہ ہی کہ پیدایش سے ایک ہفتہ پیشتر کیسٹر آئیل کا جلاب دیا جایا کرے تو پیدایش کے وقت یہ دقت واقع نہ ہو -

اگر پیشاب بند ہو تو نلکی کے ساتہہ نکالنا چاہیئے اگر بچہ کی جہلی مین پانی معمول سے زیادہ ہی تو پہلے یہ دیکہین کہ رحم کا منہ اچھی طرح کہل گیا ہی یا نہین اگر رحم اچھی طرح کہل گیا ہی تو جہلیون کو نمک کی ڈلی یا ناخون کے ساتہہ پہاڑ دین بعد ازان بچہ جلدی پیدا ہوجائیگا لیکن اگر رحم کا منہ اچھی طرح سے نہین کہلا تو اوسکو مصنوعی طور پر اونگلیون کے ساتہہ کہولکر بعد مین جہلیون کو پہاڑین اگر رحم سامنے کیطرف گر پڑا ہی تو مریضہ کو چت لٹاکر پٹکا باندہ دین اگر رحم ایکطرف گر پڑا ہے تو مخالف سمت پر لٹاکر پٹکا باندہ دین اگر پیٹ مین پانی جمع ہی تو پیدایش کے وقت سے پیشتر پانی نکلوا دینا چاہیئے ۔ ورنہ پیدایش کی وقت دقت ہوگی اگر ضعف رحم کا کوئی خاص سبب معلوم نہ ہوسکے تو ہم گرین سفوف اپیکاک پانی کیساتھ کہلاوین اس سے رحم کو بہت جلد طاقت آتی ہی اور رحم قدرتی طور پر پورے زور کے ساتہہ حرکت کرنے لگ جاتا ہے کونین مین بہی یہی تاثیر ہی دس گرین کونین پانی مین حل کرکے ایک خوراک پلا دین اگر ضرورت معلوم ہو تو ایک گھنٹہ کے بعد ایک اور خوراک اپیکاک یا کونین کی دے سکتے ہین پیدایش کے وقت ان ادویات کے دینے سے کسی قسم کا اندیشہ نہین بلکہ ہر قسم کے فائدہ ہی فائدہ ہین -

پیدایش جلد ہوجاتی اور بعد مین خون بہی خارج نہین ہوتی یا تا رحم کامل طور پر صاف ہوجاتا ہے -

ارگٹ بھی رحم کو بڑے زور کے ساتھ سیکڑتی ہی اگر جب تک آنول باہر نہ آجاوے اوسکو ہرگز نہین
دینا چاہیے اگر پہلے درجہ مین دیجاوے تو قبل از وقت جھلیان پھٹکر تمام پانی خارج ہو جاویگا - پھر رحم کا
دباؤ بچہ پر پڑکر اوسکے ہاتھ پاؤن کو توڑ دیتا اور زیادہ رہگا اور دباؤ سے رحم اور اندام نہانی کو بھی نقصان پہونچتا
ہے بچہ کے مرجانے اور رحم کے پھٹ جانے تک کا اندیشہ ہی اگر دوسرے درجہ مین دیجاوے تب بھی بچہ
اور ماں کو سخت نقصان پہونچتا ہی اگر تیسرے درجہ مین دیجاوے تو آنول کے ٹوٹ جانے اور اوسکے
ٹکڑے اندر رہجانے کا اندیشہ ہی کیونکہ اسکے دینے سے چند منٹ بعد رحم ایسے زور سے اینٹھ جاتا ہی
کہ پتھر کی طرح سخت ہو جاتا اور رحم کا منہ بھی سخت اور تنگ ہو جاتا ہی جسکی وجہ سے بچہ اور آنول کا باہر
نکلنا تو دشوار ہو جاتا ہے مگر اندر اوسکے اوپر ایسا سخت دباؤ پڑتا ہی کہ ٹوٹنے پھوٹنے اور زخمی ہونیکا اندیشہ
ہے ساتھ ہی رحم اور اندام کو بھی ضرر پہنچتا ہے مگر ایکاک اور کونین اس قسم کے ضررات سے بالکل پاک
ہین کیونکہ انکے دینے سے رحم بے وقت زور نہین کرتا اور رحم کا منہ نہین اکڑتا بلکہ برعکس ارگٹ کے رحم کا
منہ خوب نرم اور کشادہ ہو جاتا ہی اور رحم کی قدرتی حرکتین باقاعدہ اور مضبوط ہو جاتی ہین اس لیے
انکو پیدایش کے ہر ایک درجہ مین دیسکتے ہین مگر ارگٹ کو محض آنول خارج ہونے کے بعد دینا چاہیے
تاکہ رحم خوب اچھی طرح سے سکڑ کر خون کامل طور پر بند ہو جاوے - یہ بھی یاد رکھین کہ اگر درد شدت کا
ہوتا ہی جسکو زچہ برداشت نہین کرسکتی تو ایک رتی افیون کھلاوین یا پٹیش تیس گرین کلورل ہائیڈریٹ
ایک چھٹانک نیمگرم پانی مین گھولکر پلاوین اس سے تھوڑی دیر کے واسطے درد بند ہو جاویگا اور زچہ کو کچھ
دیر آرام ملکر رحم دوبارہ اپنے پورے زور کے ساتھ حرکت کرنا شروع کریگا ایکاک اور کونین مین یہی
خوبی ہی کہ درد کو تو کم کر دیتے لیکن رحم کی طاقت کو زیادہ اور اوسکی حرکتون کو باقاعدہ کر دیتے ہین پس
اگر ایکاک یا کونین ہمیشہ پیدایش کی وقت کھلائی جایا کرین تو ہر حالتمین مفید ثابت ہونگی اور کسی نقصان کسی قسم کا نہین
دوم پیدایش مین زیادہ دیر ہونیکی وجوہات یہ ہو سکتی ہین کہ رحم کے اندر یا اوس کے منہ کے قریب
کوئی رسولی ہو - یا رحم کے منہ مین کوئی ریشہ بنکر اوسکو بند کرلین یا رحم کے منہ پر سرطان پیدا ہو جاوے
رحم کا منہ زیادہ موٹا اور لمبا ہو - یہ تمام صورتین دائی کے علاج سے باہر ہین جب کوئی ایسی صورت

ہو تو فوراً ڈاکٹر کو بلاوین - زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو مفید عام مین عسر ولادت کا بیان -

سویم - سنگ مثانہ اندام کے ورم یا رسولی یا فتق کی وجہ سے پیدایش مین زیادہ دیر ہونا ان کا علاج بھی ڈاکٹر سے ہی ہو سکتا ہی - زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو مفید عام مین عسر ولادت کا بیان -

چہارم - پیڑو کا پیدایشی طور پر تنگ یا بد وضع ہونا - اس کی تشخیص اور علاج ڈاکٹر کا کام ہے فوراً ڈاکٹر کو بلاوین - زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو مفید عام مین عسر ولادت کا بیان -

پنجم - خاص بچہ کی حالت مین عسر ولادت کا باعث ہو سکتی ہین مثلاً بچہ کے سر مین پانی پڑکر اوسکو اسقدر بڑا کر دے کہ اوس کا سر پیڑو کے اندر اوترنا محال ہو جاوے ایسی صورت مین جب تک سر کا پانی نہ نکالا جاوے بچہ پیدا نہین ہو سکتا - بعض اوقات پیٹ کے اندر بچہ کی تلی بڑھ جاتی ہی یا اوسکے پیٹ مین پانی بھر جاتا ہی یا پیٹ مین رسولی ہو جاتی ہی - تب بھی از خود پیدایش ہونی محال ہی ایسے وقت مین ڈاکٹر کو فوراً بلوالین زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو مفید عام مین عسر ولادت کا بیان -

ششم - ایک سے زیادہ بچون کی پیدایش کے وقت دقت واقع ہونا - عموماً تو ایسا ہوتا ہی کہ پہلے ایک بچہ سر یا پیڑو کے بل پیدا ہو کر دوسرا بچہ معمولی طور پر سر یا پیڑو کی طرف سے پیدا ہو جاتا ہی اور کچہ دقت نہین ہوتی لیکن کبھی یہ دقت ہو جاتی ہی کہ دونون بچون کے سر یک لخت اوترنا چاہتے ہین اور ایک دوسرے کی پیدایش مین ہارج ہو جاتے ہین -

جب ایسا اتفاق ہو تو ایک بچہ کے سر کو اونگلیون کے ساتھ راستہ سے ایکطرف کر دین تب دوسرے کا سر نیچے خود بخود اوتر آویگا - اگر ضرورت پڑے تو فارسپس لگا کر کھینچ لین - تفصیل کے لئے دیکھو مفید عام مین عسر ولادت کا بیان -

مگر بعض اوقات ایسا ہو جاتا ہی کہ ایک بچہ کا سر دوسرے کے گردن مین پہنس جاتا ہی اور بعض اوقات ایسا ہوتا ہی کہ ایک بچہ کی ٹہوڑی دوسرے کی ٹہوڑی مین پہنس جاتی ہی جب ایسا اتفاق ہو جاوے تب ڈاکٹر کو بلوانا چاہیئے - زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو مفید عام مین عسر ولادت کا بیان -

ہفتم - پیدایش کے وقت بچہ کا بے وضع ہو جانا - اس کا مفصل بیان باب ہفتم مین کیا جا چکا ہی

زیادہ تفصیل کے لیئے دیکھو مفید عام مین ورزش کا بیان۔

باب دوازدہم عورتون کے دیگر امراض کی فہرست اور اونکے علاج کیطرف اشارات

آتشک وسوزاک۔ جسقدر زناکاری بکثرت ہوتی جاتی ہے۔ اوسی قدر یہ مرض زیادہ عام ہوتا جاتا ہی مردونکو تو یہ مرض اپنی بدکاریون کے نتیجہ مین ملتا ہی لیکن اون مردون کے طفیل سے بہت سی باعصمت پردہ نشین عورتین بھی مبتلا ہوئی ہین پھر زیادہ مصیبت یہ ہی کہ عورتون کی حیا اس مرض کی تمام مصیبت اوٹھانا اور مرنا تو گوارا کرتی ہین لیکن اس مرض کا صاف صاف ظاہر کرنا قبول نہین کرتین جس کی وجہ سے خود سخت مصیبتین اوٹھاتی اور اونکی بے خبری اور بے احتیاطی کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے بچون کو بھی یہ مرض لگجاتا ہے جب ایک کنبہ مین ایک مرد یا عورت کو آتشک ہوجاے تو اوسکے احتیاطون کی بے خبری سے بہت سے بیگناہ بھی مبتلا ہوجاتے ہین اس لیے اس کا مفصل حال ہمنے مفید عام اور رسالہ اعضائے مخصوصہ مین درج کیا ہے تاکہ در پردہ خود مرد و عورت اس مرض سے حفاظت کرسکین اور بر موقعہ علاج بھی کرلیا کرین دیکھو مفید عام یا رسالہ اعضائے مخصوصہ مین آتشک وسوزاک کا بیان۔ پیشاب کا بند ہوجانا۔ حیض درد کے ساتھہ خارج ہونا۔ حیض مین زیادہ خون آنا۔ حیض کے متعلق دیگر امراض۔ شراب کے نقصانات اور شراب کے امراض۔ ضعف باہ۔ حیض بند رہنا۔ سفیدی کا آنا۔ جریان۔ عورت کا بانجھہ رہنا۔ بانجھہ پن کے کیا کیا اسباب ہین اور اون مین سے کون کونسی حالتین قابل علاج ہین اور کونسی نہین ہین۔ پیشاب کا بار بار بے اختیار خارج ہونا۔ کثرت اسقاط۔

یہ تمام امراض اس قسم کے ہین کہ مستورات انکا صاف صاف بیان کرنا کبھی گوارا نہین کرتین اور بڑی تکلیفین اوٹھاتی ہین اسلیئے ان تمام امراض کا علاج ایک علیحدہ رسالہ مین جسکا نام رسالہ اعضائے مخصوصہ ہی درج کردیا گیا ہے جو ہر گھر مین ہمیشہ موجود رہنا چاہیئے تاکہ وقت پر فوراً کارآمد ہوسکے۔ مفصلہ بالا امراض کے علاوہ دیگر تمام امراض رحم اور انثیین کے متعلق مفید عام مین لغت

کی ترتیب پر درج ہین جس مرض کا حال دیکھنا ہو اوس مین فوراً لغات کے طور پر نکالکر دیکھہ سکتے ہین تمام بچون اور مردون کے ہر قسم کے امراض اوس مین درج ہین اور تمام دیسی اور انگریزی دوائین بھی درج ہین جس مرض یا دوا کا حال دیکھنا ہو تو جیسے لغات مین لفظ دیکھتے ہین ویسے ہی اوس مین نکالو اور دیکھہ لو۔

نوٹ جن صاحبان کی خدمت مین یہ رسالہ پہنچے وہ براہ مہربانی ۳۰ ر کے ٹکٹ اسکی قیمت اور محصول کی بابت بشرط پسند بذریعہ ڈاک ارسال فرمائین۔ اہل ثروت لوگ اس کی بہت بہت جلدین خرید فرماکر اپنے عزیزون اور دوستون مین مفت تقسیم فرماوین۔ یہ ایک بڑی ہمدردی اور ثواب کا کام ہوگا کیونکہ جو خرابیان ہمنے اس رسالہ مین بیان کی ہین وہ عالمگیر ہین اور بلا عام اشاعت کے اونکا دفعیہ محال ہے ہمنے بھی اس کی پانسو جلدین مفت اپنے عزیزون اور احباب مین تقسیم کی ہین۔

مفید عام کی نسبت صدہائے تعریفی سندات میں سے چند کا خلاصہ

(۱) خلاصہ رائے لفٹننٹ کرنیل ڈاکٹر چارلس ڈبلیو اوون صاحب بہادر سی ایم پی سی آئی ای مفید عام نہایت ہی مفید کتاب ہے صاحب ممدوح نے سو جلدیں خرید فرما کر تمام شفاخانجات ریاست پٹیالہ میں افادہ عام اور دل افزائی مصنف کی غرض سے تقسیم فرمائی اس قدر دانی اور دل افزائی کا مصنف نہایت ہی شکر گذار ہے۔

(۲) ترجمہ چٹھی عام نمبر ۸۶۸ مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۹۵ء از جانب سرجن کرنل اوسی - رے - انسپکٹر جنرل شفاخانجات سول پنجاب بنام صاحبان سول سرجن پنجاب

صاحبان - اسسٹنٹ سرجن عبدالحکیم خان ایم - بی نے ایک کتاب مفید عام نام تصنیف کی ہے جس کی بابت ساتھ اس کتاب کی بابت ایک رائے تصریح کیجاتی ہے جو لکچرار سرجری لاہور میڈیکل اسکول سے حاصل کیگئی ہے اوس سے ظاہر ہے کہ یہ تصنیف سرپرستی کے لائق ہے اور اگر آپ مناسب خیال فرماویں تو ہاسپٹل اسسٹنٹون کیواسطے لوکل بورڈ کی معرفت چند نسخے خرید فرمالیں - خلاصہ چٹھی صاحب لکچرار سرجری میڈیکل اسکول لاہور - یہ تصنیف ہاسپٹل اسسٹنٹون اور حکیمون کے واسطے یقیناً مفید ہوگی اس کی عبارت سلیس اور عام فہم ہے یونانی کے مطابق بھی دلچسپ طور پر علاج درج کیا گیا ہے ایسی سخت محنت کے کام پر مصنف کی مزید دل افزائی ہونی چاہئے۔ اس چٹھی کے بموجب ذیل حسب شفاخانون اور میونسپل کمیٹیون کے واسطے خریدی جا چکی ہیں ای جے ولسن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع راولپنڈی ۶ جلدیں (۲) رائے بہادر جسونت رائے صاحب سول سرجن مظفر گڑھ ۶ جلدیں (۳) کپتان اے - ای بارٹن صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گوڑگانوہ ۹ جلدیں (۴) سرجن کپتان ڈی بی اسپن صاحب سول سرجن ضلع کانگڑہ ۲ جلدیں (۵) سرجن کپتان ایچ ایم مورس صاحب سول سرجن فیروزپور ۶ جلدیں - (۶) سرجن کپتان جان ملوینی صاحب سول سرجن بنوات پانچ جلدیں (۷) سول سرجن حصار ۵ جلدیں۔ مصنف ان تمام حضرات کا دل سے شکر گذار ہے۔

(۳) خلاصہ رائے ڈاکٹر اسکاٹ صاحب ایم ڈی - میں سچے دل سے اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ میں نے ایسی کتاب اردو یا انگریزی میں آج تک نہیں دیکھی جو ان بیماریوں کے خواص اور امراض کا علاج اس کمال اور خوبی کیساتھ بیان کرے یہ کتاب ایسی جامع اور ایسی قابل اعتبار اور ایسی مفید ہے کہ اس کی کوئی نظیر نہیں اسکی ایک ایک جلد ہر گھر میں ہونی چاہئے۔

(۴) خلاصہ رائے حکیم کریم اللہ صاحب حکیم پٹیالہ - مفید عام ایک نہایت ہی عجیب و غریب اور نہایت ہی مفید اور ایک بے نظیر کتاب ہے ہر ایک مرض کا نام ہر زبان میں مع علاج مفصل و مدلل درج کیا گیا ہے زمانہ سابق و حال میں کوئی اس کی نظیر نہیں ہر گھر میں اس کی ایک جلد رہنی چاہئے۔

نوٹ امید ہے کہ ہاسپٹل اسسٹنٹون کی درخواستون پر باقیماندہ اضلاع میں بھی مفید عام خریدا جاکر شفاخانون میں پہنچے گا